بسم اللہ الرحمن الرحیم

گلدستہ اربعینات

تالیف

ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج و اضافہ

حافظ حامد محمود الخضری (پی ایچ ڈی سکالر)

تقریظ

شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز۔ لاہور

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور 37357587

گلدستہ اربعینات

ایڈیشن اوّل: ________ نومبر 2024ء
کمپیوٹر سیٹنگ: ________ ابو حفص محمد حسن خان

تالیف: ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی
ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری (پی ایچ ڈی سکالر)
تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اہتمام: محمد ناظر سدھو، ابو طلحہ

ناشر: فہم قرآن کلاس، نیو یارک

Dar-us-Salam
486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@gmail.com
Web Site: www.darussalamny.com
Email: akmian311@gmail.com
Web Site: www.assunnah.live


بسم الله الرحمن الرحيم

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا

نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا
فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ

”اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جس نے ہم سے حدیث سنی، پھر اسے یاد کر کے دوسروں تک پہنچایا۔“

(جامع الترمذی، حدیث :2656)

فہرست عنوانات

اربعین اسلامی عقیدہ

اربعین اہمیت نماز

اربعین سنہرے اذکار

اربعین فضائل درود وسلام

اربعین امر بالمعروف ونہی عن المنکر

اربعین اجتماعی زندگی کے اصول

اربعین اجر مصائب وتکالیف

اربعین حفاظت زبان

اربعین صلہ رحمی

اربعین حقوق وفرائض

اربعین حرمت لہو ولعب



بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا، وَّدَاعِیًا إِلَی اللّٰهِ بِإِذْنِه وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا، بَعَثَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّیِّیْنَ، بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَهٗ -وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِیْنَ- ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَکِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَ الْحِکْمَةَ ۗ وَ اِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ﴾ [الجمعة : 2]. وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحَابَتِهٖ أَجْمَعِیْنَ، وَتَابِعِیْهِمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ. أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب دین ابراہیمی کے حامل تھے، لیکن شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے۔ اور عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج ہو چکے تھے۔ ان حالات میں اللہ نے ان پر احسان کیا کہ ان میں آخرالزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِىْ بَعَثَ فِى الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴾

[الجمعة : 2]

”اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر و شرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔“

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلّف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچادیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿يٰاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝﴾

[المائدة : 67]

”اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔“

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ”فتح القدیر“ میں لکھتے ہیں کہ ”بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ“ کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہورہی ہے لوگوں تک بے کم وکاست پہنچائیں، اس میں سے

کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتہٰی . ❶

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَـنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَـمَ شَيْـئًـا مِـمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَـذَبَ ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿ يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ﴾ . . الآية))

"جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔" ❷

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ ﴾ [المائدة : 3]

"آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔"

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر کتاب و حکمت یعنی قرآن و سنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب و سنت کا نام ہے۔

﴿ وَ مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۞ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۞ ﴾ [النجم : 3-4]

"اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے

---

❶ فتح القدير : 488/1.

❷ صحيح بخاری، كتاب التفسير، رقم : 4612.

جوان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ﴾ [النساء : 113]

''اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم ﷺ کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّیْ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ)) [1] میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

''عِلْمُ الْحَدِيْثِ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ؟ هُوَ بَيَانُ طُرْقِ خَيْرِ الْخَلْقِ وَأَكْرَمِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ''

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهٗ حَتّٰى يُبَلِّغَهٗ غَيْرَهٗ . . .)) [2]

---

[1] سنن ابی داوٗد، رقم: 3659، مستدرك حاكم، رقم 332.

[2] سنن ترمذی، كتاب العلم، رقم الحديث: 2668، عن زيد بن ثابت.

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرلے پھر اور لوگوں کو پہنچادے......۔''

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ . . .)) [1]

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف وتبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

"هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ ." [2]

''وہ اہل حدیث ہیں۔''

ایک اور مقام پر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِيْ . قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرْوُوْنَ أَحَادِيْثِيْ وَسُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ .)) [3]

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون

---

[1] سنن الكبرىٰ بيهقى، رقم: 21439.

[2] شرف أصحاب الحديث، ص: 27.

[3] شرف أصحاب الحديث، ص: 31.

ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہودِ مخلصہ صرف کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِي الدَّارِيْنِ .

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا .))[1]

''میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء وعلماء سے اٹھائے گا۔''

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبداللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبد اللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابو ہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ''فِيْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں اور ایسے ہی ایک روایت میں ''وَكُنْتُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا'' کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ''قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ'' کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ''كُتِبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں۔

---

[1] العلل المتناهية : 111/1، المقاصد الحسنة : 411 .

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور نا قابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہو سکتی۔ [1]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر "اَلْأَرْبَعُوْنَ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ" [2] کے نام سے کتب مرتب کر دیں۔ ان تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔

اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبداللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبد اللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبد الرحمٰن السلمی (م 412ھ) اور حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ) نے بھی "الأربعین" مرتب کیں۔ حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے "اَلْأَرْبَعِيْنَ فِيْ اِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلٰى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ"، حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبدالرحمٰن المقری (م 618ھ) نے "أَرْبَعِيْنَ فِـي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ"، حافظ عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةِ"، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ"، ابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِى السُّنَنِ الْكُبْرٰى

[1] تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص: 411، مقدمة الأربعين للنووي، ص: 28-46، شعب الإيمان للبيهقي: 271/2، برقم: 1727.

[2] الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔

لِلْبَيْهَقِيّ" اور حافظ محمد بن عبد الرحمٰن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدَبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيِّ" تحریر کی۔

کتب اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مؤقّر مجلّہ ''دعوت اہل حدیث'' میں چھپ چکی ہے۔

ہماری سرپرستی میں ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی مخلص بھائی ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد دوست ڈاکٹر حافظ حامد محمود الخضری کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین (150) اَرْبَعِيْنَات جمع کی ہیں۔ ان کتابوں کی نظر ثانی کا کام ڈاکٹر عثمان علی گورنمنٹ گریجویٹ کالج چیچہ وطنی کے حصہ میں آیا۔ جبکہ دیدہ زیب کمپیوٹر ڈیزائننگ ادارہ کے کمپوزر ابوحفص محمد حسن خان نے کی۔

ان میں سے گیارہ اربعینات بنام ''گلدستہ اربعینات'' زیورِ طباعت سے آراستہ ہوکر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرمادے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ.

وكتبه

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز



اربعین اسلامی عقیدہ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ، اَمَّا بَعْدُ!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شرک کی مذمت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ﴾ (النساء : 116)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ یہ گناہ ہرگز نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور وہ اس کے سوا جسے چاہے معاف کر دیتا ہے۔ اور جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے، تو وہ یقیناً بہت دور کی گمراہی میں جا پڑا ہے۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَ لَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴾ (الانعام : 88)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''یہ اللہ کی ہدایت ہے، وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ اور اگر وہ لوگ شرک کرتے تو جو وہ عمل کرتے تھے برباد ہو جاتے۔''

حدیث: 1

((عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ؟ ثَلَاثًا قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: اَلْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ.)) [1]

''حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے تین دفعہ ارشاد فرمایا: کیا آپ لوگوں کو سب سے بڑے گناہ کے متعلق نہ خبر دوں؟ صحابہ نے کہا! کیوں

[1] صحيح بخاری، رقم : 3654.

نہیں اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا ہے اور والدین کی نافرمانی کرنا۔‘‘

اللہ عزوجل عرش پر مستوی ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ وَ النُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَ الْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ ﴾ (الاعراف : 54)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’بے شک تمھارا رب وہ اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا، پھر وہ عرش پر مستوی ہو گیا، وہ دن کو رات سے اس طرح ڈھانپتا ہے کہ وہ (رات) جلدی سے اس (دن) کو آلیتی ہے، اور اس نے سورج، چاند اور تارے اس طرح پیدا کیے کہ وہ سب اس (اللہ) کے حکم کے پابند کر دیے گئے ہیں۔ آگاہ رہو! پیدا کرنا اور حکم دینا اسی کے لیے روا ہے، اللہ رب العالمین بہت بابرکت ہے۔‘‘

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۝ ﴾ (طٰهٰ : 5)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’وہ رحمٰن ہے، عرش پر مستوی ہے۔‘‘

حدیث:2

((وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَفَلَا أَعْتِقُهَا؟ قَالَ: اِئْتِنِي بِهَا ، فَأَتَيْتُهُ لَهَا ، فَقَالَ لَهَا: اَيْنَ اللّٰهُ؟ قَالَتْ: فِي السَّمَاءِ . قَالَ: مَنْ أَنَا؟ قَالَتْ: اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ . قَالَ:

أَعْتِقْهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ .))[1]

''اور حضرت سیدنا معاویہ بن الحکم السلمی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی لونڈی کو آزاد کرنے کے بارے میں سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے لاؤ۔ جب میں اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آیا تو آپ نے اس سے سوال کیا: اللہ کہاں ہے؟ اس نے کہا: آسمان میں ہے۔ پھر فرمایا: میں کون ہوں؟ اس نے کہا: آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: یہ ایمان والی ہے اسے آزاد کردو۔''

حدیث:3

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِیْ كِتَابٍ عِنْدَهُ: غَلَبَتْ اَوْ قَالَ: سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ غَضَبِیْ ، قَالَ فَهِیَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ .))[2]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کا فیصلہ کیا تو ایک کتاب میں لکھا جو کہ اس کے پاس ہے کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب آ گئی یا میری رحمت غصہ پر سبقت لے گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ کتاب عرش پر اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔''

حدیث:4

((وَعَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يَتَعَاقَبُونَ

---

[1] صحیح مسلم ، کتاب المساجد ، رقم : 1199 .

[2] صحیح ابن حبان ، رقم : 6144 ، مسند احمد : 381/2 ، صحیح بخاری ، رقم : 7554 و 7553 معلقاً۔ ابن حبان نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ، ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ، كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ فَيَقُولُونَ: تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ، وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ.)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے پاس رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے آگے پیچھے آتے ہیں اور نماز فجر اور نماز عصر میں جمع ہوتے ہیں۔ پھر وہ فرشتے جو رات کو تمہارے پاس تھے وہ چڑھ جاتے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے۔ حالانکہ وہ خوب جانتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ جب ہم نے ان کو چھوڑا اور جب ہم ان کے پاس گئے وہ نماز پڑھ رہے تھے۔''

علم غیب صرف اللہ عزوجل ہی کو ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآىِٕنُ اللّٰهِ وَ لَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَ لَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰۤى اِلَيَّ ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَ الْبَصِيْرُ ؕ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ۝۵۰﴾ (الانعام: 50)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''(اے نبی!) کہہ دیجیے: میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں، اور نہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں، میں تو اسی چیز کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی کی جاتی ہے۔ کہہ دیجیے: کیا نابینا اور بینا برابر ہو سکتے ہیں؟ پھر کیا تم غور نہیں کرتے؟''

---

[1] صحيح بخاری، كتاب مواقيت الصلاة، رقم: 555، صحيح مسلم، رقم: 1432.

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ لَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآىِٕنُ اللّٰهِ وَ لَاۤ اَعْلَمُ الْغَیْبَ وَ لَاۤ اَقُوْلُ اِنِّیْ مَلَكٌ وَّ لَاۤ اَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ تَزْدَرِیْۤ اَعْیُنُكُمْ لَنْ یُّؤْتِیَهُمُ اللّٰهُ خَیْرًا ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ ۚۖ اِنِّیْۤ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ۝۳۱﴾ (ھود: 31)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں، اور نہ میں غیب جانتا ہوں، اور نہ میں کہتا ہوں کہ بے شک میں فرشتہ ہوں اور نہ میں انھیں، جنھیں تمھاری آنکھیں حقیر دیکھتی ہیں، (یہ) کہتا ہوں کہ اللہ انھیں کوئی بھلائی نہیں دے گا۔ اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ ان کے نفسوں میں ہے۔ بے شک (اگر میں نے یہ باتیں کہیں) تب میں ضرور ظالموں میں سے ہوں گا۔''

حدیث:5

((وَعَنِ الرُّبَیِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَیَّ النَّبِیُّ ﷺ غَدَاةَ بُنِیَ عَلَیَّ فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِی كَمَجْلِسِكَ مِنِّی وَجُوَیْرِیَاتٌ یَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ یَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِهِنَّ یَوْمَ بَدْرٍ حَتَّى قَالَتْ جَارِیَةٌ: وَفِینَا نَبِیٌّ یَعْلَمُ مَا فِی غَدٍ، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: لَا تَقُولِی هَكَذَا، وَقُولِی مَا كُنْتِ تَقُولِینَ.)) [1]

''اور سیّدہ ربیع بنت معوذ سے روایت ہے وہ کہتی ہیں: میرے ہاں اس وقت نبی ﷺ تشریف لائے جب میں نکاح کے بعد اپنے شوہر کے پاس آئی تھی۔ آپ ﷺ میرے بستر پر بیٹھے جیسا کہ تم بیٹھے ہو۔ (یہ بات سیدہ ربیع رضی اللہ عنہا نے حدیث کے راوی خالد بن ذکوان سے کہی) ہماری کچھ لڑکیاں دف بجارہی تھیں

[1] صحیح البخاری، کتاب المغازی، رقم: 4001.

اور اپنے ان باپ دادا کی خوبیاں بیان کر رہی تھیں جو غزوۂ بدر میں شہید ہو گئے تھے۔ پھر اچانک ایک لڑکی نے یوں کہہ دیا: اور ہم میں ایسا نبی موجود ہے جو کل ہونے والی باتوں کو جانتا ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ بات نہ کہہ، وہی کچھ کہہ جو تو کہہ رہی تھی۔''

حدیث:6

((وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ كَذَبَ، وَهُوَ يَقُولُ: ﴿لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ﴾ وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ يَعْلَمُ الْغَيْبَ فَقَدْ كَذَبَ، وَهُوَ يَقُولُ: لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ.)) [1]

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں: جس شخص نے تمہیں خبر دی کہ محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا ہے، پس وہ جھوٹ بولتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''اس کا ادراک آنکھیں نہیں کرسکتیں'' اور جو کوئی تمہیں خبر دے کہ آپ ﷺ غیب جانتے تھے، پس تحقیق اس نے جھوٹ بولا کیونکہ اللہ تعالیٰ خود کہتا ہے کہ غیب کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں۔''

غیر اللہ کو پکارنے کی مذمت کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ۭ وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝﴾ (المائدة : 76)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''(اے نبی!) کہہ دیجیے: کیا تم اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیز

---

[1] صحیح بخاری، کتاب التوحید والرد علی الجهمية وغيرهم، رقم: 7380.

کی عبادت کرتے ہو جو تمھاری لیے نقصان اور نفع کا کوئی اختیار نہیں رکھتی؟ اور اللہ ہی تو خوب سننے والا، خوب جاننے والا ہے۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَ لَا يَضُرُّنَا وَ نُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِى اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِى الْاَرْضِ حَيْرَانَ ۠ لَهٗٓ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ؕ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَ اُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾ (الانعام : 71)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''(اے نبی!) کہہ دیجیے: کیا ہم اللہ کے سوا ان کو پکاریں جو ہمیں نہ نفع دے سکتے ہیں اور نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں؟ اور جب اللہ ہمیں سیدھا راستہ دکھا چکا ہے تو کیا اس کے بعد ہم الٹے پاؤں پھر جائیں، اس شخص کی طرح جسے شیطانوں نے زمین میں بہکا دیا ہو، وہ زمین میں حیران پھرتا ہو، اس کے کچھ ساتھی ہوں، جو اسے سیدھی راہ کی طرف بلاتے ہوں کہ ہمارے پاس آ جاؤ؟ کہہ دیجیے: بے شک ہدایت تو اللہ ہی کی ہدایت ہے اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم سب جہانوں کے رب کے فرمانبردار ہو جائیں۔''

حدیث:7

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ كَلِمَةً وَقُلْتُ أُخْرَى ، قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: مَنْ مَاتَ وَهْوَ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللّٰهِ نِدًّا دَخَلَ النَّارَ ، وَقُلْتُ أَنَا: مَنْ مَاتَ وَهْوَ لا يَدْعُو لِلَّهِ نِدًّا دَخَلَ الْجَنَّةَ .))[1]

''اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک حدیث میں ایک بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہی اور دوسری میں نے کہی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص غیر اللہ کو اس کا شریک ٹھہراتا ہوا مر گیا وہ جہنم میں داخل ہو گیا۔ میں نے

[1] صحیح بخاری، رقم: 4497، صحیح مسلم، رقم: 94.

کہا: جو اس حال میں مرا کہ اس نے کسی کو اس کا شریک نہیں بنایا، پس وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

حدیث: 8

((وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ﴾ .)) [1]

''اور حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دعا ہی عبادت ہے، پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: اور تمہارے رب نے کہا ہے کہ تم مجھے پکارو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا۔ یقیناً وہ لوگ جو میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں وہ عنقریب جہنم میں ذلیل و رسوا ہو کر داخل ہوں گے۔''

مختار کل صرف اللہ عزوجل ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّ لَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۭ وَ لَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَا سْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۚ وَ مَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ ۚ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّ بَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝﴾ (الاعراف : 188)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''کہہ دیجیے: میں اپنی جان کے لیے نفع اور نقصان کا اختیار نہیں رکھتا مگر جو اللہ چاہے اور اگر میں غیب جانتا ہوتا تو بہت سی بھلائیاں

[1] سنن ترمذی، رقم: 2969۔ امام ترمذی نے اسے ''حسن صحیح'' اور محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

حاصل کر لیتا اور مجھے کوئی تکلیف نہ پہنچتی، میں تو ڈرانے والا اور خوشخبری سنانے والا ہوں ان لوگوں کو جو ایمان لاتے ہیں۔‘‘

حدیث: 9

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِینَ أَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ قَالَ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ ۔أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا۔ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ، لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا، يَا بَنِي عَبْدِمَنَافٍ، لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا، يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِالْمُطَّلِبِ، لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا، وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللّٰهِ، لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا، وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ ﷺ سَلِينِي مَا شِئْتِ مِنْ مَالِي، لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا.)) [1]

’’اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر جب یہ آیت اتری ﴿وَ اَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ﴾ (اے محمد!) اپنے رشتہ داروں کو ڈراؤ تو آپ نے کھڑے ہوکر فرمایا: اے قریش کے لوگو! ایسا ہی جملہ کہا، اپنی جانیں بچاؤ، اللہ تعالیٰ کے سامنے میں تمہارے کسی کام نہیں آ سکوں گا، اے عباس بن عبدالمطلب! میں اللہ کے سامنے تمہارے کسی کام نہ آ سکوں گا، اے عبد مناف کے بیٹو! میں اللہ تعالیٰ کے سامنے تمہارے کسی کام نہیں آ سکوں گا، اے صفیہ! میں اللہ تعالیٰ کے سامنے تمہاری کسی کام نہیں آ سکوں گا، اور اے فاطمہ! میرے مال سے جو چاہو مانگ لو، اللہ تعالیٰ کے سامنے میں تمہارے کسی کام نہیں آ سکوں گا۔‘‘

---

[1] صحیح بخاری، کتاب التفسیر، رقم: 4771.

رسول اللہ ﷺ تمام بنی آدم کے سردار تھے

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿ اَوْ یَکُوْنَ لَکَ بَیْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰی فِی السَّمَآءِ ؕ وَ لَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِیِّکَ حَتّٰی تُنَزِّلَ عَلَیْنَا کِتٰبًا نَّقْرَؤُہٗ ؕ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ کُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ۝ وَ مَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ یُّؤْمِنُوْۤا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰۤی اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَبَعَثَ اللّٰہُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ۝ ﴾ (بنی اسرائیل : 93، 94)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''یا تیرے لیے سونے کا ایک گھر ہو، یا تو آسمان میں چڑھ جائے، اور ہم تیرے چڑھنے پر ہرگز ایمان نہیں لائیں گے حتی کہ تو ہم پر ایک کتاب اتار لائے جسے ہم پڑھیں، کہیے: میرے رب پاک ہے، میں تو بس ایک بشر رسول ہوں۔ لوگوں کے پاس ہدایت آجانے کے بعد ایمان سے روکنے والی صرف یہی چیز رہی کہ انہوں نے کہا کیا اللہ نے ایک انسان کو رسول بنا کر بھیجا؟

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿ قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰۤی اِلَیَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُکُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِیْمُوْۤا اِلَیْهِ وَ اسْتَغْفِرُوْهُ ؕ وَ وَیْلٌ لِّلْمُشْرِکِیْنَ ۝ ﴾

(حٰم السجدۃ : 6)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''کہہ دے میں تو تمھارے جیسا ایک بشر ہی ہوں، میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمھارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے، سو اس کی طرف سیدھے ہو جاؤ اور اس سے بخشش مانگو اور مشرکوں کے لیے بڑی ہلاکت ہے۔''

حدیث: 10

((وَعَنْ عَمْرَةَ، قَالَتْ: قِیْلَ لِعَائِشَةَ ـ رضی اللہ عنہا ـ مَا ذَا کَانَ یَعْمَلُ

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ بَیْتِهٖ؟ قَالَتْ كَانَ بَشَرًا مِنَ الْبَشْرِ؟ يَقْلِی ثَوْبَهُ، وَيَحْلُبُ شَاتَهُ وَيَخْدِمُ نَفْسَهُ .)) ❶

''اور حضرت عمرہ فرماتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا: رسول اللہ ﷺ اپنے گھر میں آ کر کیا کام کرتے ہیں؟ فرماتی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام (جنس انسان) میں سے بشر تھے، کپڑے کو صاف کرتے اور اپنی بکری کا دودھ نکالتے، اور خدمت کرتے اپنے نفس کی یعنی اپنے ذاتی کام کاج خود کرتے تھے۔''

حدیث: 11

((وَعَنْ رَافِعِ ابْنِ خَدِيْجٍ قَالَ: قَدِمَ نَبِیُّ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ، وَهُمْ يَأْبِرُوْنَ النَّخْلَ، يَقُوْلُوْنَ: يُلَقِّحُوْنَ النَّخْلَ، فَقَالَ! مَاتَصْنَعُوْنَ؟ قَالُوْا: كُنَّا نَصْنَعُهُ: قَالَ: لَعَلَّكُمْ لَوْلَمْ تَفْعَلُوْا كَانَ خَيْراً فَتَرَكُوْهُ، فَنَفَضَتْ أَوْقَالَ فَنَقَصَتْ، قَالَ: فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَیْءٍ مِنْ دِيْنِكُمْ فَخُذُوْهُ بِهِ، وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَیْءٍ مِنْ رَأْيِي، فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ .)) ❷

''اور حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: اللہ کے نبی ﷺ مدینہ تشریف لائے تو وہاں کے لوگ کھجوروں کی تابیر کرتے تھے۔ کھجوروں کی پیوندکاری کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم کیا کرتے ہو؟ انہوں نے کہا ہم ایسا کرتے چلے آئے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم یہ کام نہ کرو تو شاید

---

❶ شمائل ترمذی، رقم: 344، أدب المفرد، رقم: 541، مسند أحمد، رقم: 26194، صحیح ابن حبان: 488/12، 489، رقم: 5675۔ ابن حبان اور محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ صحیح مسلم، کتاب الفضائل، رقم: 2362.

بہتر ہوگا۔ انہوں نے اسے چھوڑ دیا تو کھجوریں کم اُتریں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے اس کا تذکرہ کیا۔ تو آپ نے فرمایا: میں بشر ہوں جس وقت تمہیں دین کے بارے میں کوئی حکم دوں، اسے فوراً قبول کرلیا کرو۔ اور جب میں اپنی رائے سے حکم دوں تو میں بشر ہوں۔''

حدیث: 12

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ ، قَالَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا ، فَقِيْلَ لَهُ: اَزِيْدَ فِى الصَّلٰوةِ؟ فَقَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالُوْا: صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ ، وَفِىْ رِوَايَةٍ ، قَالَ: إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ أَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَإِذَا نَسِيْتُ فَذَكِّرُوْنِىْ ، وَإِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِى صَلٰوتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ .))[1]

''اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر پانچ رکعات پڑھی، پس پوچھا گیا کیا نماز میں زیادتی کردی گئی ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ کیا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ آپ نے پانچ رکعات پڑھی ہیں۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرنے کے بعد دوسجدے کیے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: تحقیق میں تمہاری مثل بشر ہوں بھول جاتا ہوں جیسے کہ تم بھولتے ہو، پس جس وقت میں بھولوں، مجھے یاد دلایا کرو۔ اور جس وقت تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک پڑ جائے، پس چاہیے کہ وہ صحیح سوچے، اور اس پر اپنی نماز کو پورا کرے، پھر سلام پھیرے اور دو سجدے

[1] صحیح بخاری ، کتاب الصلاۃ، رقم : 401، 1226 .

(سجدہ سہو) کرے۔"

بدعت کی مذمت کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝﴾ (آل عمران : 85)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اور جو اسلام کے سوا کوئی اور دین تلاش کرے گا تو وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔"

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ اَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَ لَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝﴾

(الانعام : 153)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اور یقیناً یہ میرا راستہ سیدھا ہے، لہٰذا تم اسی کی پیروی کرو، اورتم دوسرے راستوں کی پیروی مت کرو، وہ تمھیں اللہ کے راستے سے الگ کر دیں گے۔ اللہ نے تمھیں اس کی تاکید کی ہے، تاکہ تم پرہیزگاری اختیار کرو۔"

حدیث: 13

((وَعَنْ اَبِی حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ يَقُوْلُ: اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، مَنْ وَرَدَ شَرِبَ، وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَاْ اَبَدًا، وَلَيَرِدَنَّ عَلَیَّ اَقْوَامٌ اَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونِی، ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِی وَبَيْنَهُمْ، قَالَ اَبُو حَازِمٍ: فَسَمِعَ النُّعْمَانُ بْنُ اَبِی عَيَّاشٍ وَاَنَا اُحَدِّثُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ، فَقَالَ: هٰكَذَا سَمِعْتَ سَهْلًا

يَقُولُ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: نَعَمْ؟ قَالَ: وَأَنَا أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ لَسَمِعْتُهُ يَزِيدُ فَيَقُولُ: إِنَّهُمْ مِنِّي، فَيُقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ، فَأَقُولُ: سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ بَدَّلَ بَعْدِي.))[2]

''اور ابو حازم سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے حضرت سہل رضی اللہ عنہ (بن سعد ساعدی) سے سنا، کہہ رہے تھے: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے: میں تم سے پہلے (اپنے) حوض پر پہنچنے والا ہوں، جو اس حوض پر پینے کے لیے آجائے گا، پی لیے گا اور جو پی لے گا وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔ میرے پاس بہت سے لوگ آئیں گے میں انہیں جانتا ہوں گا، وہ مجھے جانتے ہوں گے، پھر میرے اور ان کے درمیان رکاوٹ حائل کر دی جائے گی۔ ابو حازم نے کہا: میں یہ حدیث (سننے والوں کو) سنا رہا تھا کہ نعمان بن ابی عیاش نے بھی یہ حدیث سنی تو کہنے لگے: آپ نے سہل رضی اللہ عنہ کو اسی طرح کہتے ہوئے سنا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ اور انہوں نے (نعمان بن ابی عیاش) نے کہا: اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ اس (حدیث) میں مزید الفاظ یہ بیان کرتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمائیں گے: یہ میرے (امتی) ہیں، تو کہا جائے گا: آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا۔ تو میں کہوں گا: دوری ہو، ہلاکت ہو! ان کے لیے جنہوں نے میرے بعد (دین میں) تبدیلی کر دی۔''

حدیث: 14

((وَعَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مِنْ كَذَا

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الفضائل، رقم :5968، 5969.

إِلَـى كَـذَا ، لَا يُـقْـطَعُ شَجَرُهَا ، وَلَا يُحْدَثُ فِيهَا حَدَثٌ ، مَنْ أَحْـدَثَ حَـدَثًـا فَـعَـلَيْـهِ لَـعْـنَةُ الـلّٰـهِ وَالْـمَلَائِكَةِ وَالنَّـاسِ أَجْمَعِينَ .)) [1]

''اورسیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مدینہ حرم ہے فلاں جگہ سے فلاں تک (یعنی جبل عیر سے ثور تک) اس حد میں کوئی درخت نہ کاٹا جائے نہ کوئی بدعت کی جائے اور جس نے بھی یہاں کوئی بدعت نکالی اس پر اللہ تعالیٰ اور تمام ملائکہ اور انسانوں کی لعنت ہے۔''

حدیث: 15

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ رضی اللہ عنہ: مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ فِيهِ فَهُوَ رَدٌّ .)) [2]

''اورام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نئی چیز ایجاد کی جو اس میں نہیں ہے۔ وہ مردود ہے۔''

دین میں غلو کی مذمت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰىهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ ؗ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗٓ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴾ (النساء : 171)

[1] صحیح بخاری، رقم: 1867، صحیح مسلم، رقم: 333.

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے اہل کتاب! اپنے دین کے بارے میں حد سے نہ گزر جاؤ اور اللہ کے بارے میں حق بات کے سوا کچھ نہ کہو۔ بے شک مسیح عیسیٰ ابن مریم تو اللہ کا رسول اور اس کا کلمہ ہی ہے جسے اس نے مریم کی طرف ڈالا، اور وہ اس کی طرف سے ایک روح ہے، چنانچہ تم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور یہ نہ کہو کہ معبود تین ہیں۔ اس سے باز آ جاؤ، یہ تمھارے لیے بہتر ہے، بے شک اللہ ہی واحد معبود ہے، وہ اس (امر) سے پاک ہے کہ اس کی کوئی اولاد ہو، آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اسی کا ہے، اور اللہ بطور کارساز کافی ہے۔ ''

حدیث: 16

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَدَاةَ الْعَقَبَةِ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ: وَإِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِي الدِّيْنِ فَاَنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ قَبْلَكُمُ الْغُلُوُّ فِي الدِّيْنِ .)) [2]

''اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جمرۂ عقبہ کو رمی کرنے کے دن صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ اپنی اونٹنی پر سوار تھے، تب آپ نے ارشاد فرمایا: تم دین میں غلو کرنے سے بچے رہنا کیونکہ تم سے پہلے لوگوں کو دین میں غلو ہی نے ہلاک کر دیا تھا۔''

[1] صحيح بخارى، كتاب الصلح، رقم: 2967، صحيح مسلم، كتاب الأقضية، رقم: 1718.

[2] سنن نسائى، رقم: 3059، سنن ابن ماجة، رقم: 3029، مسند ابى يعلى، رقم: 2427، سلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم: 1283.

اللہ اور رسول ﷺ کا درجہ ملانا نہیں چاہیے

حدیث: 17

((وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: لَا تُطْرُونِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ فَقُولُوا: عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ.)) [1]

''اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ منبر پر کھڑے کہہ رہے تھے، میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میرا درجہ اس طرح نہ بڑھاؤ جس طرح کہ نصاریٰ نے ابن مریم کا درجہ بڑھا دیا تھا، پس میں تو اس کا بندہ ہوں، پس تم یہ کہو کہ ''عبدہ ورسولہ'' آپ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

عقیدہ شفاعت رسول ﷺ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰى ۝۲۶﴾ (النجم : 26)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور آسمانوں میں کتنے ہی فرشتے ہیں کہ ان کی سفارش کچھ کام نہیں آتی مگر اس کے بعد کہ اللہ اجازت دے جس کے لیے چاہے اور (جسے) پسند کرے۔''

حدیث: 18

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لِكُلِّ نَبِيٍّ

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الانبیاء، رقم: 344.

دَعْوَةٌ مُّسْتَجَابَةٌ ، فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ ، وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِّأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، فَهِيَ نَائِلَةٌ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ ، مَنْ مَّاتَ مِنْ أُمَّتِي لَايُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا .)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کی ایک دعا ضرور قبول کی جاتی تھی۔ ہر نبی نے اپنی اس دعا میں جلدی کی اور میں نے دعا کو آخرت کے لیے ذخیرہ کر رکھا ہے۔ ان شاء اللہ میری شفاعت امت میں سے ہر اس آدمی کو پہنچے گی جو اس حالت میں فوت ہوا کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا تھا۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عزت واحترام

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ فَإِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَ إِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿١٣٧﴾ ﴾

(البقرة : 137)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پھر اگر وہ تم جیسا ایمان لائیں تو یقیناً وہ ہدایت پا گئے اور اگر پھر جائیں تو وہ محض ایک مخالفت میں (پڑے ہوئے) ہیں، پس عنقریب اللہ تجھے ان سے کافی ہو جائے گا اور وہی سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَ مَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَ يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۖ وَ سَآءَتْ

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: 491، شرح السنة، رقم: 1237، مسند أبوعوانة، رقم: 90.

مَصِيْرًا ﴿١١٥﴾ (النساء : 115)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جس شخص کے سامنے واضح شکل میں ہدایت آجائے اور اس کے بعد وہ رسول کی مخالفت کرے، اور مسلمانوں کا راستہ چھوڑ کر دوسرے راستے کی پیروی کرے، تو ہم اسے اسی طرف پھیر دیں گے جس طرف وہ جانا چاہے اور ہم اسے جہنم میں ڈالیں گے، اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔''

حدیث :19

((وَعَنْ أَبِى سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ﷜ قَالَ: قَالَ النَّبِىُّ ﷺ: لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِى فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ .))[1]

''اور حضرت ابوسعید خدری ﷜ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میرے صحابہ کو گالیاں نہ دو، پس اگر تم میں سے کوئی ایک احد پہاڑ کی مثل سونا بھی خرچ کر دے تو پھر بھی وہ صحابہ کے ایک مد (650 گرام) اور اس کے نصف کو نہیں پہنچ سکتا۔''

اہل بیت سے محبت کرنے کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَ قَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَ اَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَ اَطِعْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ﴿٣٣﴾ وَ اذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ

[1] صحيح بخاری، كتاب مناقب اصحاب النبی ﷺ، رقم : 3673، صحیح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، رقم : 6487.

بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَ الْحِكْمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ﴿۳۴﴾ ﴾

(الاحزاب : 33، 34)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اور اپنے گھروں میں ٹکی رہو اور پہلی جاہلیت کے زینت ظاہر کرنے کی طرح زینت ظاہر نہ کرو اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو۔ اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے گندگی دور کر دے اے گھر والو! اور تمھیں پاک کر دے، خوب پاک کرنا۔ اور تمھارے گھروں میں اللہ کی جن آیات اور دانائی کی باتوں کی تلاوت کی جاتی ہے انھیں یاد کرو۔ بے شک اللہ ہمیشہ سے نہایت باریک بین، پوری خبر رکھنے والا ہے۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ قُلْ لَّاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ؕ وَ مَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿۲۳﴾ ﴾ (الشورٰی : 23)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''یہ ہے وہ چیز جس کی خوش خبری اللہ اپنے ان بندوں کو دیتا ہے جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے۔ کہہ دے میں تم سے اس پر کوئی اجرت نہیں مانگتا مگر رشتہ داری کی وجہ سے دوستی۔ اور جو کوئی نیکی کمائے گا ہم اس کے لیے اس میں خوبی کا اضافہ کریں گے۔ یقیناً اللہ بے حد بخشنے والا، نہایت قدردان ہے۔''

حدیث :20

((عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رضی اللہ عنہ قَالَ: .... قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فِينَا خَطِيبًا ، بِمَآءٍ يُدْعٰى خُمًّا ، بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ، وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ، ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ ، اَلَا اَيُّهَا النَّاسُ! فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ اَنْ يَّاْتِيَ رَسُولُ رَبِّي فَاُجِيبَ ،

وَاَنَـا تَـارِكٌ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ: اَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيهِ الْهُدٰى وَالنُّورُ، فَـخُـذُوا بِـكِتَابِ اللّٰهِ، وَاسْتَمْسِكُوا بِهٖ فَحَثَّ عَلَى كِتَابِ اللّٰهِ وَرَغَّـبَ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: وَاَهْلُ بَيْتِي، اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِي، اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِي.)) [1]

''اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں،.......... مکہ اور مدینہ کے درمیان پانی کی ایک جگہ ہے جسے ''خم'' کہتے ہیں (حجۃ الوداع سے واپسی پر) ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان فرمائی، وعظ ونصیحت ارشاد فرمائی، پھر فرمایا: امابعد، اے لوگو! میں ایک آدمی ہوں (جسے موت آنی ہے) قریب ہے کہ اللہ کا فرستادہ (یعنی فرشتہ) میرے پاس آئے اور میں اسے لبیک کہوں۔ (یاد رکھو!) میں تمہارے درمیان دو اہم چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ ان میں سے پہلی تو اللہ کی کتاب ہے جس میں ہدایت ہے اور روشنی ہے۔ اس سے احکام لینا اور اسے مضبوطی سے تھامے رکھنا۔ غرض آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو قرآن مجید پر عمل کرنے پر ابھارا اور اس کی ترغیب دلائی۔ پھر ارشاد فرمایا: دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں۔ اپنے اہل بیت کے معاملہ میں، میں تمہیں اللہ (کا خوف) یاد دلاتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بار یہ بات ارشاد فرمائی۔''

عقیدہ عذاب قبر

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ۭ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ

[1] صحيح مسلم، كتاب الفضائل، من فضائل علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ، رقم: 6225.

الظّٰلِمُوْنَ فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَیْدِیْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ اَلْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَیْرَ الْحَقِّ وَ كُنْتُمْ عَنْ اٰیٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۹۳﴾ (الانعام : 93)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ گھڑے یا کہے کہ مجھ پر وحی نازل کی گئی ہے، حالانکہ اس پر کوئی وحی نازل نہیں کی گئی، اور جس نے کہا کہ میں بھی ایسی چیز نازل کر سکتا ہوں جیسی اللہ نے نازل کی ہے۔ کاش! آپ ظالموں کو اس حال میں دیکھیں جب وہ موت کی سختیوں میں گرفتار ہوتے ہیں، اور فرشتے (یہ کہتے ہوئے) اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہوتے ہیں کہ نکالو اپنی جانیں، آج تمھیں بدلے میں ذلت کا عذاب دیا جائے گا کیونکہ تم اللہ پر ناحق باتیں گھڑتے تھے اور اس کی آیتیں سن کر تکبر کرتے تھے۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ مِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ؕ وَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ ۛؔ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ ۫ لَا تَعْلَمُهُمْ ؕ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ؕ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَیْنِ ثُمَّ یُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۰۱﴾ۚ﴾ (التوبة : 101)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور تمھارے آس پاس جو دیہاتی ہیں ان میں بعض منافق ہیں، اور بعض اہل مدینہ بھی نفاق پر اڑے ہوئے ہیں۔ (اے نبی!) آپ انھیں نہیں جانتے، ہم انھیں جانتے ہیں۔ ہم جلد انھیں دوہری سزا دیں گے، پھر وہ بڑے عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔''

حدیث: 21

((وَعَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ﴿یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾ (ابراهیم : 27) قَالَ: نَزَلَتْ فِيْ عَذَابِ

الْـقَبْرِ ، فَيُقَالُ لَهُ مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: رَبِّيَ اللّٰهُ وَنَبِيِّي مُحَمَّدٌ ﷺ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾ .)) [1]

''اور سیّدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ﴾ (ابراہیم:27) کے متعلق فرمایا کہ یہ آیت عذاب قبر کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ (قبر میں میت سے کہا جاتا ہے) کہ تیرا رب کون ہے، پس وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ تعالیٰ اور میرے نبی جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پس یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کا کہ ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾''

حدیث :22

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ عَـلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ: إِنَّهُمَا لَيُـعَـذَّبَـانِ وَمَـا يُـعَذَّبَانِ مِنْ كَبِيرٍ ، ثُمَّ قَالَ: بَلَى ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ يَسْعَى بِالنَّمِيمَةِ ، وَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ ، قَـالَ: ثُـمَّ أَخَـذَ عُـودًا رَطْبًـا فَـكَسَرَهُ بِاثْنَتَيْنِ ثُمَّ غَرَزَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى قَبْرٍ ثُمَّ قَالَ: لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا .)) [2]

''اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں پر سے گزرے، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے اور انہیں کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا، بلکہ ان میں سے ایک پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا، اور دوسرا چغل خوری کیا کرتا تھا۔ ابن

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الجنة وصفة نعيمها واهلها، رقم: 7219.

[2] صحیح بخاری، کتاب الجنائز، رقم: 1378.

عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہری ٹہنی لی اور اس کے دو ٹکڑے کر کے دونوں کی قبروں پر گاڑ دیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تک یہ ٹہنیاں خشک نہ ہو جائیں، شاید اس وقت تک اللہ تعالیٰ ان کے عذاب میں تخفیف کر دے۔''

حدیث :23

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ يَهُودِيَّةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَذَكَرَتْ عَذَابَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ لَهَا: أَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَأَلَتْ عَائِشَةُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، فَقَالَ: نَعَمْ، عَذَابُ الْقَبْرِ، قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَعْدُ صَلَّى صَلَاةً إِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، زَادَ غُنْدَرٌ عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ.)) [1]

''اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک یہودیہ عورت ان کے پاس آئی، پس اس نے قبر کے عذاب کا ذکر کیا اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ اللہ تعالیٰ تجھے قبر کے عذاب سے بچائے، پس عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عذاب قبر کے متعلق دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! عذاب قبر حق ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس کے بعد میں نے ہمیشہ دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نماز بھی نہیں پڑھی، مگر اس میں قبر کے عذاب سے پناہ مانگی۔''

قبر پرستی کی مذمت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ: ﴿ إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ ۝ ﴾ (النمل : 80)

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الجنائز، رقم : 1387.

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''آپ مُردوں کو نہیں سنا سکتے، اور نہ آپ بہروں کو (اپنی) پکار سنا سکتے ہیں، جبکہ وہ پیٹھ کے بل پھر جائیں۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ مِنْ اٰیٰتِهِ الَّیْلُ وَ النَّهَارُ وَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ ؕ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَ لَا لِلْقَمَرِ وَ اسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝۳۷﴾ (حٰمٓ السجدة : 37)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اسی کی نشانیوں میں سے رات اور دن، اور سورج اور چاند ہیں، نہ سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو اور اس اللہ کو سجدہ کرو جس نے انھیں پیدا کیا، اگر تم صرف اس کی عبادت کرتے ہو۔''

حدیث :24

((وَعَنْ جُنْدَبٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ ، قَبْلَ أَنْ يَّموتَ بِخَمْسٍ ، وَهُوَ يَقُولُ: اِنِّي أَبْرَأُ إِلَى اللّٰهِ أَنْ يَّكُونَ لِي مِنْكُمْ خَلِيلٌ ، فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ اتَّخَذَنِي خَلِيلًا ، كَمَا اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أُمَّتِي خَلِيلًا ، لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا ، أَلَا وَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوْا يَتَّخِذُوْنَ قبور أَنْبِيَاءِ هِمْ وَصَالِحِيهِمْ مَسَاجِدَ ، أَلَا فَلَا تَتَّخِذُوْا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ فَإِنِّي أَنْهَاكُمْ عَنْ ذٰلِكَ .))[1]

''اور حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی وفات سے پانچ دن پہلے یہ کہتے ہوئے سنا: کہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور اس چیز سے براءت کا اظہار کرتا ہوں کہ تم میں سے کوئی میرا خلیل ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ

[1] صحیح مسلم، كتاب المساجد ، رقم : 1188 .

نے مجھے اپنا خلیل بنالیا ہے، جیسا کہ اس نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا ہے اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا، خبردار! تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء اور نیک لوگوں کی قبروں کو مسجدیں یا سجدہ گاہ بنا لیے کرتے تھے، خبردار! تم قبروں کو مسجد نہ بنانا، بے شک میں تم کو اس سے روکتا ہوں۔''

حدیث: 25

((وَعَنْ عَائِشَةَ وَعَبْدَاللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَا: لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ، فَإِذَا اغْتَمَّ بِهَا كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ، فَقَالَ: وَهُوَ كَذَلِكَ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوا .)) [1]

''اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، فرماتی ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ملک الموت نازل ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر اپنے چہرے پر ڈال لی اور جب دم گھٹنے لگا تو ہٹادی، اس موقعہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنالیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو اس فعل قبیح سے ڈرا رہے تھے۔''

حدیث: 26

((عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: أَتَيْتُ الْحِيرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ، فَقُلْتُ: رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَقُّ أَنْ يُسْجَدَ لَهُ، قَالَ: فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَقُلْتُ: إِنِّي أَتَيْتُ الْحِيرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ، فَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَحَقُّ أَنْ نَسْجُدَ لَكَ، قَالَ:

[1] صحیح بخاری، کتاب الصلوٰة، رقم: 436، صحیح مسلم، کتاب المساجد، رقم: 529.

أَرَأَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِي أَكُنْتَ تَسْجُدُ لَهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لا ، قَالَ: فَلا تَفْعَلُوا .)) [1]

''اور حضرت قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں (یمن کے شہر) حیرہ آیا تو وہاں کے لوگوں کو اپنے حاکم کے آگے سجدہ کرتے دیکھا، میں نے خیال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کے زیادہ حق دار ہیں، چنانچہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو عرض کیا کہ یارسول اللہ! میں نے حیرہ کے لوگوں کو اپنے حاکم کے سامنے سجدہ کرتے دیکھا ہے، حالانکہ آپ سجدہ کے زیادہ حق دار ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھا بتاؤ کہ اگر تمہارا گزر میری قبر سے ہو تو کیا تم میری قبر پر سجدہ کرو گے؟ میں نے عرض کیا: نہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اب بھی نہ کرو۔''

عقیدہ ختم نبوت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا ۝﴾ (الاحزاب : 40)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''محمد تمھارے مردوں میں سے کسی کا باپ نہیں اور لیکن وہ اللہ کا رسول اور تمام نبیوں کا ختم کرنے والا ہے اور اللہ ہمیشہ سے ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔''

حدیث: 27

((وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ لِي أَسْمَاءً ، أَنَا مُحَمَّدٌ ، وَأَنَا أَحْمَدُ ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللّٰهُ

[1] سنن أبوداؤد، رقم: 2140۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

بِـيَ الْكُفْرَ ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِيَّ ، وَأَنَا الْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ أَحَدٌ .))[1]

''اور حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً میرے چند نام ہیں: میں محمد ہوں، احمد ہوں، میں ماحی (مٹانے والا) ہوں کہ میرے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائیں گے، اور میں حاشر (جمع کرنے والا) ہوں کہ لوگ میرے قدموں پر اٹھائے جائیں گے، اور میں عاقب (سب کے بعد آنے والا ہوں) کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

حدیث: 28

((وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ: أُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ ، وَ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْمَغَانِمُ ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُوْرًا وَمَسْجِدًا ، وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ .))[1]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے چھ چیزوں میں انبیاء کرام علیہم السلام پر فضیلت دی گئی ہے۔ (1) مجھے جامع کلمات عطا کیے گئے۔ (2) رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی۔ (3) مالِ غنیمت میرے لیے حلال کر دیا گیا۔ (4) روئے زمین کو میرے لیے مسجد اور پاک کرنے والی چیز بنا دیا گیا۔ (5) مجھے تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا ہے۔ (6) اور مجھ پر نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔''

---

[1] صحیح مسلم ، کتاب الفضائل ، رقم : 6106 .

عقیدہ حیاتِ مسیح عیسیٰ علیہ السلام

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰۤى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَ رَافِعُكَ اِلَىَّ وَ مُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ جَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَىَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ﴾ (آل عمران : 55)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''جب اللہ نے کہا: اے عیسیٰ! بے شک میں تجھے پورا لے لونگا اور اپنی طرف اٹھا لونگا اور ان کافروں سے تجھے پاک کر دونگا، اور جن لوگوں نے تیری پیروی کی، انھیں کافروں پر قیامت تک غالب رکھوں گا، پھر تمھیں میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے اور میں تمھارے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کر دوں گا جن میں تم اختلاف کرتے تھے۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَّ قَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَ مَا قَتَلُوْهُ وَ مَا صَلَبُوْهُ وَ لٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ وَ اِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِىْ شَكٍّ مِّنْهُ ؕ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَ مَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۙ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا وَ اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ۚ﴾

(النساء : 157 تا 159)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور ان کے یہ کہنے کی وجہ سے کہ ہم نے مسیح عیسیٰ ابن مریم اللہ کے رسول کو قتل کیا، حالانکہ انھوں نے نہ انھیں قتل کیا اور نہ انھیں سولی پر چڑھایا بلکہ انھیں شبہے میں ڈال دیا گیا۔ اور بے شک جنھوں نے عیسیٰ

❶ صحیح مسلم ، کتاب المساجد ، رقم : 1167 .

کے بارے میں اختلاف کیا وہ ضرور ان کے متعلق شک میں ہیں۔ ان لوگوں کے پاس ان کے بارے میں کوئی علم نہیں سوائے گمان کی پیروی کے، اور انھوں نے یقیناً انھیں قتل نہیں کیا۔ بلکہ اللہ نے انھیں اپنی طرف اٹھا لیا، اور اللہ بڑا زبردست، بہت حکمت والا ہے۔ اور اہل کتاب میں سے کوئی بھی ایسا نہ بچے گا جو عیسیٰ پر ان کی موت سے پہلے ایمان نہ لے آئے، اور قیامت کے دن وہ ان سب پر گواہ ہوں گے۔''

حدیث: 29

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: وَالَّذِیْ نَفْسِی بِیَدِهٖ لَیُوشِكَنَّ أَنْ یَنْزِلَ فِیْكُمُ ابْنُ مَرْیَمَ حَكَمًا عَدْلاً، فَیَكْسِرَ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلَ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعَ الْجِزْیَةَ وَیَفِیْضَ الْمَالَ حَتّٰی لَا یَقْبَلَهٗ اَحَدٌ حَتّٰی تَكُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا .)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، عنقریب تم میں ابن مریم نازل ہوں گے، احکام نافذ کرنے والے اور عدل کرنے والے، وہ صلیب کو توڑ ڈالیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ موقوف کردیں گے اور اس قدر مال لٹائیں گے کہ اس کو قبول کرنے والا کوئی نہ ہوگا۔ حتی کہ ایک سجدہ کرنا دنیا اور جو اس میں ہے، اس سے بہتر ہوگا۔''

---

[1] صحیح البخاری، کتاب أحادیث الانبیاء، رقم: 3448.

حدیث:30

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ؟)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تمھاری اس وقت کیسی شان ہوگی جب تمھارے درمیان عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے اور تمھارا امام تم میں سے ہوگا؟''

قبروں کو پکی اور اونچی کرنے کی مذمت

حدیث:31

((وَعَنْ اَبِی الْهَيَّاجِ الْاَسَدِيِّ قَالَ: قَالَ لِیْ عَلِیُّ ابْنُ أَبِیْ طَالِبٍ: أَلا أَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِیْ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ أَنْ لا تَدَعَ تِمْثَالًا إِلَّا طَمَسْتَهُ، وَلا قَبْرًا مُشْرَفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ.)) [1]

''اور جناب ابوالہیاج اسدی سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے مجھے بلا کر کہا کہ میں آپ کو ایسے کام پر مامور کرتا ہوں، جس پر پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مامور کیا تھا، آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے حکم ارشاد فرمایا تھا کہ: اے علی! تمہیں جو بت اور تصویر نظر آئے اسے مٹا دو اور جو اونچی قبر دکھائی دے اسے دیگر قبروں کے برابر کردو۔''

---

[1] صحیح بخاری، کتاب أحادیث الانبیاء، رقم: 3449.

شرک کا آغاز کیسے ہوتا ہے؟

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَ قَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَ لَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّ لَا سُوَاعًا ۙ۬ وَّ لَا يَغُوْثَ وَ يَعُوْقَ وَ نَسْرًا ۚ﴾ (نوح : 23)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور انھوں نے کہا تم ہرگز اپنے معبودوں کو نہ چھوڑنا اور نہ کبھی ودّ کو چھوڑنا اور نہ سواع کو اور نہ یغوث اور یعوق اور نسر کو۔''

حدیث :32

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: صَارَتِ الْأَوْثَانُ الَّتِى كَانَتْ فِى قَوْمِ نُوحٍ فِى الْعَرَبِ بَعْدُ، أَمَّا وَدٌّ: كَانَتْ لِكَلْبٍ بِدَوْمَةِ الْجَنْدَلِ، وَأَمَّا سُوَاعٌ، كَانَتْ لِهُذَيْلٍ، وَأَمَّا يَغُوثُ: فَكَانَتْ لِمُرَادٍ ثُمَّ لِبَنِى غُطَيْفٍ بِالْجَوْفِ عِنْدَ سَبَإٍ، وَأَمَّا يَعُوقُ: فَكَانَتْ لِهَمْدَانَ وَأَمَّا نَسْرٌ: فَكَانَتْ لِحِمْيَرَ، لِآلِ ذِى الْكَلَاعِ، أَسْمَاءُ رِجَالٍ صَالِحِينَ مِنْ قَوْمِ نُوحٍ، فَلَمَّا هَلَكُوا أَوْحَى الشَّيْطَانُ إِلَى قَوْمِهِمْ أَنِ انْصِبُوا إِلَى مَجَالِسِهِمِ الَّتِى كَانُوا يَجْلِسُونَ أَنْصَابًا وَسَمُّوهَا بِأَسْمَائِهِمْ فَفَعَلُوا، فَلَمْ تُعْبَدْ، حَتَّى إِذَا هَلَكَ أُولَئِكَ وَتَنَسَّخَ الْعِلْمُ عُبِدَتْ.)) [2]

''اور سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ جو بت سیّدنا نوح علیہ السلام کے دور میں تھے بعد میں وہی عرب میں پوجے جانے لگے، ودّ

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الجنائز، رقم: 969، سنن ابوداؤد، رقم: 3218، سنن ترمذی، رقم: 1049.

[2] صحیح بخاری، کتاب التفسیر، رقم: 4920.

دومۃ الجندل میں بنوکلب کا بت تھا، سواع بنو ہذیل کا، یغوث بنو مراد کا، اور مراد ہی کی شاخ بنو غطیف کا جو وادی اجوف میں قوم سبا کے پاس رہتے تھے، یعوق بنو ہمدان کا اور نسر حمیر کا بت تھا جو ذوالکلاع کی اولاد میں سے تھے۔ یہ قوم نوح کے نیک لوگوں کے نام ہیں۔ جب یہ انتقال کر گئے تو شیطان نے ان کی قوم کے دلوں میں یہ بات ڈالی کہ جن جگھوں پر یہ بیٹھتے تھے، وہاں ان کی یادگاری پتھر نصب کردو اور ان پتھروں کو ان کے نام دے دو، انہوں نے ایسا ہی کیا، لیکن انہوں نے ان کی عبادت نہیں کی حتیٰ کہ یہ لوگ بھی فوت ہو گئے اور ان کی اولادیں اور نسلیں آ گئیں، جو ان کی یادگاروں کے متعلق سے صحیح علم فراموش کر چکی تھیں، انہوں نے ان کی پوجا شروع کر دی۔''

غیر اللہ کے لیے ذبح کرنے کی مذمت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُكِیْ وَ مَحْيَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦٢﴾ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَ بِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿١٦٣﴾﴾

(الانعام : 162 ، 163)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''کہہ دیجیے: بے شک میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت، (سب کچھ) اللہ رب العالمین ہی کے لیے ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں، اور مجھے اسی (بات یعنی توحید) کا حکم دیا گیا ہے، اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔''

حدیث: 33

((وَعَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ ، فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: مَا كَانَ النَّبِیُّ ﷺ يُسِرُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: فَغَضِبَ وَقَالَ: مَا كَانَ النَّبِیُّ ﷺ يُسِرُّ اِلَیَّ

شَيْئًا يَكْتُمُهُ النَّاسَ ، غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ حَدَّثَنِي بِكَلِمَاتٍ أَرْبَعٍ . قَالَ: فَقَالَ مَا هُنَّ؟ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! قَالَ: قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ، وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ، وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ آوٰى مُحْدِثًا، وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْاَرْضِ .)) [1]

''اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص آپ کے پاس آیا، اور کہنے لگا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو رازداری سے کیا کہا تھا؟ آپ ناراض ہوئے اور کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کوئی راز نہیں بتایا جس کو اور لوگوں سے چھپایا ہو، البتہ آپ نے چار باتیں بتائیں: اللہ تعالیٰ کی اس شخص پر لعنت ہو جو غیر اللہ کے لیے ذبح کرے اور اللہ تعالیٰ کی اس شخص پر لعنت ہو جو اپنے والدین پر لعنت بھیجے اور اللہ تعالیٰ کی اس شخص پر لعنت ہو جو کسی بدعتی کو پناہ دے اور اللہ تعالیٰ کی اس شخص پر لعنت ہو جو زمین کے نشانات تبدیل کرے۔''

جادو ٹونا اور کہانت کی مذمت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ اتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَ مَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَ لٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۗ وَ مَاۤ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَ مَارُوْتَ ؕ وَ مَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَاۤ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ؕ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ زَوْجِهٖ ؕ وَ مَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ يَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَ لَا يَنْفَعُهُمْ ؕ وَ لَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ؕ۫ وَ لَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝۱۰۲﴾
(البقرة : 102)

[1] صحيح مسلم، كتاب الاضاحى، رقم: 5124.

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور وہ اس چیز کے پیچھے لگ گئے جو شیاطین سلیمان کے عہد حکومت میں پڑھتے تھے اور سلیمان نے کفر نہیں کیا اور لیکن شیطانوں نے کفر کیا کہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور (وہ اس چیز کے پیچھے لگ گئے) جو بابل میں دو فرشتوں ہاروت اور ماروت پر اتاری گئی، حالانکہ وہ دونوں کسی ایک کو نہیں سکھاتے تھے، یہاں تک کہ کہتے ہم تو محض ایک آزمائش ہیں، سو تو کفر نہ کر۔ پھر وہ ان دونوں سے وہ چیز سیکھتے جس کے ساتھ وہ مرد اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی ڈال دیتے اور وہ اس کے ساتھ ہرگز کسی کو نقصان پہنچانے والے نہ تھے مگر اللہ کے اذن کے ساتھ۔ اور وہ ایسی چیز سیکھتے تھے جو انھیں نقصان پہنچاتی اور انھیں فائدہ نہ دیتی تھی۔ حالانکہ بلاشبہ یقیناً وہ جان چکے تھے کہ جس نے اسے خریدا آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں اور بے شک بری ہے وہ چیز جس کے بدلے انھوں نے اپنے آپ کو بیچ ڈالا۔ کاش! وہ جانتے ہوتے۔''

حدیث: 34

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ أَتَى كَاهِنًا أَوْعَرَّافًا فَصَدَّقَهُ بِمَايَقُوْلُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ.)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی کاہن یا نجومی کے پاس آیا، اور اس کے اقوال کی تصدیق کی تو اس نے محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل کردہ شریعت کا انکار کیا۔''

[1] سنن ترمذی، رقم: 135، مسند احمد: 429/2۔ شیخ شعیب نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

حدیث :35

((وَعَـنْ حَـفْصَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَـنْ أَتَى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَئْيٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً.)) [1]

''اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی نجومی کے پاس آ کر کوئی بات پوچھے اور اس کی تصدیق بھی کرے تو اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں کی جائیں گی۔''

حرمتِ موسیقی

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ ۖۗ وَّ یَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ۝﴾

(لقمان : 6)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں، جو دلفریب (غافل کر دینے والا) کلام خریدتے ہیں تاکہ وہ علم کے بغیر اللہ کی راہ (دین) سے گمراہ کریں اور اس کا مذاق اڑائیں، یہی لوگ ہیں جن کے لیے رسوا کن عذاب ہے۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ تَعْجَبُوْنَ ۝ وَ تَضْحَكُوْنَ وَ لَا تَبْكُوْنَ ۝ وَ اَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ۝﴾ (النجم : 59تا 61)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''تو کیا اس بات سے تم تعجب کرتے ہو؟ اور ہنستے ہو اور روتے نہیں ہو۔ اور تم غافل ہو۔''

حدیث :36

((وَعَنْ اَبِیْ مَالِكِ الْأَشْعَرِیِّ، وَاللّٰهِ مَا كَذَبَنِی سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ

[1] صحیح مسلم، کتاب السلام، رقم: 2230، مسند احمد، رقم: 16638.

يَـقُـولُ: لَيَـكُـونَـنَّ مِـنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَ وَالْحَرِيرَ، وَالْـخَـمْـرَ وَالْـمَـعَازِفَ، وَلَيَنْزِلَنَّ أَقْوَامٌ إِلَى جَنْبِ عَلَمٍ يَرُوحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ يَأْتِيهِمْ يَعْنِي الْفَقِيرَ لِحَاجَةٍ فَيَقُولُونَ: ارْجِعْ إِلَيْـنَـا غَدًا، فَيُبَيِّتُهُمُ اللّٰهُ، وَيَضَعُ الْعَلَمَ، وَيَمْسَخُ آخَرِينَ قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.)) ❶

''اور حضرت مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اللہ کی قسم! انہوں نے جھوٹ نہیں بیان کیا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں ایسے برے لوگ پیدا ہو جائیں گے جو زنا کاری، ریشم کا پہننا، شراب پینا اور گانے بجانے کو حلال بنا لیں گے اور کچھ متکبر قسم کے لوگ پہاڑ کی چوٹی پر (اپنے بنگلوں میں رہائش کرنے کے لیے) چلے جائیں گے۔ چرواہے ان کے مویشی صبح و شام لائیں گے اور لے جائیں گے۔ ان کے پاس ایک فقیر آدمی اپنی ضرورت لے کر جائے گا تو وہ ٹالنے کے لیے اس سے کہیں گے کہ کل آنا لیکن اللہ تعالیٰ رات ہی کو ان کو (ان کی سرکشی کی وجہ سے) ہلاک کر دے گا پہاڑ کو (ان پر) گرا دے گا اور ان میں سے بہت سوں کو قیامت تک کے لیے بندر اور سور کی صورتوں میں مسخ کر دے گا۔''

تعویذ گنڈوں کی مذمت

حدیث: 37

((وَعَـنْ عُـقْبَةَ بْـنِ عَامِرٍ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَـالَ: مَنْ تَعَلَّقَ

---

❶ صحيح بخاری، كتاب الاشربة، رقم: 5590، صحيح ابن حبان: 6719.

تَمِيْمَةً فَقَدْ أَشْرَكَ .))[1]

''اور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے تعویذ لٹکایا اس نے شرک کیا۔''

غیر اللہ کے لیے نذر و نیاز کی مذمت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴾ (البقرة : 270)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور تم کسی قسم کا خرچ کرو یا کوئی بھی نذر مانو تو بے شک اللہ اسے جانتا ہے، اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔''

حدیث :38

((وَعَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ نَّذَرَ أَنْ يُّطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ ، وَمَنْ نَّذَرَ أَنْ يَّعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهِ .))[1]

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ نذر مانے کہ وہ کسی معاملہ میں اللہ کی اطاعت کرے گا تو اُسے اپنی یہ نذر پوری کرنی چاہیے، اور جو شخص ایسی نذر مانے جو اللہ کی نافرمانی پر منتج ہو تو اس کو پورا کر کے اللہ کا نافرمان نہ بنے۔''

---

[1] مسند احمد : 156/4 ، رقم : 17422 ، مستدرك حاكم : 219/4۔ امام حاکم نے اسے ''صحیح'' اور شیخ شعیب نے اس کی سند کو قوی کہا ہے۔

[2] مسند احمد: 208/6۔ شیخ حمزہ زین نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

غیر اللہ کی قسم کی مذمت کا بیان

حدیث: 39

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللَّهِ فَقَدْ كَفَرَ وَأَشْرَكَ.)) [1]

''اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے شرک یا کفر کیا۔''

فرقہ بندی سے اجتناب کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝۸۵﴾ (آل عمران : 85)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جو اسلام کے سوا کوئی اور دین تلاش کرے گا تو وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔''

حدیث: 40

((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أُمَّتِي مَا أَتَى عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ، حَتَّى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتَى أُمَّهُ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِي أُمَّتِي مَنْ يَصْنَعُ ذٰلِكَ،

---

[1] مسند احمد: 125/2، رقم: 6072، مستدرك حاكم: 297/4، سنن ترمذى ، رقم: 1535، سلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم: 2042.

وَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ تَفَرَّقَتْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً، قَالُوا: وَمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي.)) [1]

''اور حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے ساتھ ہوبہو وہی صورت حال پیش آئے گی جو بنی اسرائیل کے ساتھ پیش آ چکی ہے، (یعنی مماثلت میں دونوں برابر ہوں گے) یہاں تک کہ ان میں سے کسی نے اگر اپنی ماں کے ساتھ اعلانیہ زنا کیا ہوگا تو میری امت میں بھی ایسا شخص ہوگا جو اس فعل شنیع کا مرتکب ہوگا، بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ گئے اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی اور ایک فرقہ کو چھوڑ کر باقی سبھی جہنم میں جائیں گے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! یہ کون سی جماعت ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے جو میرے اور میرے صحابہ کے نقش قدم پر ہوں گے۔''



[1] سنن ترمذی، رقم: 2641، سلسلة الصحيحة، رقم: 1348.

اربعین

اہمیتِ نماز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نماز اسلام کا رکن ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ وَ مَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۱۰﴾﴾

(البقرة: 110)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور نماز قائم کرو اور زکاۃ دو اور جو بھلائی بھی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے، اسے اللہ کے پاس پاؤ گے، اللہ تمہارے کاموں کو خوب دیکھ رہا ہے۔''

حدیث: 1

((عَـنْ عَبْـدِ الـلّٰـهِ ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: بُـنِـیَ الْإِسْلَامُ عَلٰی خَـمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَّآ إِلَـهَ إِلَّا الـلَّـهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللَّهِ ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ ، وَالْحَجِّ ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ)) [1]

''سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر قائم ہے۔ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔''

[1] صحيح بخاری، كتاب الإيمان ، رقم: 8، صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: 111، 112، 113، 114.

نماز دین اسلام کا ستون ہے

حدیث:2

((وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ...... قَالَ أَلا أُخْبِرُكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ كُلِّهِ وَعَمُودِهِ وَ ذِرْوَةِ سَنَامِهِ؟ قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: رَأْسُ الْأَمْرِ الْإِسْلَامُ، وَعَمُودُهُ الصَّلَاةُ، وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ.)) [1]

''اور سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھا، آپ نے مجھے ارشاد فرمایا: کیا میں تجھے اسلام کا سر، اس کا ستون اور اس کی چوٹی نہ بتلاؤں؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ضرور بتائیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین اسلام کا سر خود کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کرنا ہے، اس کا ستون نماز اور اس کی چوٹی جہاد ہے۔''

نماز رب تعالیٰ کے ساتھ مناجات ہے

حدیث:3

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ حَتَّى رُئِيَ فِي وَجْهِهِ فَقَامَ فَحَكَّهُ بِيَدِهِ فَقَالَ: إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي صَلَاتِهِ فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ أَوْ إِنَّ رَبَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ

---

[1] سنن ترمذی، كتاب الإيمان، رقم: 2616، مسند أحمد: 231/5، رقم: 22016، مصنف عبدالرزاق، رقم: 20303۔ امام ترمذی نے اسے ''حسن صحیح'' اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس کو ''صحیح'' کہا ہے۔

الْـقِبْـلَةِ فَلَا يَبْزُقَنَّ أَحَدُكُمْ قِبَلَ قِبْلَتِهِ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَـدَمَيْهِ ثُمَّ أَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ فَبَصَقَ فِيهِ ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ فَقَالَ أَوْ يَفْعَلُ هَكَذَا .)) [1]

''اور سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف (دیوار پر) بلغم دیکھا، جو آپ کو ناگوار گزرا اور ناگواری کے آثار آپ کے چہرہ مبارک پر نمایاں تھے۔ پھر آپ اٹھے اور خود اپنے ہاتھ سے اسے کھرچ ڈالا اور فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو گویا وہ اپنے رب کے ساتھ سرگوشی کرتا ہے، یا یوں فرمایا کہ اس کا رب اس کے اور قبلہ کے درمیان ہوتا ہے۔ اس لیے کوئی شخص (نماز میں اپنے) قبلہ کی طرف نہ تھوکے۔ البتہ بائیں طرف یا اپنے قدموں کے نیچے تھوک سکتا ہے۔ پھر آپ نے اپنی چادر کا کنارہ لیا، اس پر تھوکا پھر اس کو الٹ پلٹ کیا اور فرمایا، یا اس طرح کر لیا کرو۔''

نماز اللہ کے قریب کرتی ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿كَلَّا ۭ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۩ ﴾ (العلق: 19)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے پیغمبر! ہر گز نہیں، آپ اس کی بات نہیں مانئے، اور اپنے رب کے سامنے سجدہ کیجئے اور اس کا قرب حاصل کیجئے۔''

حدیث: 4

((وَعَـنْ أَبِـى هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَـالَ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ .)) [2]

---

[1] صحيح بخاری، كتاب الصلاة، رقم: 405.

[2] صحيح مسلم، كتاب الصلاة، رقم: 1083.

’’اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ حالت سجدہ میں اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے، لہٰذا سجدے میں کثرت سے دعا کیا کرو۔‘‘

نماز گناہوں کو مٹا دیتی ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَ اٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَ عَزَّرْتُمُوْهُمْ وَ اَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ لَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝﴾ (المائدة: 12)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’اگر تم لوگ نماز قائم کرو گے، اور زکوٰۃ دو گے، اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ گے، اور ان کی مدد کرو گے، اور اللہ کو اچھا قرض دیتے رہو گے، تو بے شک میں تمہارے گناہوں کو مٹا دوں گا، اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔ پس تم میں سے جو کوئی اس عہد و پیمان کے بعد کفر کی راہ اختیار کرے گا وہ یقیناً سیدھی راہ سے بھٹکا ہوا ہوگا۔‘‘

حدیث:5

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَفِي حَدِيثِ بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالُوا لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا.)) [1]

[1] صحیح بخاری، کتاب مواقیت الصلوٰت، رقم: 528، صحیح مسلم، رقم: 1522.

''اور سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کسی شخص کے دروازے پر نہر جاری ہو، اور وہ روزانہ اس میں پانچ پانچ دفعہ نہائے تو تمہارا کیا گمان ہے۔ کیا اس کے بدن پر کچھ بھی میل باقی رہ سکتی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: نہیں ، ہرگز نہیں یا رسول اللہ!۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہی حال پانچوں وقت کی نمازوں کا ہے کہ اللہ ان کے ذریعہ سے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔''

نماز کی وصیت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ كُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿٩٨﴾ وَ اعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ﴿٩٩﴾﴾ (الحجر: 98، 99)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پس آپ اپنے رب کی تعریف بیان کیجئے اور اس کے حضور سجدہ کرتے رہیے۔ اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہیے۔ یہاں تک کہ آپ کو موت آ جائے۔''

وَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰی: ﴿وَ اَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ﴿٣١﴾﴾ (مریم: 31)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جب تک زندہ رہوں، مجھے نماز اور زکوٰۃ کی وصیت کی ہے۔''

حدیث: 6

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَتْ عَامَّةُ وَصِيَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ وَهُوَ يُغَرْغِرُ بِنَفْسِهِ الصَّلَاةَ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ .)) [1]

[1] سنن ابن ماجة، كتاب الوصايا، رقم: 2697، إرواء الغليل، رقم: 2178، فقه السيرة، رقم: 501۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

''اور سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آخری لمحات زندگی میں بوقت رحلت، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عام وصیت اور اُمت سے آپ کا آخری عہد و پیمان یہی تھا کہ وہ نماز کے متعلق اور غلاموں کے سلسلہ میں اللہ سے ڈریں۔''

حدیث:7

((وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي ﷺ أَنْ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَإِنْ قُطِّعْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَتْرُكْ صَلَاةً مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّدًا فَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ.)) [1]

''اور سیّدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے میرے انتہائی مخلص دوست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی: تم اللہ کے ساتھ کسی غیر کو شریک نہ ٹھہرانا، چاہے تجھے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے یا تجھے جلا دیا جائے۔ اور فرض نماز کو بھی قصداً نہ چھوڑنا کیونکہ جس نے فرض نماز کو جان بوجھ کر چھوڑا اس سے اللہ تعالیٰ کی حفاظت اُٹھ گئی اور شراب مت پینا کیونکہ وہ ہر برائی کا دروازہ کھولنے والی چیز ہے۔''

نماز آنکھوں کی ٹھنڈک ہے

حدیث:8

((وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: حُبِّبَ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا النِّسَاءُ

[1] سنن ابن ماجة، كتاب الدعاء، رقم: 4034، إرواء الغليل، رقم: 2086، التعليق الرغيب: 195/1، مشكوٰة المصابيح، رقم: 580۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

وَالطِّيبُ وَجُعِلَ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ .)) ❶

''اور سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیاوی اشیاء میں سے مجھے میری بیویاں اور خوشبو پسند ہے، اور نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔''

نماز باعث بخشش ہے

وَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى: ﴿رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۖ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَ لِوَالِدَيَّ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝﴾ (ابراهيم: 40۔ 41)

اور ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اے میرے رب! مجھے اور میری اولاد کو نماز کا پابند بنا دے، اے ہمارے رب! اور میری دعا کو قبول فرما لے۔ اے ہمارے رب! تو مجھے اور میرے والدین کو اور مومنوں کو اس دن معاف کر دے جب حساب ہوگا۔''

حدیث: 9

((وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالَى مَنْ أَحْسَنَ وُضُوءَهُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَأَتَمَّ رُكُوعَهُنَّ وَخُشُوعَهُنَّ كَانَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ .)) ❷

''اور سیّدنا عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں گواہی دیتا ہوں، یقیناً میں

❶ صحيح الجامع الصغير، رقم: 3124۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔
❷ سنن أبو داؤد، كتاب الصلاة، رقم: 425۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں، جو شخص ان نمازوں کے لیے اچھی طرح وضو کرے، اور انہیں ان کے اوقات مقررہ میں پڑھے، اور ان کے رکوع اور خشوع کا پوری طرح خیال رکھے، تو یہ بات اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمے لے لی ہے کہ اُسے بخش دے اور جو اس طرح نہ کرے تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے چاہے تو اسے معاف کر دے اور چاہے تو اسے عذاب دے۔''

روزِ محشر نماز کے بارے پرس ہوگی

حدیث :10

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ، يَقُوْلُ: إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلَاتُهُ ، فَإِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ ، وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ ، فَإِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيْضَتِهِ شَيْءٌ ، قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: اُنْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِيْ مِنْ تَطَوُّعٍ؟ فَيُكَمَّلُ بِهَا مَا انْتُقِصَ مِنَ الْفَرِيْضَةِ ، ثُمَّ يَكُوْنُ سَائِرُ عَمَلِهِ عَلٰى ذٰلِكَ .))[1]

''اور سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزِ قیامت ہر بندے سے سب سے پہلے اس کی نماز کا حساب لیا جائے گا، اگر نماز درست ہوئی تو وہ کامیاب و کامران ہوگا، اور اگر نماز خراب ہوئی تو ناکام و نامراد ہوگا، اگر بندہ کے فرائض میں کچھ کمی ہوئی تو رب تعالیٰ فرمائے گا میرے بندے کے نامہ اعمال میں دیکھو کوئی نفلی عبادت

[1] سنن ترمذی، ابواب الصلاۃ، رقم: 413۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

ہے؟ اگر ہوئی تو نفل کے ساتھ فرائض کی کمی پوری کی جائے گی، پھر اس کے تمام اعمال کا حساب اسی طرح ہوگا۔''

سنن راتبہ کی محافظت کا حکم

حدیث: 11

((وَعَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ .)) [1]

''اور سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص باقاعدگی سے بارہ رکعت سنتیں ادا کرے، اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیا جاتا ہے، ظہر سے پہلے چار رکعت، اور اس کے بعد دو رکعت، دو رکعت نماز مغرب کے بعد، دو رکعت نمازِ عشاء کے بعد اور دو رکعت نمازِ فجر سے پہلے۔''

نبی کریم ﷺ کی نماز تہجد پر مداومت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝﴾ (بنی اسرائیل: 79)

---

[1] سنن ترمذی، كتاب الصلاة، رقم: 419، مسند أبو داؤد طيالسی، رقم: 419، مصنف ابن أبی شيبه: 203/2، 204، مسند أحمد: 326/6، 327، صحيح ابن خزيمة، رقم: 1185، 1186، 1392، صحيح ابن حبان، رقم: 2451، 2452، مستدرك حاكم: 311/1۔ ابن خزیمہ، ابن حبان، حاکم اور محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور رات کے کچھ حصے میں نماز تہجد میں قرآن پڑھیے، یہ آپ کے لیے زائد نماز ہوگی۔ امید ہے کہ آپ کا رب آپ کو ''مقام محمود'' پر پہنچا دے گا۔''

حدیث: 12

((وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ يَقُوْلُ: قَامَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ، فَقِيْلَ لَهُ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ قَالَ: أَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا؟)) [1]

''اور سیّدنا مغیرۃ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اتنا لمبا قیام فرماتے کہ آپ کے دونوں پاؤں مبارک کو ورم پڑ جاتا۔ آپ سے عرض کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے تو آپ کی اگلی پچھلی تمام خطائیں معاف کردی ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟''

نماز میں خشیت الٰہی

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝﴾ (المؤمنون: 1، 2)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''یقیناً اُن مومنوں نے فلاح پالی جو اپنی نماز میں خشوع وخضوع اختیار کرتے ہیں۔''

حدیث: 13

((وَعَنْ ثَابِتٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ

[1] صحیح بخاری، کتاب التفسیر، رقم: 4836.

يُصَلِّي وَفِي صَدْرِهِ أَزِيزٌ كَأَزِيزِ الرَّحَى مِنَ الْبُكَاءِ .)) [1]

''اور سیّدنا عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا، نماز میں رونے کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے سے چکی چلنے کی طرح آواز آرہی تھی۔''

نماز دنیا سے بے رغبتی کا درس دیتی ہے

حدیث: 14

((عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عِظْنِي وَأَوْجِزْ فَقَالَ إِذَا قُمْتَ فِي صَلَاتِكَ فَصَلِّ صَلَاةَ مُوَدِّعٍ وَلَا تَكَلَّمْ بِكَلَامٍ تَعْتَذِرُ مِنْهُ غَدًا وَاجْمَعْ الْإِيَاسَ مِمَّا فِي يَدَيْ النَّاسِ .)) [2]

''اور سیّدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا: مجھے مختصر الفاظ میں نصیحت کیجیے۔ نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز پڑھو تو اسے الوداعی نماز سمجھ کر ادا کیا کرو اور ایسی بات مت کرو کہ کل کو اس سے معذرت کرنی پڑے اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے مایوس ہو جاؤ۔''

---

[1] سنن أبو داؤد، كتاب الصلاة، باب البكاء في الصلاة، رقم: 904، صحيح ابن حبان، رقم: 753، مستدرك حاكم: 246/1، مسند أحمد: 25/4، رقم: 161312- ابن حبان، حاکم، ذہبی اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

[2] معجم كبير للطبراني: 44/6، رقم: 5459، الاصابة: 70/3، مسند احمد: 412/5، رقم: 23498- حافظ ابن حجر نے اس کے راویوں کو ''ثقہ'' اور شیخ شعیب نے اس کی سند کو ''حسن'' کہا ہے۔

نمازِ عصر سے پہلے چار رکعت سنتیں ادا کرنے کا حکم

حدیث :15

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأً صَلَّى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا .)) [1]

''اور سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول مقبول ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص نمازِ عصر سے قبل چار رکعتیں ادا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔''

نماز میں بھول جانے پر سجدہ سہو کا حکم

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝١ مَلِكِ النَّاسِ ۝٢ إِلٰهِ النَّاسِ ۝٣ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝٤ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ۝٥ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝٦﴾ (الناس: 1۔ 6)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے میرے نبی! آپ کہہ دیجئے میں انسانوں کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔ انسانوں کے حقیقی بادشاہ کی پناہ میں۔ انسانوں کے تنہا معبود کی پناہ میں۔ وسوسہ پیدا کرنے والے، چھپ جانے والے شیطان کے شر سے۔ جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ پیدا کرتا ہے۔ چاہے وہ جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔''

---

[1] سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، رقم: 1271، سنن ترمذی، ابواب الصلاۃ، رقم: 430، مسند أبوداؤد طیالسی، رقم: 1936، مسند أحمد: 117/2، السنن الکبریٰ للبیھقی: 473/2، شرح السنۃ، رقم: 893، صحیح ابن خزیمہ، رقم: 1193، صحیح ابن حبان، رقم: 2453۔ ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اسے ''صحیح'' اور علامہ البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

حدیث: 16

((وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِذَا نُودِیَ بِالْأَذَانِ أَدْبَرَ الشَّیْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ حَتّٰی لَا یَسْمَعَ الْأَذَانَ فَإِذَا قُضِیَ الْأَذَانُ أَقْبَلَ فَإِذَا ثُوِّبَ بِهَا أَدْبَرَ فَإِذَا قُضِیَ التَّثْوِیبُ أَقْبَلَ یَخْطُرُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ یَقُولُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ یَكُنْ یَذْكُرُ حَتّٰی یَظَلَّ الرَّجُلُ إِنْ یَدْرِی كَمْ صَلّٰی فَإِذَا لَمْ یَدْرِ أَحَدُكُمْ كَمْ صَلّٰی فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ وَهُوَ جَالِسٌ.)) [1]

''اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مؤذن نماز کی اذان دیتا ہے تو شیطان دُور بھاگتا ہے اور اس کی ہوا نکلتی جاتی ہے، تاکہ وہ اذان کے الفاظ نہ سن لے۔ جب اذان ختم ہوتی ہے تو وہ واپس لوٹ آتا ہے، پھر جب اقامت ہوتی ہے تو بھاگ جاتا ہے، جب اقامت ختم ہوتی ہے تو واپس پلٹ آتا ہے، حتیٰ کہ انسان کے خیالات میں گھس جاتا ہے، اور اسے ایسی ایسی چیزیں یاد دلاتا ہے جو اس کے وہم وگمان میں نہیں ہوتیں، حتیٰ کہ اسے یہ بھی خبر نہیں رہتی کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں۔ جب تم میں سے کسی کے ساتھ یہ معاملہ ہو تو وہ بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لے۔''

نماز انسان کو راحت پہنچاتی ہے

حدیث: 17

((وَعَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِی الْجَعْدِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ لَیْتَنِی

[1] صحیح البخاری، کتاب السهو، رقم: 1174، صحیح مسلم، کتاب الصلاة، رقم: 389.

صَلَّيْتُ فَاسْتَرَحْتُ فَكَأَنَّهُمْ عَابُوا عَلَيْهِ ذَلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ يَا بِلَالُ أَقِمِ الصَّلَاةَ أَرِحْنَا بِهَا .)) [1]

''اور سالم بن ابو الجعد سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ خزاعہ (قبیلہ) کے ایک شخص نے کہا: کاش! میں نماز ادا کر لیتا اور راحت حاصل کر لیتا۔ یوں لگا جیسے بعض لوگوں نے اس کی بات کو معیوب سمجھا تو اس نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ ﷺ ارشاد فرماتے تھے اے بلال! نماز کی تکبیر کہو اور ہمیں اس سے راحت پہنچاؤ۔''

گھر والوں کو نماز کا حکم دینا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا﴾ (طٰہٰ: 132)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور آپ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیجیے اور خود بھی اس کی پابندی کیجیے۔''

وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ﴾ (مریم: 55)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور وہ اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتے تھے۔''

حدیث: 18

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَأَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَإِنْ

[1] سنن أبو داؤد، كتاب الأدب، باب في الصلاة العتمة، رقم: 4985، المشكاة، رقم: 1253۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس کو ''صحیح'' کہا ہے۔

أَبَى نَضَحَتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ .))❶

''اورسیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو رات کو اُٹھ کر نماز پڑھے، اور اپنی اہلیہ کو بھی جگائے، اور اگر وہ نہ اُٹھے تو اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے۔ اللہ تعالیٰ اس عورت پر بھی رحم فرمائے جو رات کو اُٹھ کر نماز پڑھے، اور اپنے خاوند کو بھی جگائے۔ پس اگر وہ انکار کرے تو وہ اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے۔''

اولاد کو نماز کی تعلیم دینا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَ اْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ انْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ اصْبِرْ عَلٰى مَاۤ اَصَابَكَ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۚ﴾ (١٧)

(لقمان: 17)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''(لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو کہا:) اے میرے بیٹے! نماز قائم کر، بھلائی کا حکم دے، اور برائی سے روک، اور تجھے جو تکلیف پہنچے اس پر صبر کر، بے شک یہ سارے کام بڑی ہمت کے اور ضروری ہیں۔''

حدیث: 19

((وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِينَ وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرٍ وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ .))❷

❶ سنن أبو داؤد، كتاب الصلاة، باب قيام الليل، رقم: 1308۔ محدث البانی نے اسے ''حسن صحیح'' کہا ہے۔

❷ سنن ابى داؤد، كتاب الصلاة، باب متى يؤمر الغلام بالصلاة، رقم: 495۔ محدث البانی نے اسے ''حسن صحیح'' کہا ہے۔

''اور جناب عمرو اپنے باپ شعیب سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنی اولاد کو سات برس کی عمر میں نماز پڑھنے کا حکم کرو، جب دس برس کے ہو جائیں تو انہیں نماز نہ پڑھنے پر سزا دو، اور ان کے بستر بھی الگ کر دو۔''

بے نماز مشرک ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَ اتَّقُوْهُ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ لَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝۳۱﴾ (الروم: 31)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ کی طرف رجوع کرتے ہوئے اسی سے ڈرو، اور نماز کو قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ۔''

وَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰی: ﴿فَاِنْ تَابُوْا وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ؕ وَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝۱۱ وَ اِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَ طَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ۝۱۲﴾ (التوبة: 11، 12)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پس اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور زکاۃ دیں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں اور ہم اپنی آیتیں جاننے والوں کے لیے تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ اور اگر وہ معاہدہ کے بعد اپنی قسمیں توڑ ڈالیں اور تمہارے دین میں عیب نکالیں تو سردارانِ کفر سے جنگ کرو، ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں، شاید کہ وہ (اپنی کافرانہ حرکتوں سے) باز آ جائیں۔''

حدیث: 20

((وَعَنْ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ

يَقُولُ إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ .))❶

''اور سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میں نے سنا نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے کہ بے شک بندے اور شرک و کفر کے درمیان فرق قائم کرنے والی نماز ہے۔''

حدیث: 21

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوا أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ وَيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ فَإِذَا فَعَلُوا عَصَمُوا مِنِّي دِمَائَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ .))❷

''اور سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے لڑائی کروں حتیٰ کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں، اور نماز قائم کریں، اور زکاۃ ادا کریں۔ پس جس وقت وہ یہ کام کرنے لگیں گے تو مجھ سے اپنی جان و مال کو محفوظ کر لیں گے، سوائے اسلام کے حق کے۔ (رہا ان کے دل کا حال تو) ان کا حساب اللہ کے ذمے ہے۔''

حدیث: 22

((وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ سَتَكُونُ أُمَرَآءُ فَتَعْرِفُونَ

❶ صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: 247، سنن ترمذى، كتاب الإيمان، رقم: 2619.
❷ صحيح بخارى، كتاب الايمان، رقم: 25، صحيح مسلم، كتاب الايمان، رقم: 22.

وَتُنْكِرُونَ فَمَنْ عَرَفَ بَرِءَ وَمَنْ أَنْكَرَ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ قَالُوا أَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلَّوْا .)) [1]

''اور سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب کچھ ایسے امراء ہوں گے کہ جن کو تم پہچانو گے بھی اور انکار بھی کرو گے، جس نے پہچان لیا وہ بری ہوگیا، اور جس نے انکار کردیا وہ سلامت رہا، سوائے اُس کے جو شخص ان سے راضی ہوگیا اور جس نے ان کی پیروی کی صحابہ کرام صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا: ''کیا ہم ان سے لڑائی نہ کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں تم ان سے لڑائی نہ کرو۔''

تارکِ نماز کا حشر قارون، فرعون، ہامان اور ابی خلف کے ساتھ ہوگا

وَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰی: ﴿فِيْ جَنّٰتٍ يَتَسَآءَلُوْنَ ۝ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ۝ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۝﴾ (المدثر: 40- 43)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''جو لوگ جنتوں میں ہوں گے، پوچھیں گے، مجرمین سے تمہیں کس چیز نے جہنم میں پہنچا دیا۔ وہ کہیں گے: ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہیں تھے۔''

حدیث: 23

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الإمارة، باب وجوب الإنكار على الأمراء فيما يخالف الشرع ......، حديث رقم: 1854.

ذَكَـرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَقَالَ مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُورًا وَبُرْهَانًا وَنَجَاةً يَـوْمَ الْـقِيَـامَةِ وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لَهُ نُورٌ وَلَا بُـرْهَانٌ وَلَا نَجَاةٌ وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَأُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ .)) [1]

''اور سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز نماز کے متعلق گفتگو کی اور ارشاد فرمایا: جس نے نماز کی حفاظت کی، نماز روزِ قیامت اس کے لیے نور، برہان اور ذریعہ نجات ہوگی، اور جس کسی نے نماز کی حفاظت نہ کی تو روزِ قیامت نماز اس کے لیے نہ دلیل، نہ نور اور نہ ہی وسیلہ نجات ہوگی۔ اور قیامت کے دن اُس کا حشر قارون، فرعون، ھامان اور اُبی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔''

نماز باجماعت ادا کرنے کا حکم

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ ارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝﴾ (البقرة: 43)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''نماز قائم کرو، اور زکوٰۃ ادا کرو، اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔''

حدیث: 24

((وَعَـنْ أَبِـى هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَـالَ قَـالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِنَّ أَثْقَلَ صَـلٰوةٍ عَلَى الْمُنَافِقِينَ صَلٰوةُ الْعِشَآءِ وَصَلٰوةُ الْفَجْرِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ

[1] مسـنـد أحمد، رقم: 6576، سـنن دارمی، رقم: 301، صـحـيـح ابن حبان، رقم: 1467۔ ابن حبان نے اسے نے اسے '' صحیح '' اور شیخ شعیب نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا وَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَتُقَامَ ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ أَنْطَلِقَ مَعِي بِرِجَالٍ مَعَهُمْ حُزَمٌ مِنْ حَطَبٍ إِلٰى قَوْمٍ لَّا يَشْهَدُونَ الصَّلٰوةَ فَأُحَرِّقُ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ بِالنَّارِ .)) [1]

''اور سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منافقین پر سب سے بھاری نماز عشاء اور فجر کی نماز ہے اور اگر انہیں معلوم ہوتا کہ ان کا کتنا زیادہ ثواب ہے (اور چل نہ سکتے) تو گھٹنوں کے بل گھسٹ کر آتے اور میرا تو ارادہ ہو گیا تھا کہ نماز کی اقامت کا حکم دوں، پھر میں کچھ اشخاص کو ساتھ لے کر، جن کے پاس لکڑیوں کے گٹھے ہوں، ان لوگوں کی طرف جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے، پھر ان کے گھروں کو ان پر آگ سے جلا دوں۔''

نماز سنت کے مطابق ادا کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ مَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَ مَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۟﴾ (الحشر: 7)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جو تمہیں رسول دیں، وہ لے لو، اور جس سے روکیں، اس سے رک جاؤ، اور اللہ سے ڈرتے رہو، اللہ یقیناً سخت سزا دینے والا ہے۔''

حدیث: 25

((وَعَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ أَتَيْنَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ يَوْمًا وَلَيْلَةً وَكَانَ رَسُولُ

[1] صحيح البخارى، كتاب الأذان، باب فضل صلاة العشاء فى الجماعة، رقم: 657، صحيح مسلم، كتاب المساجد، رقم: 1482 .

اللّٰهِ ﷺ رَحِيمًا رَفِيقًا فَلَمَّا ظَنَّ أَنَّا قَدِ اشْتَهَيْنَا أَهْلَنَا أَوْ قَدِ اشْتَقْنَا سَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا بَعْدَنَا فَأَخْبَرْنَاهُ قَالَ ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَأَقِيمُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ وَذَكَرَ أَشْيَاءَ أَحْفَظُهَا أَوْ لَا أَحْفَظُهَا وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ .)) [1]

''اور سیّدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم سب ہم عمر اور نوجوان ہی تھے۔ آپ کی خدمت اقدس میں ہمارا بیس دن و رات قیام رہا۔ آپ بڑے ہی رحم دل اور ملنسار تھے۔ جب آپ نے دیکھا کہ ہمیں اپنے وطن واپس جانے کا شوق ہے تو آپ نے پوچھا کہ تم لوگ اپنے گھر کسے چھوڑ کر آئے ہو؟ ہم نے بتایا۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ اچھا اب تم لوگ اپنے گھر جاؤ اور ان گھر والوں کے ساتھ رہو اور انہیں بھی دین سکھاؤ اور دین کی باتوں پر عمل کرنے کا حکم کرو اور ارشاد فرمایا کہ اسی طرح نماز پڑھنا جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اور جب نماز کا وقت آ جائے تو کوئی ایک اذان دے اور جو تم میں سب سے بڑا ہے وہ نماز پڑھائے۔''

حدیث: 26

((وَعَنْ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ جِبْرِيلَ رحمه الله أَتَاهُ فِي أَوَّلِ مَا أُوحِيَ إِلَيْهِ فَعَلَّمَهُ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْوُضُوءِ أَخَذَ غَرْفَةً مِنْ مَاءٍ فَنَضَحَ بِهَا فَرْجَهُ .)) [2]

---

[1] صحيح بخاری، كتاب الأذان، رقم: 631.

[2] مسند أحمد: 61/4، سنن ابن ماجه، رقم: 462، صحيح أبی داود، رقم: 159، سلسلة الصحيحة، رقم: 841.

''اور سیّدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب جبریل علیہ السلام وحی لے کر آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو اور نماز کا طریقہ سکھایا اور جب وہ وضو سے فارغ ہوئے تو آخر میں اپنی شرم گاہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔''

حدیث: 27

((وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : جَاءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ إِلٰى بُيُوْتِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْأَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا أُخْبِرُوا كَأَنَّهُمْ تَقَالُّوهَا فَقَالُوا: وَأَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ ، قَالَ أَحَدُهُمْ: أَمَّا أَنَا فَإِنِّي أُصَلِّي اللَّيْلَ أَبَدًا ، وَقَالَ آخَرُ: أَنَا أَصُوْمُ الدَّهْرَ وَلَا أُفْطِرُ ، وَقَالَ آخَرُ: أَنَا أَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَيْهِمْ ، فَقَالَ: أَنْتُمُ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا ، أَمَا وَاللّٰهِ! إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ لِلَّهِ وَأَتْقَاكُمْ لَهُ ، لَكِنِّي أَصُوْمُ وَأُفْطِرُ ، وَأُصَلِّي وَأَرْقُدُ ، وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي .)) [1]

''اور سیّدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تین شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس آئے، اور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت سے متعلق سوال کیا، اور جب انہیں نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے متعلق خبر دی گئی تو انہوں نے اس عبادت کو معمولی سمجھا، اور کہا: ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا نسبت ہے، آپ کی تو اللہ نے پہلی پچھلی سب لغزشیں معاف کر دی ہیں، ان میں سے ایک نے کہا: میں تو ہمیشہ رات بھر نفل ادا کروں گا۔ دوسرے نے کہا: میں ہمیشہ دن بھر

[1] صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب الترغیب فی النکاح، رقم: 5063.

کا روزہ رکھوں گا کبھی افطار نہیں کروں گا۔ تیسرے نے کہا: میں عورتوں سے دور رہوں گا کبھی نکاح نہیں کروں گا۔ پس نبی اکرم ﷺ ان کے پاس گئے اور آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: تم نے اس اس طرح کی باتیں کی ہیں؟ خبردار، اللہ کی قسم! میں تم میں سب کی نسبت زیادہ اللہ سے ڈرنے والا، اور پرہیزگار ہوں، اس کے باوجود روزہ رکھتا ہوں اور کبھی نہیں بھی رکھتا، میں رات کو نوافل ادا کرتا ہوں اور سوتا بھی ہوں، اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں، پس جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں ہے۔''

نماز میں اعتدال کا حکم

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ﴾ (لقمن: 19)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اپنی رفتار میں میانہ روی اختیار کر۔''

حدیث: 28

((وَعَنْ شَقِيْقٍ، قَالَ: اِنَّ حُذَيْفَةَ رَاٰى رَجُلًا لَا يَتِمُّ رُكُوْعَهٗ وَلَا سُجُوْدَهٗ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهٗ دَعَاهُ، فَقَالَ لَهٗ حُذَيْفَةُ: مَا صَلَّيْتَ، قَالَ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ: وَلَوْ مُتَّ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِیْ فَطَرَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا ﷺ)) [1]

''اور سیّدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ نہ رکوع پوری طرح کرتا ہے نہ سجدہ، اس لیے آپ نے اس سے کہا کہ تم نے نماز ہی نہیں پڑھی اور اگر تم مر گئے تو تمہاری موت اس سنت پر نہیں ہوگی جس پر اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو پیدا کیا تھا۔''

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الاذان، رقم: 791، المشکاۃ، رقم: 884.

اخلاصِ نیت

قَالَ اللّٰـهُ تَعَالٰی: ﴿وَ مَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَ يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَ ذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۝﴾ (البينة: 5)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور انہیں صرف یہی حکم دیا گیا تھا کہ وہ اللہ کی عبادت کریں، اس کے لیے عبادت کو خالص کر کے، یکسو ہو کر، اور وہ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں، اور یہی نہایت درست دین ہے۔“

حدیث: 29

((وَقَالَ شَدَّادٌ فَإِنِّی قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى يُرَائِی فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ صَامَ يُرَائِی فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ تَصَدَّقَ يُرَائِی فَقَدْ أَشْرَكَ .)) ❶

”اور سیّدنا شداد بن اَوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس نے دکھاوے کی نماز پڑھی، اس نے شرک کیا، جس نے دکھاوے کا روزہ رکھا اس نے شرک کیا اور جس نے دکھاوے کا صدقہ کیا اس نے بھی شرک کیا۔“

نماز میں تخفیف کا حکم

حدیث: 30

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا صَلَّى

❶ مسند أحمد: 126/4، معجم كبير للطبرانی، رقم: 7139، مستدرك حاكم: 329/4، رقم: 8008، مجمع الزوائد: 221/10۔ حاکم نے اسے ”صحیح“ کہا ہے اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے، ہیثمی نے کہا کہ شہر بن حوشب کے علاوہ اس کے راوی ثقہ ہیں اور شہر کو بھی امام احمد اور دوسرے محدثین نے ثقہ کہا ہے۔

أَحَـدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ مِنْهُمُ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَالْكَبِيرَ وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ .)) [1]

''اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی تم میں سے لوگوں کو نماز پڑھائے تو تخفیف کرے کیونکہ جماعت میں ضعیف بیمار اور بوڑھے (سب ہی) ہوتے ہیں۔ لیکن اکیلا پڑھے تو جس قدر جی چاہے طول دے سکتا ہے۔''

نماز سے پہلے طہارت کا حکم

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَ امْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآىِٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ؕ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّ لٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَ لِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ ﴾ (المائدة: 6)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو، تو اپنے چہروں کو، اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک دھولو، اور اپنے سروں کا مسح کرلو، اور اپنے پاؤں دونوں ٹخنوں تک دھولو، اور اگر تم ناپاک ہو تو پاکی حاصل کرو، اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت کر کے آئے، یا تم نے بیویوں سے مباشرت کی ہو، اور پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمّم کرلو، پس

[1] صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب إذا صلی لنفسه فلیطول ماشاء، رقم: 703.

اپنے چہروں اور اپنے ہاتھوں پر اس سے مسح کر لو، اللہ تعالیٰ تمہیں کسی تنگی میں ڈالنا نہیں چاہتا ہے، بلکہ تمہیں پاک کرنا چاہتا ہے، اور تمہارے اوپر اپنی نعمت کو تمام کرنا چاہتا ہے، تاکہ تم اس کا شکر ادا کرو۔''

حدیث :31

((وَعَنِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُورٍ وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُولٍ .)) [1]

''اور سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی اور چوری کیے ہوئے مال سے صدقہ بھی قبول نہیں ہوتا۔''

نماز سے پہلے مسواک کا حکم

حدیث :32

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِی أَوْ عَلَى النَّاسِ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلَاةٍ .)) [2]

''اور سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول ہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں اپنی اُمت کے لیے مشکل نہ جانتا انہیں ہر نماز سے پہلے مسواک کرنے کا حکم دیتا۔''

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب وجوب الطهارة، رقم: 224.

[2] صحيح بخاری، كتاب الجمعة، رقم: 887، صحيح مسلم، كتاب الطهارة، رقم: 252.

تحیۃ المسجد کا حکم

حدیث: 33

((وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ .)) [1]

''سیّدنا ابوقتادہ سلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم مسجد میں داخل ہوتو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھا کرو۔''

نماز اول وقت میں ادا کرنے کا حکم

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتٰبًا مَّوْقُوتًا﴾ (النساء: 103)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک نماز مقررہ اوقات میں مومنوں پر فرض کر دی گئی ہے۔''

حدیث: 34

((وَعَنْ أُمِّ فَرْوَةَ قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الصَّلَاةُ لِأَوَّلِ وَقْتِهَا . [2]

''اور سیّدہ ام فروہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں نبی ﷺ سے

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، رقم: 444، صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، رقم: 714.

[2] سنن ترمذی، کتاب مواقیت الصلاۃ، رقم: 170، صحیح ابوداؤد، رقم: 452، المشکاۃ، رقم: 607۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

دریافت کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اوّل وقت میں نماز ادا کرنا۔‘‘

اذان کا حکم اور فضیلت

قَالَ اللّٰهِ تَعَالٰی: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا نُودِىَ لِلصَّلَوٰةِ مِن يَوْمِ ٱلْجُمُعَةِ فَٱسْعَوْاْ إِلَىٰ ذِكْرِ ٱللَّهِ وَذَرُواْ ٱلْبَيْعَ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝٩﴾ (الجمعة: 9)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد رفرمایا: اے ایمان والو! جمعہ کے دن جب نماز کے لیے اذان دی جائے، تو تم اللہ کو یاد کرنے کے لیے تیزی کے ساتھ لپکو اور خرید و فروخت چھوڑ دو، اگر تم سمجھتے ہو تو ایسا کرنا تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے۔‘‘

حدیث: 35

((وَقَالَ مُعَاوِيَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ الْمُؤَذِّنُوْنَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَّوْمَ الْقِيَامَةِ .)) [1]

’’اور سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز اذان دینے والوں کی گردنیں لمبی ہوں گی (یعنی وہ اللہ کا نام بلند کرنے کی وجہ سے مرتبے میں سب سے اونچے ہوں گے)‘‘

نماز باجماعت کی فضیلت

حدیث: 36

((وَعَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[1] صحيح مسلم ، كتاب الصلاة ، رقم: 387 .

قَالَ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً .))[1]

''اور سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ باجماعت نماز اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس (27) درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔''

نماز میں صف بندی کا حکم

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۝١﴾ (الصّٰفّٰت: 1)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''قسم ہے صف باندھنے والے (فرشتوں) کی۔''

حدیث: 37

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي وَكَانَ أَحَدُنَا يُلْزِقُ مَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهِ وَقَدَمَهُ بِقَدَمِهِ .))[2]

''اور سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صفیں برابر کرلو۔ میں تمہیں اپنے پیچھے سے بھی دیکھتا رہتا ہوں، اور (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سن کر) ہم میں سے ہر شخص یہ کرتا کہ (صف میں) اپنا کندھا اپنے ساتھی کے کندھے سے، اور اپنا قدم اس کے قدم سے ملا دیتا تھا۔''

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب فضل صلاة الجماعة، رقم: 645.

[2] صحیح بخاری، کتاب الأذان، رقم: 725.

نماز میں ہاتھ سینے پر باندھنے کا حکم

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝۲﴾ (الکوثر: 2)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پس تو اپنے رب کے لیے نماز پڑھ اور قربانی کر۔''

حدیث: 38

((وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى عَلٰى صَدْرِهٖ.)) [1]

''اور سیّدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسولِ کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، تو آپ نے اپنے ہاتھ اس طرح باندھے کہ دایاں ہاتھ، بائیں ہاتھ پر رکھ کر، سینے پر رکھے۔''

نماز میں سورۂ فاتحہ کی قراءت کا حکم

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۲ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝۳ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝۴ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝۵ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ ۝۷﴾

(الفاتحة: 1۔ 7)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام عالم کا پروردگار ہے۔ جو نہایت مہربان بے حد رحم کرنے والا ہے۔ جو مالک ہے روزِ جزا کا۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں۔ ہم کو سیدھا راستہ

[1] صحيح ابن خزيمة، رقم: 479۔ ابن خزیمہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

دکھا، ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا۔ نہ کہ ان لوگوں کا راستہ جن پر تیرا غضب نازل ہوا، اور نہ ان لوگوں کا جو گمراہ ہو گئے۔''

حدیث:39

((وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.)) [1]

''اور سیّدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: جس شخص نے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز نہیں۔''

آمین بالجہر کی فضیلت

حدیث:40

((وَ قَالَ عَطَاءٌ: آمِينَ دُعَاءٌ، أَمَّنَ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَ مَنْ وَّرَاءَهُ حَتّٰى إِنَّ لِلْمَسْجِدِ لَلَجَّةً.)) [2]

''اور عطاء نے کہا: آمین دعا ہے، ابن زبیر اور ان کے پیچھے کھڑے مقتدی آمین بآواز بلند کہتے کہ مسجد گونج اٹھتی۔''

حدیث:41

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوْا فَإِنَّهُ

[1] صحیح بخاری، کتاب الأذان، رقم: 756، صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، رقم: 394.

[2] صحیح بخاری، کتاب الأذان، رقم: 780، صحیح مسلم، رقم: 410.

مَنْ وَّافَقَ تَأْمِيْنُهٗ تَأْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ .)) ❶

''سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب امام ''آمین'' کہے تو تم بھی آمین کہو، تو جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ مل گئی اس کے تمام سابقہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔''

نماز میں رفع الیدین کا حکم

حدیث: 42

((وَعَنْ نَافِعٍ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما كَانَ إِذَا دَخَلَ فِيْ الصَّلَاةِ كَبَّرَ وَ رَفَعَ يَدَيْهِ ، وَإِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ، رَفَعَ يَدَيْهِ ، وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ ، وَ رَفَعَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم .)) ❷

''اور نافع (استاد امام مالک) سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ جب نماز میں داخل ہوتے تو تکبیر کہتے اور رفع الیدین کرتے، جب رکوع جاتے تو رفع الیدین کرتے، جب ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ'' کہتے تو رفع الیدین کرتے اور جب دو رکعتوں سے اُٹھتے تو بھی رفع الیدین کرتے اور اس حدیث کو ابن عمر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع بیان کرتے تھے۔''



---

❷ صحيح بخارى ، كتاب الأذان ، رقم: 780 ، صحيح مسلم ، رقم: 410 .

❷ صحيح بخارى ، كتاب الأذان ، رقم : 739 .

اربعین
سنہرے اذکار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذکر کی فضیلت کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَاذْكُرُوْنِیْۤ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِیْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ﴾

(البقرة : 152)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پس تم میرا ذکر کرو میں بھی تمھیں یاد کروں گا۔''

حدیث: 1

((عَـنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَـقُوْلُ اللّٰهُ: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْـدِيْ بِـيْ وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِيْ فَإِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِيْ نَـفْسِيْ وَإِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَأٍ ذَكَرْتُهُ فِيْ مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَـيَّ بِشِبْـرٍ تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِنْ أَتَانِيْ يَمْشِيْ أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً .)) [1]

''سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں اور جب بھی وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، پس جب وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور جب وہ مجھے مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اس سے بہتر فرشتوں کی مجلس میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے ایک بالشت قریب آتا ہے تو میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب آتا ہے تو میں اس سے دو ہاتھ

---

[1] صحیح بخاری، کتاب التوحید والرد علی الجهمية، رقم: 7405.

قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑ کر آجاتا ہوں۔''

حدیث:2

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَأَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ أَتَشَبَّثُ بِهِ قَالَ لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ.)) [1]

''اور سیّدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اسلام کے احکام تو میرے لیے بہت ہیں، آپ مجھے ایسی بات بتائیں جس کو میں مضبوطی سے پکڑ لوں۔ آپ نے فرمایا: تیری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر میں تر رہے۔'' (یعنی تو ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے)

تنہائی میں اللہ کو یاد کرنے والے کی فضیلت

حدیث:3

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ، الْإِمَامُ الْعَادِلُ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ رَبِّهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ، وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ طَلَبَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ أَخْفَى حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا

[1] سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم: 3375۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ .)) [1]

''اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سات طرح کے آدمی ہوں گے، جن کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنے سایہ میں جگہ دے گا، جس دن اس کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ (1) انصاف کرنے والا بادشاہ، (2) وہ نوجوان جو اپنے رب کی عبادت میں جوانی کی امنگ سے مصروف رہا، (3) ایسا شخص جس کا دل ہر وقت مسجد میں لگا رہتا ہے، (4) دو ایسے شخص جو اللہ تعالیٰ کے لیے باہم محبت رکھتے ہیں اور ان کے ملنے اور جدا ہونے کی بنیاد یہی محبت ہے، (5) وہ شخص جسے کسی باعزت اور حسین عورت نے برے ارادہ سے بلایا لیکن اس نے کہہ دیا کہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں، (6) وہ شخص جس نے صدقہ کیا، مگر اتنے پوشیدہ طور پر کہ بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہیں ہوئی کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا، (7) وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا اور بے ساختہ اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔''

ذکر کرنے والا اللہ کی حفاظت ومعیت میں ہوتا ہے

حدیث: 4

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ وَنَحْنُ فِی بَيْتِ هٰذِهٖ يَعْنِی اُمَّ الدَّرْدَاءِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَأْثِرُ عَنْ رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ اَنَّهٗ قَالَ: اَنَا مَعَ عَبْدِیْ مَا ذَكَرَنِیْ وَتَحَرَّكَتْ بِیْ شَفَتَاهُ .)) [2]

---

[1] صحيح بخاری، كتاب الأذان، رقم: 660.
[2] مسند أحمد: 540/2۔ احمد شاکر نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

''اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم سیّدہ اُمّ درداء رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے، انہوں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے اپنے رب سے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں، جب تک وہ مجھے یاد کرے اور اس کے ہونٹ میری یاد میں حرکت کرتے رہیں۔''

اللہ کا ذکر کثرت سے کرنے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴾ (الاحزاب : 35)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اللہ کا بہت ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں، ان کے لیے اللہ نے بڑی بخشش اور بہت بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔''

حدیث :5

((وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَسِيرُ فِی طَرِيقِ مَكَّةَ فَمَرَّ عَلَى جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ جُمْدَانُ فَقَالَ: سِيرُوا هٰذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُونَ قَالُوا وَمَا الْمُفَرِّدُونَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الذَّاكِرُونَ اللّٰهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتُ .))[1]

''اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ کے راستے میں چل رہے تھے، جب آپ جمدان نامی پہاڑ پر چڑھے تو فرمایا: اس جمدان کی سیر کرو، مفردون سبقت لے گئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: اللہ کے رسول! مفردون کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: اللہ کو بہت یاد کرنے والے مرد اور کثرت

[1] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم : 6808.

سے یاد کرنے والی عورتیں۔“

صبح کی نماز کے بعد، طلوعِ آفتاب تک جائے نماز پر بیٹھنا

حدیث: 6

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ .)) [1]

”اور سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے صبح کی نماز باجماعت ادا کی، پھر بیٹھ کر طلوع آفتاب تک اللہ کا ذکر کرتا رہا، پھر دو رکعت ادا کی تو اس کو ایک حج وعمرہ کا اجر وثواب ملے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مکمل، مکمل، مکمل۔“

شام کے وقت رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا پڑھنے کی فضیلت

حدیث: 7

((وَعَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ قَالَ حِينَ يُمْسِي رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُرْضِيَهُ .)) [2]

---

[1] سنن ترمذی، كتاب الجمعة، رقم: 586۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے ”حسن“ کہا ہے۔

[2] سنن ترمذی، كتاب الدعوات، رقم: 3389، الكلم الطيب، رقم: 24۔ یہ روایت حسن ہے۔

''اور سیّدنا ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے شام کے وقت کہا: ''رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا'' میں اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نبی ہونے پر راضی ہوں تو اللہ پر حق ہے کہ وہ اس کو راضی کرے۔''

مطلق طور پر رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا پڑھنے کی فضیلت

حدیث:8

((وَعَنْ اَبِی هَانِیِ الْخَوْلَانِیِّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا عَلِیِّ الْجَنْبِیَّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِیْنًا، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ.)) [1]

''اور ابو ہانی خولانی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو علی جنبی اور انہوں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کہا کہ میں اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے رسول ہونے پر راضی ہوں، اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔''

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ پڑھنے کی فضیلت

حدیث:9

((وَعَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهٗ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ:

[1] صحیح مسلم، کتاب الامارة، رقم: 4879.

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا لَقِيتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَّدَغَتْنِى الْبَارِحَةَ! قَالَ: "أَمَّا لَوْ قُلْتَ حِيْنَ أَمْسَيْتَ: أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ تَضُرُّكَ .)) [1]

''اور سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر عرض کیا، اللہ کے رسول! گزشتہ رات بچھو کے کاٹنے سے مجھے بہت تکلیف پہنچی۔ آپ نے فرمایا: "أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ" اگر تو شام کے وقت یہ پڑھ لیتا۔ میں اللہ کے کامل کلمات کے ذریعے سے مخلوق کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ تو (بچھو) تجھے نقصان نہ پہنچاتا۔''

پڑاؤ ڈال کر اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ پڑھنا

حدیث: 10

((وَعَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ السُّلَمِيَّةِ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: إِذَا نَزَلَ أَحَدُكُمْ مَنْزِلًا فَلْيَقُلْ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذٰلِكَ .)) [2]

''اور سیّدہ خولہ بنت حکیم سلمیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی کسی جگہ پڑاؤ ڈالے، پھر یہ کہے: "أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ" میں اللہ کے کامل کلمات کے ذریعے سے مخلوق کے شر سے پناہ مانگتا ہوں تو اسے اس جگہ سے روانہ ہونے تک کوئی چیز

[1] صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، رقم: 6880.
[2] صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، رقم: 6879.

نقصان نہیں پہنچائے گی۔''

صبح وشام کے اذکار میں دو حدیثیں

حدیث: 11

((وَعَـنْ عَبْـدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ قَالَ: خَرَجْنَا فِي لَيْلَةِ مَطَرٍ وَظُلْمَةٍ شَدِيدَةٍ نَطْلُبُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ لَنَا فَأَدْرَكْنَاهُ فَقَالَ أَصَلَّيْتُمْ فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا فَقَالَ قُلْ فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ قُلْ فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ قُلْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَقُولُ قَالَ قُلْ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِينَ تُمْسِي وَحِينَ تُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ.)) [1]

''اور سیّدنا عبد اللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سخت تاریک اور بارش والی رات میں رسول اللہ ﷺ کی تلاش میں نکلے تاکہ آپ ہم کو نماز پڑھائیں۔ پس ہم نے آپ کو پالیا تو آپ نے فرمایا: کیا تم نے نماز پڑھ لی ہے؟ میں نے (جواب میں) کچھ نہ کہا۔ آپ نے فرمایا: کہہ۔ میں نے کچھ نہ کہا آپ نے پھر فرمایا: کہہ۔ میں نے کچھ نہ کہا۔ پھر فرمایا: کہہ۔ میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں کیا کہوں۔ آپ نے فرمایا: صبح وشام تین مرتبہ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ اور معوذتین کہہ۔ یہ تجھے ہر چیز سے کفایت کر جائیں گی۔''

حدیث: 12

((وَعَـنْ عُثْـمَانَ بْنِ عَفَّانَ مَرْفُوْعًا: مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُوْلُ فِيْ صَبَاحِ

[1] سنن ابی داوٗد، کتاب الأدب، رقم: 5082۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

كُـلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِـي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ثَـلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ .)) [1]

''اور سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی ہر روز صبح وشام تین مرتبہ یہ دعاء پڑھ لے اس کو زمین وآسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔ ''بِسْـمِ الـلّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَـيْءٌ فِـي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ'' اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کے ساتھ زمین وآسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی اور وہی سننے والا جاننے والا ہے۔''

صبح وشام اور سوتے وقت پڑھی جانے والی دعا

حدیث: 13

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ أَبَـا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مُرْنِي بِكَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ قَالَ قُلْ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَـلِيـكَهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَشَرِّ الشَّيْـطَـانِ وَشِـرْكِهِ . قَالَ: قُلْهَا إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتَ وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ .)) [2]

''اور سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا،

[1] سنن الترمذي، أبواب الدعوات، رقم: 3388۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے ''حسن صحیح'' کہا ہے۔
[2] سنن ابی داوٗد، کتاب الأدب، رقم: 5067۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

اللہ کے رسول! مجھے ایسے کلمات فرمایئے جنہیں میں صبح و شام پڑھا کروں۔ آپ نے فرمایا: یہ پڑھا کرو: ”اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ“ اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، چھپی اور ظاہر چیزوں کو جاننے والے اور ہر چیز کے پروردگار اور مالک۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر سے اور اس کی دعوتِ شرک سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تم یہ کلمات صبح و شام اور سوتے وقت پڑھا کرو۔“

صبح و شام سیّد الاستغفار پڑھنے کی فضیلت

حدیث: 14

((وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ أَنْ تَقُولَ: أَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوْءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ . قَالَ: وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ .))[1]

”اور سیّدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ”سید الاستغفار (مغفرت مانگنے کے سب کلمات کا سردار) یہ ہے کہ یوں کہے:

[1] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، رقم: 6306.

"أَللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوْءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ" ''اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو نے ہی مجھے پیدا کیا اور میں تیرا ہی بندہ ہوں، میں اپنی طاقت کے مطابق تجھ سے کیے ہوئے عہد اور وعدہ پر قائم ہوں۔ ان بری حرکتوں کے عذاب سے جو میں نے کی ہیں، تیری پناہ مانگتا ہوں، مجھ پر نعمتیں تیری ہیں اس کا اقرار کرتا ہوں اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں۔ میری مغفرت کر دے کہ تیرے سوا اور کوئی بھی گناہ نہیں معاف فرماتا۔'' نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: جس نے اس دعا کے الفاظ پر یقین رکھتے ہوئے دل سے ان کو کہہ لیا اور اسی دن اس کا انتقال ہو گیا شام ہونے سے پہلے تو وہ جنتی ہے اور جس نے اس دعا کے الفاظ پر یقین رکھتے ہوئے رات میں ان کو پڑھ لیا اور پھر اس کا صبح ہونے سے پہلے انتقال ہو گیا تو وہ جنتی ہے۔''

رسول اللہ ﷺ صبح وشام یہ دعائیں ضرور پڑھتے تھے

حدیث :15

((وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ أَبِى سُلَيْمَانَ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدَعُ هَؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ حِينَ يُمْسِى وَحِينَ يُصْبِحُ اللّٰهُمَّ إِنِّى أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِى الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اللّٰهُمَّ إِنِّى أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِى دِينِى وَدُنْيَاىَ وَأَهْلِى وَمَالِى اللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِى. وَقَالَ عُثْمَانُ عَوْرَاتِى وَآمِنْ رَوْعَاتِى اللّٰهُمَّ احْفَظْنِى مِنْ بَيْنِ يَدَىَّ وَمِنْ خَلْفِى وَعَنْ

يَـمِيـنِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي .)) [1]

''اور جبیر بن ابی سلیمان بن جبیر بن مطعم رحمہ اللہ سے روایت ہے، انہوں نے سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا اور وہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح و شام مندرجہ ذیل دعائیں ضرور پڑھتے تھے: ''اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي اللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِي'' ''اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میں اپنے دین، اپنی دنیا، اپنے اہل اور اپنے مال میں تجھ سے معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میری پردے والی چیزوں پر پردہ ڈال دے۔'' اور عثمان (راوی) نے کہا: ''عَوْرَاتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي اللّٰهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي'' میرے عیبوں پر اور میری گھبراہٹوں کو امن میں رکھ۔ اے اللہ! میرے سامنے سے، میرے پیچھے سے، میری دائیں طرف سے، میری بائیں طرف سے اور میرے اوپر سے میری حفاظت کر اور اس بات سے میں تیری عظمت کی پناہ چاہتا ہوں کہ اچانک اپنے نیچے سے ہلاک کیا جاؤں۔''

صبح و شام سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ پڑھنے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴾ (الحدید : 1)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ کا پاک ہونا بیان کیا ہر اس چیز نے جو آسمانوں

[1] سنن ابی داود، کتاب الأدب، رقم : 5074۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

اور زمین میں ہے اور وہی سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے۔''

حدیث:16

((وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ قَالَ حِینَ یُصْبِحُ وَحِینَ یُمْسِی سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ یَاْتِ اَحَدٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْ زَادَ عَلَیْهِ .)) [1]

''اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی صبح و شام سو سو مرتبہ ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ'' پڑھ لے تو قیامت کے دن، اعمال میں اس سے بڑھ کر کوئی شخص نہیں ہوگا، سوائے اس شخص کے جو اس طرح سو سو مرتبہ ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ'' پڑھے یا اس سے زیادہ پڑھے۔''

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهٖ کی فضیلت

حدیث:17

((وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهٖ غُرِسَتْ لَهٗ نَخْلَةٌ فِی الْجَنَّةِ .)) [2]

''اور سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی ''سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهٖ'' پڑھتا ہے اس کے لیے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔''

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم: 6843.

[2] سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم: 3464۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کی فضیلت

حدیث:18

((وَعَنْ أَبِی مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَآنِ أَوْ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ وَالصَّلٰوةُ نُورٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَآءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَّكَ أَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو فَبَايِعٌ نَفْسَهٗ فَمُعْتِقُهَا أَوْ مُوبِقُهَا .)) [1]

''اور سیّدنا ابومالک الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پاکیزگی نصف ایمان ہے اور ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' ترازو کو بھر دیتا ہے اور سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ'' ترازو کو بھر دیتے ہیں یا فرمایا: آسمانوں اور زمین کے درمیانی حصے کو بھر دیتے ہیں۔ اور نماز (دنیا میں حق کی رہنمائی اور آخرت میں پل صراط سے گزرتے وقت) نور ہے اور صدقہ برہان (دلیل) ہے (کہ ادا کرنے والا مؤمن ہے) اور صبر روشنی ہے اور قرآن (عمل کی صورت میں) تیرے لے دلیل ہے یا (عمل نہ کرنے کی صورت میں) تیرے خلاف دلیل ہے ہر ایک صبح صبح اپنے کام پر نکلنے والا اور وہ اپنے نفس کا سودا کرنے والا ہے۔ پس اسے (عذاب سے) آزاد کرنے والا ہے یا اس کو (اللہ کی رحمت سے محروم کر کے) ہلاک کرنے والا ہے۔''

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الطهارة، رقم: 534.

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ کی فضیلت

حدیث: 19

((وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيْلَتَانِ فِی الْمِيْزَانِ، حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ.)) [1]

''اور سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''دو کلمے ایسے ہیں جو اللہ تبارک وتعالیٰ کو بہت ہی پسند ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں اور قیامت کے دن اعمال کی ترازو میں بوجھل اور باوزن ہوں گے وہ کلمات یہ ہیں ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔''

حدیث: 20

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ مَرْفُوْعًا: مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ وَحِيْنَ يُمْسِیْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَفْضَلِ مِمَّا جَاءَ بِهٖ إِلَّا أَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ زَادَ.)) [2]

''اور سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی صبح وشام سو سو مرتبہ ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ'' پڑھ لے، قیامت کے دن اعمال میں اس سے بڑھ کر کوئی شخص نہیں ہوگا، سوائے اس شخص کے جو اس کی طرح (سو سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ) پڑھے یا اس سے زیادہ پڑھے۔''

---

[1] صحيح بخاری، كتاب الدعوات، رقم: 6682.

[2] صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، رقم: 6843.

تسبیح وتحمید وتہلیل اور تکبیر کی فضیلت

حدیث: 21

((عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: لأَنْ أَقُولَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اكْبَرُ، أَحَبُّ إِلَىَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ.)) [1]

''اورسیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے نزدیک سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھنا ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے۔''

حدیث: 22

((وَعَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِىٌّ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ عَلِّمْنِى كَلامًا اَقُولُهٗ قَالَ: قُلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لا شَرِيكَ لَهٗ اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ قَالَ فَهٰؤُلَآءِ لِرَبِّى فَمَا لِى قَالَ قُلْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِى وَارْحَمْنِى وَاهْدِنِى وَارْزُقْنِى.)) [2]

''اور سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا، ایک دیہاتی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا، مجھے ایسی بات سکھلائیں جو میں کہتا رہوں۔ آپ نے فرمایا: یہ کہا کر: "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم: 6847.

[2] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم: 6848.

وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ" اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے، اس کی کبریائی ہے۔ سب سے زیادہ تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، اللہ کے لیے پاکیزگی ہے جو جہانوں کا رب ہے۔ گناہ سے بچنے کی توفیق اور نیکی کرنے کی قوت اللہ ہی سے حاصل ہوتی ہے جو غالب حکمتوں والا ہے۔" اس نے کہا، یہ سب باتیں تو میرے رب کے لیے ہیں میرے لیے کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي" اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت سے نواز اور مجھے رزق دے۔"

تسبیح وتحمید وتہلیل اور تکبیر کی مزید فضیلت

حدیث :23

((وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ، أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالْأُجُورِ، يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي، وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ، وَيَتَصَدَّقُونَ بِفُضُولِ أَمْوَالِهِمْ، قَالَ: أَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مَا تَصَّدَّقُونَ؟ إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةً، وَكُلِّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةً، وَكُلِّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةً، وَكُلِّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةً، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ، وَفِي بُضْعِ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَيَأتِي أَحَدُنَا شَهْوَتَهُ وَيَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ؟ قَالَ: أَرَأَيْتُمْ لَوْ

وَضَعَهَا فِی حَرَامٍ أَكَانَ عَلَيْهِ فِيهَا وِزْرٌ؟ فَكَذَالِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِی الْحَلَالِ كَانَ لَهٗ أَجْرٌ .)) [1]

''اور سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کچھ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! اجروثواب تو مال ودولت والے لوگ لے گئے، وہ بھی ویسے ہی نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں، وہ بھی اسی طرح روزے رکھتے ہیں جیسے ہم رکھتے ہیں، لیکن وہ اپنے زائد مالوں سے صدقہ وخیرات کردیتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے کچھ نہیں رکھا جوتم صدقہ کرو؟ یقیناً ہر تسبیح (سبحان اللہ کہنا) صدقہ ہے، ہر تکبیر (اللہ اکبر کہنا) صدقہ ہے، ہر تحمید (الحمدللہ کہنا) صدقہ ہے، ہر تہلیل (لاالٰہ الااللہ کہنا) صدقہ ہے، نیکی کا حکم دینا صدقہ دینا ہے، برائی سے روکنا صدقہ ہے اور تم میں سے کسی کا اپنی بیوی سے جماع کرنا بھی صدقہ کرنا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم میں سے کوئی اپنی شہوت کو پورا کرے تو اسے اس پر بھی اجر وثواب ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر وہ اسے (شرمگاہ کو) حرام جگہ میں رکھے تو کیا اس پر گناہ ہوگا؟ ایسے ہی جب اسے حلال میں رکھے تو اس کے لیے اجر ہے۔''

کلمہ توحید لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی فضیلت

حدیث: 24

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ

[1] صحيح مسلم، كتاب الزكاة، رقم: 1006.

عَلَـى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ . فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ، كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ، وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ، وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذَلِكَ حَتَّى يُمْسِيَ، وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ، إِلَّا أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ .)) [1]

''اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دن بھر میں سو مرتبہ یہ دعا پڑھے گا: ''لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ'' ''نہیں ہے کوئی معبود، سوا اللہ تعالیٰ کے، اس کا کوئی شریک نہیں، ملک اسی کا ہے اور تمام تعریف اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔'' تو اسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا۔ سو نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھی جائیں گی اور سو برائیاں اس سے مٹا دی جائیں گی۔ اس روز دن بھر یہ دعا شیطان سے اس کی حفاظت کرتی رہے گی۔ تا آنکہ شام ہو جائے اور کوئی شخص اس سے بہتر عمل لے کر نہ آئے گا، مگر جو اس سے بھی زیادہ یہ کلمہ پڑھ لے۔''

ہر روز دس مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھنے کی فضیلت

حدیث: 25

((وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْن قَالَ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

[1] صحيح بخاری، كتاب بدء الخلق، رقم: 3293.

عَشْرَ مِرَارٍ كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ اَرْبَعَةَ اَنْفُسٍ مِنْ وُلْدِ اِسْمَاعِيْلَ .)) ❶

''اورعمرو بن میمون کہتے ہیں، جس نے دس مرتبہ یہ کلمات ''لَا إِلَـهَ إِلَّا اللّٰـهُ وَحْـدَهُ لَا شَـرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ ، وَلَهُ الْحَمْدُ ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَـىْءٍ قَـدِيرٌ'' کہے تو اس کا یہ عمل اس شخص کی طرح ہے جس نے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کیے۔''

لا الہ الا اللہ کہنے سے مال و جان محفوظ ہو جاتا ہے

حدیث: 26

((وَعَـنْ أَبِـى مَالِكٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ، يَـقُوْلُ: مَنْ وَحَّدَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللّٰهِ ، حَرُمَ مَالُهُ ، وَدَمُهُ ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ .)) ❷

''اور سیدنا ابو مالک رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جو شخص اللہ تعالیٰ کو ایک مان لے اور ان تمام معبودانِ باطلہ کا انکار کر دے کہ اللہ کو چھوڑ کر جن کی پرستش کی جاتی ہے، تو اس کا مال اور خون حرام ہو گیا اور اس کا حساب اللہ کے ذِمے ہے۔''

حدیث: 27

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما : أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ الـنَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوا أَنْ لَّا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ

---

❶ صحيح مسلم ، كتاب الذكر والدعاء ، رقم : 6844 .

❷ صحيح مسلم ، كتاب الايمان ، رقم : 23 .

وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ، فَإِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَائَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ.)) ❶

''اور سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے (اللہ کی طرف سے) حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے جنگ کروں اس وقت تک کہ وہ اس بات کا اقرار کرلیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے رسول ہیں اور نماز ادا کرنے لگیں اور زکوٰۃ دیں، جس وقت وہ یہ کرنے لگیں گے تو (وہ لوگ) مجھ سے اپنے جان و مال کو محفوظ کرلیں گے، سوائے اسلام کے حق کے۔ (رہا ان کے دل کا حال تو) ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔''

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا اقرار کرنا شفاعت کا باعث ہے

حدیث: 28

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّهُ قَالَ: قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَنْ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْ لَّا يَسْأَلَنِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَحَدٌ أَوَّلُ مِنْكَ لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيثِ، أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، خَالِصًا مِنْ قَلْبِهِ أَوْ نَفْسِهِ.)) ❷

''اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! قیامت کے دن آپ کی شفاعت سے سب سے زیادہ سعادت کسے ملے

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الايمان، رقم: 25.

❷ صحيح بخاری، كتاب الايمان، رقم: 99.

گی؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابو ہریرہ! مجھے یقین تھا کہ تم سے پہلے کوئی اس کے بارے میں مجھ سے دریافت نہیں کرے گا۔ کیونکہ میں نے حدیث کے متعلق تمہاری حرص دیکھ لی تھی۔ سنو! قیامت میں سب سے زیادہ فیض یاب میری شفاعت سے وہ شخص ہوگا، جو سچے دل سے یا سچے جی سے ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' کہے گا۔''

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے والا ہر شخص جہنم سے نکل آئے گا

حدیث: 29

((وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ شَعِيرَةٍ مِنْ خَيْرٍ، وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ بُرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ، وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ.)) [1]

''اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے ''لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ'' کہہ لیا اور اس کے دل میں جَو (کے دانے کے) برابر بھی (ایمان) ہے تو وہ (ایک نہ ایک دن) دوزخ سے ضرور نکلے گا اور دوزخ سے وہ شخص (بھی) ضرور نکلے گا جس نے کلمہ پڑھا اور اس کے دل میں گندم کے دانہ کے برابر خیر ہے اور دوزخ سے وہ (بھی) نکلے گا جس نے کلمہ پڑھا اور اس کے دل میں اک ذرہ برابر بھی خیر ہے۔''

[1] صحیح بخاری، کتاب الایمان، رقم: 44.

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ کی گواہی کی فضیلت

حدیث: 30

((وَعَنْ عُبَادَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ، وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ، وَرُوحٌ مِنْهُ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ.)) [1]

''اور سیّدنا عبادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں، وہ وحدہ لاشریک ہے اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اور یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام اس کے بندے اور رسول ہیں اور اس کا کلمہ ہیں، جسے پہنچا دیا تھا اللہ نے مریم تک اور ایک روح ہیں اس کی طرف سے اور یہ کہ جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے تو اس نے جو بھی عمل کیا ہوگا (آخر) اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔''

کئی گنا ذکر کرنے سے زیادہ فضیلت والے کلمات

حدیث: 31

((وَعَنْ جُوَيْرِيَةَ رضی اللہ عنہا: أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِينَ صَلَّى الصُّبْحَ، وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ أَضْحَى،

[1] صحیح بخاری، کتاب أحادیث الانبیاء، رقم: 3435.

وَهِـىَ جَالِسَةٌ ، فَقَالَ: مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِى فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا؟ قَـالَـتْ: نَعَمْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَـقَـدْ قُـلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ، ثَلاَثَ مَـرَّاتٍ ، لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ ، وَرِضَا نَفْسِهِ ، وَزِنَةَ عَرْشِهِ ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ .)) [1]

''اور اُم المومنین سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ (ایک دِن) نبی ﷺ صبح کے وقت ان کے پاس سے نکلے جب انہوں نے صبح کی نماز پڑھی، اور وہ (ابھی تک) اپنی نماز کی جگہ پر ہی تھیں کہ آپ دن چڑھنے کے بعد لوٹ آئے۔ جویریہ رضی اللہ عنہا بیٹھی ہوئی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم ابھی تک اسی حالت میں ہو جس میں تجھے میں چھوڑ کر گیا تھا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: میں نے تیرے بعد چار کلمات تین مرتبہ کہے ہیں ، اگر ان کا وزن آج تیرے اب تک کہے گئے کلمات سے کیا جائے تو یہ بھاری ہو جائیں گے (وہ کلمات یہ ہیں:)سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ ، وَرِضَا نَفْسِهِ ، وَزِنَةَ عَرْشِهِ ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ ''اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ، اپنی مخلوق کی تعداد کے برابر، اپنے نفس کی رضا مندی کے برابر، اور اپنے عرش کے وزن کے برابر اور اپنے کلمات کی سیاہی کے برابر۔''

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَ لَوْ لَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم: 2726.

بِاللّٰهِ﴾ (الكهف : 39)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جب تو اپنے باغ میں داخل ہوا تو کیوں نہ کہا: ماشاء اللہ، لاقوۃ الا باللہ (جو اللہ نے چاہا، کوئی قوت نہیں مگر اللہ کی مدد سے)؟''

حدیث: 32

((وَعَنْ أَبِيْ مُوْسَى قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَكُنَّا إِذَا عَلَوْنَا كَبَّرْنَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَيُّهَا النَّاسُ! ارْبَعُوْا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا وَلٰكِنْ تَدْعُوْنَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ثُمَّ أَتَى عَلَيَّ وَأَنَا أَقُوْلُ فِيْ نَفْسِيْ . لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ! قُلْ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَإِنَّهَا كَنْزٌ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ۔ أَوْ قَالَ:۔ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ هِيَ كَنْزٌ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ؟ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ .))[1]

''اور سیّدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے جب ہم کسی بلند جگہ پر چڑھتے تو تکبیر کہتے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''لوگو! اپنے اوپر رحم کرو، تم کسی بہرے یا غائب خدا کو نہیں پکارتے ہو تم تو اس ذات کو پکارتے ہو جو بہت زیادہ سننے والا، بہت زیادہ دیکھنے والا ہے۔'' پھر نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ میں اس وقت زیر لب کہہ رہا تھا ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ '' نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''عبداللہ بن قیس کہو ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ '' کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ

[1] صحيح بخاری، كتاب الدعوات، رقم : 6384.

ہے"، یا نبی کریم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: "کیا میں تمہیں ایک ایسا کلمہ نہ بتا دوں جو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ"

سوتے وقت سورہ بقرہ کی آخری آیتیں پڑھنے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ٭ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝۲۸۵ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ عَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَ اعْفُ عَنَّا ٝ وَ اغْفِرْ لَنَا ٝ وَ ارْحَمْنَا ٝ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝۲۸۶﴾ (البقرة: 285، 286)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "رسول (ﷺ) اس (ہدایت) پر ایمان لائے ہیں جو ان کے رب کی طرف سے ان پر نازل کی گئی ہے اور سارے مومن بھی، سب اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں۔ (وہ کہتے ہیں:) ہم اس کے رسولوں میں سے کسی ایک میں بھی فرق نہیں کرتے اور وہ کہتے ہیں: ہم نے (حکم) سنا اور اطاعت کی، اے ہمارے رب! ہم تیری بخشش چاہتے ہیں اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔ اللہ کسی کو اس کی برداشت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا، کسی شخص نے جو نیکی کمائی اس کا پھل اسی کے لیے ہے اور جو اس نے برائی کی اس کا وبال بھی اسی پر ہے۔ اے ہمارے رب! اگر ہم سے بھول چوک ہو جائے تو ہماری گرفت نہ کر۔ اے

ہمارے رب! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جو تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے ہمارے رب! جس بوجھ کو اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں وہ ہم سے نہ اٹھوا اور ہم سے درگزر فرما اور ہمیں بخش دے، اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا کارساز ہے، پس تو کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔''

حدیث: 33

((وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ مَرْفُوْعًا: مَنْ قَرَأَ بِالْآیَتَیْنِ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِیْ لَیْلَةٍ کَفَتَاهُ .)) [1]

''اور سیّدنا ابومسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے رات کو سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھ لیں وہ اسے ہر آفت سے بچانے کے لیے کافی ہو جائیں گی۔''

سوتے وقت سورۂ الکافرون پڑھنے کی فضیلت

حدیث: 34

((وَعَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لِنَوْفَلٍ: اِقْرَأْ قُلْ یَآ اَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ ثُمَّ نَمْ عَلٰی خَاتِمَتِهَا فَاِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ .)) [2]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، رقم: 5008، 5009.

[2] سنن ابی داوٗد، کتاب الادب، رقم: 5055، سنن ترمذی، رقم: 2643۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

''اور جناب فروہ بن نوفل اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سیّدنا نوفل رضی اللہ عنہ سے فرمایا: سوتے وقت ﴿قُلْ يَاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ پڑھا کرو، اس لیے کہ وہ شرک سے بری کرنے والی ہے۔''

سوتے وقت تسبیح، تحمید اور تکبیر کی فضیلت

حدیث :35

((وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ ، أَنَّ فَاطِمَةَ علیہا السلام اشْتَكَتْ مَا تَلْقَى مِنَ الرَّحَى مِمَّا تَطْحَنُ ، فَبَلَغَهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أُتِيَ بِسَبْيٍ ، فَأَتَتْهُ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَلَمْ تُوَافِقْهُ ، فَذَكَرَتْ لِعَائِشَةَ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ عَائِشَةُ لَهُ ، فَأَتَانَا وَقَدْ دَخَلْنَا مَضَاجِعَنَا ، فَذَهَبْنَا لِنَقُومَ فَقَالَ: عَلَى مَكَانِكُمَا ، حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِي فَقَالَ: أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَاهُ ، إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا فَكَبِّرَا اللّٰهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ ، وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ ، وَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ ، فَإِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ لَكُمَا مِمَّا سَأَلْتُمَاهُ .)) [1]

''اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو چکی پیسنے کی بہت تکلیف ہوتی۔ پھر انہیں معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے ہیں۔ اس لیے وہ بھی ان میں سے ایک لونڈی یا غلام کی درخواست لے کر حاضر ہوئیں لیکن رسول اکرم ﷺ موجود نہیں تھے۔ وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کے متعلق کہہ کر

[1] صحیح بخاری، کتاب فرض الخمس، رقم: 3113.

(واپس) چلی آئیں۔ پھر جب نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کے سامنے ان کی درخواست پیش کر دی۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اسے سن کر رسول اکرم ﷺ ہمارے یہاں (رات ہی کو) تشریف لائے۔ جب ہم اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے (جب ہم نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا) تو ہم لوگ کھڑے ہونے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا: جس طرح ہو ویسے ہی لیٹے رہو۔ (پھر آپ ﷺ میرے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بیچ میں بیٹھ گئے اور اتنے قریب ہو گئے کہ) میں نے آپ ﷺ کے دونوں قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے پر پائی۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو کچھ تم لوگوں نے (لونڈی یا غلام) مانگے ہیں، میں تمہیں اس سے بہتر بات کیوں نہ بتاؤں، جب تم دونوں اپنے بستر پر لیٹ جاؤ (تو سونے سے پہلے) اَللّٰهُ اَكْبَرُ 34 مرتبہ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ 33 مرتبہ اور سُبْحَانَ اللّٰهِ 33 مرتبہ پڑھ لیا کرو، یہ عمل بہتر ہے اس سے جو تم دونوں نے مانگا ہے۔''

بچوں کے لیے نیند وغیرہ سے قبل اللہ سے پناہ مانگنا

حدیث: 36

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَيَقُولُ: إِنَّ أَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ، أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ.))[1]

[1] صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، رقم: 3371.

''اور سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا حسن وحسین رضی اللہ عنہما کے لیے پناہ طلب کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ''تمہارا بزرگ دادا (ابراہیم علیہ السلام) بھی ان کلمات کے ذریعہ اللہ کی پناہ اسماعیل اور اسحاق علیہما السلام کے لیے مانگا کرتے تھے:''أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ'' میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے پورے پورے کلمات کے ذریعہ ہر ایک شیطان سے اور ہر زہریلے جانور سے اور ہر نقصان پہنچانے والی نظرِ بد سے۔''

سوتے وقت اور بیداری میں گھبراہٹ کی دُعا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ قُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ۙ﴿۹۷﴾ وَ اَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ﴿۹۸﴾﴾ (المؤمنون : 97، 98)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور آپ کہیں: اے میرے رب! میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اور اے میرے رب! میں (اس سے بھی) تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس حاضر ہوں۔''

حدیث: 37

((وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْفَزَعِ كَلِمَاتٍ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يُعَلِّمُهُنَّ مَنْ عَقَلَ مِنْ بَنِيهِ وَمَنْ لَمْ يَعْقِلْ كَتَبَهُ فَأَعْلَقَهُ عَلَيْهِ .)) [1]

[1] سنن ابی داوٗد، کتاب الطب، رقم : 3893، سنن ترمذی، رقم : 3528۔ محدث البانی اور علی بن عبداللہ مغربی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

''اور جناب عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ گھبراہٹ کے وقت ان کو یہ کلمات سکھاتے تھے: ''أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونَ'' میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے پورے پورے کلمات کے ذریعے سے اس کے غضب اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیطانوں کے وسوسوں سے اور اس سے کہ وہ میرے پاس آجائیں۔ اور سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اپنے سمجھدار بچوں کو یہ کلمات سکھا دیا کرتے تھے اور ناسمجھ بچوں کے گلے میں لکھ کر ڈال دیتے۔''

رات کو آنکھ کھلتے یا نیند سے بیدار ہوتے وقت ذکر کرنا

حدیث: 38

((وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، ثُمَّ: قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي أَوْ دَعَا اسْتُجِيبَ لَهُ، فَإِنْ تَوَضَّأَ وَصَلَّى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ.)) [1]

''اور سیّدنا عبادہ بن صامت نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص رات کو بیدار ہو کر یہ دعا پڑھے: ''لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ

[1] صحیح بخاری، کتاب التهجد، رقم: 1154.

الْـمُـلْكُ وَلَـهُ الْـحَـمْـدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسُبْـحَانَ اللّٰهِ ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِـالـلّٰهِ" ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ، وہ اکیلا ہے ، اس کا کوئی شریک نہیں ملک اسی کے لیے ہے اور تمام تعریفیں بھی اسی کے لیے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں ، اللہ کی ذات پاک ہے ، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے ، اللہ کی مدد کے بغیر نہ کسی کو گناہوں سے بچنے کی طاقت ہے نہ نیکی کرنے کی ہمت۔'' پھر یہ پڑھے: اے اللہ ! میری مغفرت فرما۔ یا یہ کہا کہ کوئی دعا کرے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔ پھر اگر اس نے وضو کیا اور نماز پڑھی تو نماز بھی مقبول ہوتی ہے۔''

آخر رات میں ذکر کرنے اور نماز پڑھنے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝﴾ (السجدة : 16)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''ان کے پہلو بستروں سے جدا رہتے ہیں ، وہ اپنے رب کو ڈرتے ہوئے اور طمع کرتے ہوئے پکارتے ہیں اور ہم نے انھیں جو کچھ دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔''

حدیث: 39

((وَعَـنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ ﷛ ، أَنَّـهُ سَـمِعَ النَّبِيَّ ﷺ ، يَقُوْلُ: أَقْـرَبُ مَـا يَـكُـونُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ الْآخِرِ ، فَـإِنْ اسْـتَـطَـعْـتَ أَنْ تَـكُـونَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللّٰهَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ

فَكُنْ .))❶

''اور سیدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا: بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب رات کے آخری حصے میں ہوتا ہے، سو اگر تو اس وقت اللہ کا ذِکر کرنے والوں میں شامل ہو سکے تو ہو جا۔''

مجلس سے اٹھتے وقت کلمات پڑھنے والے کی فضیلت

حدیث :40

((وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلٰـهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ، فَإِن قَالَهَا فِى مَجْلِسِ ذِكْرٍ كَانَتْ كَالطَّابِعِ يُطْبَعُ عَلَيْهِ، وَمَنْ قَالَهَا فِى مَجْلِسِ لَغْوٍ كَانَتْ كَفَّارَةً لَهُ .))❷

''اور سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے (یہ کلمات) پڑھے: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ ''اللہ تعالیٰ اپنی تعریف کے ساتھ بہت پاک ہے، اے اللہ تو اپنی حمد وستائش کے ساتھ

---

❶ سنن الترمذی، کتاب الدعوات، رقم: 3579، صحیح مسلم، رقم: 832.

❷ المستدرك للحاكم: 537/1، صحيح الجامع الصغير للألبانی، 643، سلسلة الأحاديث الصحيحة، رقم: 81.

بہت پاک ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، میں تجھ سے مغفرت کا طلبگار ہوں اور تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں۔'' سو اگر وہ انہیں کسی ذکر کی مجلس میں پڑھے تو یہ (عمل) مہر کے مانند ہوگا جو اس پر لگا دی جاتی ہے اور جو کسی فضول گفتگو کی مجلس میں پڑھ لے تو یہ اس کے لیے کفارہ ہو جائیں گے۔''



اربعین فضائل درود وسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمام رسولوں علیہم السلام پر درود شریف پڑھنے کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ وَ سَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝﴾ (الصافات : 180- 182)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”پاک ہے تیرا رب، عزت کا رب، ان باتوں سے جو وہ بیان کرتے ہیں۔ اور سلام ان پر جو بھیجے گئے۔ اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔“

حدیث: 1

((عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا سَلَّمْتُمْ عَلَيَّ فَسَلِّمُوْا عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ، فَإِنَّمَا أَنَا رَسُوْلٌ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ.)) [1]

”جناب قتادہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جب مجھ پر سلام بھیجو، دوسرے نبیوں پر بھی سلام بھیجو کیونکہ میں بھی منجملہ اور رسولوں میں سے ایک رسول ہوں۔“

مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت درود وسلام پڑھنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝﴾ (الاحزاب : 56)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں، اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اس پر صلوٰۃ بھیجو اور سلام بھیجو، خوب سلام بھیجنا۔“

---

[1] تفسیر ابن کثیر : 441/4، تفسیر الطبری : 137/23- ابن کثیر نے کہا کہ یہ حدیث مسند میں بھی مروی ہے۔

حدیث:2

((وَعَنْ فَاطِمَةَ رضی اللہ عنہا بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَقُوْلُ: بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي، وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ. وَإِذَا خَرَجَ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ.)) [1]

''اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ ﷺ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو فرماتے: ''بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ، وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ'' اللہ کے نام سے مسجد میں داخل ہوتا ہوں اللہ کے رسول پر سلام ہو، اے اللہ! میرے گناہ معاف فرما اور اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ اور جب مسجد سے باہر نکلتے تو یہ کلمات ادا فرماتے: ''بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ'' اللہ کے نام سے مسجد سے نکلتا ہوں اللہ کے رسول پر سلام ہو، اے اللہ! میرے گناہ معاف فرما اور اپنے فضل کے دروازے میرے لیے کھول دے۔''

دعا کے وقت صرف درود وسلام پڑھنا

حدیث:3

((وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ: إِنِّي

[1] سنن ابن ماجه، كتاب المساجد والجماعة، رقم: 771۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

أُكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِي؟ قَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ: الرُّبُعَ، قَالَ: مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ. قُلْتُ: النِّصْفَ، قَالَ: مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ. قُلْتُ فَالثُّلُثَيْنِ، قَالَ: مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ. قُلْتُ: أَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا قَالَ: إِذًا تُكْفَى هَمَّكَ وَيُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ.)) [1]

''اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجتا ہوں اپنی دعا میں سے کتنا وقت درود کے لیے وقف کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جتنا تو چاہے۔ میں نے عرض کیا: ایک چوتھائی صحیح ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جتنا تو چاہے، لیکن اگر اس سے زیادہ کرے تو تیرے لیے اچھا ہے۔ میں نے عرض کیا، نصف وقت مقرر کردوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جتنا تو چاہے لیکن اگر اس سے زیادہ کرے تو تیرے لیے اچھا ہے۔ میں نے عرض کیا: دو تہائی مقرر کردوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جتنا تو چاہے، لیکن اگر زیادہ کرے تو تیرے لیے ہی بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا: میں اپنی دعا کا سارا وقت درود کے لیے وقف کرتا ہوں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ تیرے سارے دکھوں اور غموں کے لیے کافی ہوگا اور تیرے گناہوں کی بخشش کا باعث ہوگا۔''

درود وسلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیا جاتا ہے

حدیث: 4

((وَعَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنَّ مِنْ

[1] سنن ترمذی، رقم: 2457، سلسلة الصحيحة، رقم: 954.

أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ ، وَفِيهِ قُبِضَ ، وَفِيهِ النَّفْخَةُ ، وَفِيهِ الصَّعْقَةُ ، فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ ، قَالَ ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرِمْتَ؟ قَالَ: يَقُولُونَ بَلِيتَ ، فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ .))[1]

''اور حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب دنوں میں سے جمعہ کا دن افضل ہے اسی روز آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے ، اسی روز ان کی روح قبض کی گئی ، اسی روز صور پھونکا جائے گا ، اسی روز اُٹھنے کا حکم ہوگا لہٰذا اس روز مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو تمھارا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کی ہڈیاں بوسیدہ ہو چکی ہوں گی یا یوں کہا کہ آپ ﷺ کا جسم مبارک مٹی میں جل چکا ہوگا تو پھر ہمارا درود آپ ﷺ کے سامنے پیش کیسے کیا جائے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے انبیاء (علیہم السلام) کے اجسام زمین پر حرام کر دیے ہیں۔''

جمعہ کے دن کثرت سے درود وسلام پیش کرنا

حدیث :5

((وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَكْثِرُوْا الصَّلَاةَ عَلَيَّ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهٗ لَيْسَ يُصَلِّ عَلَيَّ اَحَدٌ

[1] سنن ابی داوٗد، رقم : 1047 ، سنن ابن ماجة رقم : 1085 ، صحيح ابن خزيمة ، رقم : 1733۔ ابن خزیمہ اور محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهُ .)) [1]

''اور حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے روز مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو، جو آدمی جمعہ کے روز مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود وسلام پڑھنے کی فضیلت

حدیث:6

((وَعَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اَكْثِرُوْا الصَّلَاةَ عَلَيَّ فَاِنَّ اللّٰهَ وَكَّلَ بِیْ مَلَكًا عِنْدَ قَبْرِیْ فَاِذَا صَلّٰى عَلَيَّ رَجُلٌ مِنْ اُمَّتِیْ قَالَ لِیْ ذٰلِكَ الْمَلَكُ: يَا مُحَمَّدُ اِنَّ فُلَانَ ابْنَ فُلَانٍ صَلّٰى عَلَيْكَ السَّاعَةَ .)) [2]

''اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔ اللہ تعالیٰ میری قبر پر ایک فرشتہ مقرر فرمائے گا جب بھی میرا کوئی اُمتی مجھ پر درود بھیجے گا، تو یہ فرشتہ مجھے کہے گا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! فلاں بن فلاں نے فلاں وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا ہے۔''

دعا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھنے کا بیان

حدیث:7

((وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَاعِدٌ إِذْ

[1] صحيح الجامع الصغير، رقم: 1219.
[2] سلسلة الأحاديث الصحيحه، رقم: 530.

دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: عَجِلْتَ أَيُّهَا الْمُصَلِّي، إِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدْ اللّٰهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ. قَالَ: ثُمَّ صَلَّى رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَيُّهَا الْمُصَلِّي ادْعُ تُجَبْ.)) [1]

''اور حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک روز رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی (مسجد میں) آیا، نماز پڑھی اور دعا کرنے لگا: یا اللہ مجھے معاف فرما، مجھ پر رحم کر۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے آدمی تو نے (دعا مانگنے میں) جلدی کی، جب نماز پڑھو اور دعا کے لیے بیٹھو تو اللہ تعالیٰ کے شایان شان حمد وثنا کرو پھر مجھ پر درود بھیجو، پھر اپنے لیے دعا کرو۔ فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک دوسرے آدمی نے نماز پڑھی (نماز کے بعد) اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی، نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجا، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے نمازی! دعا کر تیری دعا قبول کی جائے گی۔''

رسول اللہ ﷺ پر صبح وشام درود وسلام بھیجنے کا بیان

حدیث: 8

((وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ حِينَ يُصْبِحُ عَشْرًا وَحِينَ يُمْسِي عَشْرًا اَدْرَكَتْهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَة.)) [2]

[1] صحيح سنن ترمذى، رقم: 3476، صحيح أبوداؤد، رقم: 1331.

[2] صحيح الجامع الصغير، رقم: 6233.

''اور حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام کے وقت مجھ پر درود بھیجا اسے روز قیامت میری سفارش حاصل ہوگی۔''

ہر مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجنا

حدیث:9

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: لَا تَتَّخِذُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا وَلَا تَجْعَلُوْا بُیُوْتَكُمْ قُبُوْرًا وَحَیْثُمَا كُنْتُمْ فَصَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِیْ.))[1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری قبر کو میلہ نہ بناؤ اور نہ ہی اپنے گھروں کو قبرستان بناؤ، تم جہاں کہیں بھی ہو مجھ پر درود بھیجتے رہو۔ تمھارا درود مجھے پہنچا دیا جاتا ہے۔''

نماز جنازہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھنا

حدیث:10

((وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّ السُّنَّةَ فِی الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ اَنْ یُكَبِّرَ الْاِمَامُ ثُمَّ یَقْرَاُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ بَعْدَ التَّكْبِیْرَةِ الْاُوْلٰى سِرًّا فِیْ نَفْسِهٖ ثُمَّ یُصَلِّیْ عَلَى النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَیُخَلِّصَ الدُّعَاءَ لِلْجَنَازَةِ فِی التَّكْبِیْرَاتِ

[1] مسند أحمد: 367/2، سنن ابی داوٗد، رقم: 2042، مجمع الزوائد: 4/3۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

وَلا يَقْرَأُ فِي شَيْءٍ مِنْهُنَّ ثُمَّ يُسَلِّمْ سِرًّا فِي نَفْسِهِ .)) [1]

''اور حضرت ابو امامہ بن سہل رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ نماز جنازہ میں امام کا پہلی تکبیر کے بعد خاموشی سے سورۃ فاتحہ پڑھنا (پھر دوسری تکبیر کے بعد) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا پھر (تیسری تکبیر کے بعد) خلوص دل سے میت کے لیے دعا کرنا اوران تکبیرات میں قراءت نہ کرنا (چوتھی تکبیر کے بعد) آہستہ سلام پھیرنا سنت ہے۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام نہ بھیجنے والا بخیل

حدیث: 11

((وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اَلْبَخِيْلُ الَّذِيْ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ .)) [2]

''اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ میرے اوپر درود نہ بھیجے وہ بخیل ہے۔''

حدیث: 12

عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: إِنَّ أَبْخَلَ النَّاسِ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَه، فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ .)) [3]

---

[1] مسند الشافعی، رقم: 588، مصنف ابن ابی شیبة، رقم: 113799، مصنف عبد الرزاق، رقم: 6428، مستدرك حاكم: 360/1، حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] سنن ترمذی، باب قول رسول الله رغم أنف رجل، رقم: 3545، المشكاة، رقم: 933۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[3] فضل الصلاة على النبی للالبانی، رقم: 37۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

''اور حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں سے بخیل ترین آدمی وہ ہے جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ میرے اوپر دُرود نہ بھیجے۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجنے والوں کے لیے وعید

حدیث: 13

((وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: اُحْضِرَ الْمِنْبَرُ فَحَضَرْنَا فَلَمَّا ارْتَقَى الدَّرَجَةَ قَالَ: آمِيْنَ ثُمَّ ارْتقى الدَّرَجَةَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ: آمِيْنَ، ثُمَّ ارْتقى الدَّرَجَةَ الثَّالِثَةَ قَالَ: آمِيْنَ، فَلَمَّا فَرَغَ نَزَلَ عَنِ الْمِنبَرِ قَالَ: فَقُلْنَا لَهٗ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لَقَدْ سَمِعْنَا مِنْكَ الْيَوْمَ شَيْئًا مَا كُنَّا نَسْمَعُهٗ، قَالَ: اِنَّ جِبْرِيْلَ عَرَضَ لِيْ فَقَالَ: بَعُدَ مَنْ اَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهٗ، فَقُلْتُ: آمِيْنَ، فَلَمَّا رَقِيْتُ الثَّانِيَةَ قَالَ: بَعُدَ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ فَقُلْتُ: آمِيْنَ، فَلَمَّا رَقِيْتُ الثَّالِثَةَ قَالَ: بَعُدَ مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ الْكِبَرَ اَوْ اَحَدَهُمَا فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ، فَقُلْتُ: آمِيْنَ.))[1]

''اور حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر لانے کا حکم دیا اور ہم منبر لائے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی سیڑھی پر چڑھے تو فرمایا: آمین۔ پھر دوسری سیڑھی پر چڑھے تو فرمایا: آمین۔ پھر تیسری سیڑھی پر چڑھے تو فرمایا: آمین۔ خطبہ سے فارغ ہونے کے بعد جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لائے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: آج آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم نے ایسی

[1] مستدرك حاكم، رقم: 7338، صحيح مسلم، كتاب الأدب، رقم: 2551.

بات سنی ہے جو اس سے پہلے نہیں سنی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا ہلاکت ہے اس آدمی کے لیے جس نے رمضان کا مہینہ پایا لیکن اپنے گناہ نہ بخشوائے، میں نے جواب میں کہا آمین، پھر جب میں دوسری سیڑھی پر چڑھا تو جبریل علیہ السلام نے کہا ہلاکت ہو، اس آدمی کے لیے جس کے سامنے آپ ﷺ کا نام لیا جائے، لیکن وہ آپ ﷺ پر درود نہ بھیجے، میں نے جواب میں کہا آمین، جب تیسری سیڑھی پر چڑھا تو جبریل علیہ السلام نے کہا ہلاکت ہے اس آدمی کے لیے جس نے اپنے ماں باپ یا دونوں میں سے کسی ایک کو بھی بڑھاپے کی عمر میں پایا، لیکن ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کی، میں نے جواب میں کہا، آمین۔''

حدیث: 14

((وَعَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ، وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ أَنْ يُغْفَرَ لَهُ، وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ أَدْرَكَ عِنْدَهُ أَبَوَاهُ الْكِبَرَ فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ.)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رسوا ہوا وہ آدمی جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ درود نہ پڑھے، رسوا ہوا وہ آدمی جس نے رمضان کا پورا مہینہ پایا اور وہ اپنے گناہ نہ بخشوا سکا، رسوا ہوا وہ آدمی جس کے سامنے اس کے ماں باپ بڑھاپے کی عمر کو پہنچیں اور وہ ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہوا۔''

---

[1] سنن الترمذی، باب قول رسول اللّٰه رغم أنف رجل، رقم: 3545، المشكاة، رقم: 927۔ محدث البانی نے اسے ''حسن صحیح'' کہا ہے۔

نبی کریم ﷺ کا درود وسلام بھیجنے والوں کو جواب دینا

حدیث :15

((وَعَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مِنْ أَحَدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ إِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَیَّ رُوحِی حَتَّی أَرُدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ.)) [1]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص مجھے سلام کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح واپس لوٹاتا ہے اور میں (اس سلام کا) جواب دیتا ہوں۔''

درود وسلام بھیجنے والوں پر فرشتوں کی دعائے رحمت

حدیث :16

((وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: مَنْ صَلَّی عَلَیَّ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِکَةُ تُصَلِّیْ عَلَیْهِ مَا صَلَّی عَلَیَّ.)) [2]

''اور حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تک کوئی مسلمان مجھ پر درود بھیجتا رہتا ہے اس وقت تک فرشتے اس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔''

---

[1] سنن ابی داؤد ، کتاب المناسك ، رقم : 2041۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

[2] مسند أحمد : 445/3، الترغیب والترهیب : 500/2۔ احمد شاکر نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

جبرئیل علیہ السلام کی رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنے والوں کو بشارت

حدیث: 17

((وَعَنْ أَبِي طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالْبُشْرَى فِي وَجْهِهِ فَقُلْنَا إِنَّا لَنَرَى الْبُشْرَى فِي وَجْهِكَ فَقَالَ: إِنَّهُ أَتَانِي الْمَلَكُ جِبْرِيلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ: أَمَا يُرْضِيكَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْكَ أَحَدٌ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا، وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ أَحَدٌ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا.)) [1]

''اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، آپ ﷺ کا چہرہ مبارک خوشی سے تمتما رہا تھا ہم نے عرض کیا: آج ہم آپ ﷺ کے چہرہ مبارک پر مسرت کے آثار دیکھ رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور بشارت دی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا آپ (ﷺ) کے لیے یہ بات خوشی کا باعث نہیں کہ آپ ﷺ کا جو امتی ایک مرتبہ درود بھیجے، میں اس پر دس رحمتیں نازل کروں اور جو اُمتی ایک مرتبہ آپ ﷺ کو سلام کہے، میں اس کو دس مرتبہ سلام کہوں؟''

رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنا قبولیت دعا کے لیے ضروری ہے

حدیث: 18

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّي وَالنَّبِيُّ ﷺ

[1] سنن نسائی، رقم: 1216، سنن دارمی، رقم: 2773، مسند أحمد: 30/4۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

وَأَبُـو بَكْرٍ وَعُمَرُ مَعَهُ ، فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ الـصَّلاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ، ثُـمَّ دَعَـوْتُ لِنَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: سَلْ تُعْطَهْ ، سَلْ تُعْطَهْ .)) ❶

''اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نماز پڑھ رہا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی تشریف فرما تھے۔ میں (دعا کے لیے) بیٹھا، تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا، پھر اپنے لیے دعا کی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اس طرح) اللہ تعالیٰ سے مانگو ضرور دیے جاؤ گے (دوبارہ فرمایا) اللہ تعالیٰ سے مانگو دیے جاؤ گے۔''

حدیث :19

((وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَـالَ: كُلُّ دُعَاءٍ مَحْجُوْبٌ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ .)) ❷

''اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجا جائے دعا معلق رہتی ہے۔''

اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سلام کے مستحق لوگ

حدیث :20

((وَعَـنْ عَبْـدَ الـرَّحْـمٰـنِ بْنِ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ قَـالَ: خَـرَجَ رَسُوْلُ الـلّٰهِ ﷺ حَتّٰـى دَخَـلَ نَـخْلًا ، فَسَـجَدَ ، فَاَطَالَ السُّجُوْدَ حَتّٰى

---

❶ سنن ترمذی، رقم : 593، مسند أحمد : 386/2۔ احمد شاکر نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ معجم کبیر للطبرانی، رقم : 725، سلسلة الصحيحة، رقم : 3035 .

خَشِيْتُ اَنْ يَكُوْنَ اللّٰهُ قَدْ تَوَفَّاهُ؟ قَالَ: فَجِئْتُ اَنْظُرُ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ: مَا لَكَ؟ فَذَكَرْتُ لَهٗ ذٰلِكَ قَالَ: فَقَالَ: اِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامَ قَالَ لِيْ: اَلَا اُبَشِّرُكَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ لَكَ: مَنْ صَلّٰى عَلَيْكَ صَلَاةً، صَلَّيْتُ عَلَيْهِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ، سَلَّمْتُ عَلَيْهِ.)) [1]

''اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک روز گھر سے نکلے اور کھجوروں کے باغ میں داخل ہوئے، بہت طویل سجدہ کیا حتیٰ کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی روح قبض نہ کر لی ہو۔ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کی طرف ہی دیکھ رہا تھا کہ آپ ﷺ نے سر اُٹھایا اور فرمایا: کیا بات ہے؟ میں نے یہ بات بتائی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جبریل علیہ السلام نے مجھ سے کہا: اے محمد ﷺ! کیا میں آپ (ﷺ) کو ایک بشارت نہ دوں؟ اللہ کریم فرماتا ہے، جو شخص آپ ﷺ پر درود بھیجے گا، میں بھی اس پر رحمت نازل کروں گا اور جو آپ ﷺ پر سلام بھیجے گا میں بھی اس پر سلام بھیجوں گا۔''

درود وسلام رسول اللہ ﷺ کی سفارش کا مستحق ٹھہراتا ہے

حدیث: 21

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ اَوْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَقَّتْ عَلَيْهِ شَفَاعَتِيْ

[1] مسند أحمد: 191/1۔ احمد شاکر نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

يَوْمَ الْقِيَامَةِ .)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھ پر درود بھیجا یا میرے لیے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ (جنت میں بلند مقام) مانگا اس کے لیے میں قیامت کے روز سفارش کروں گا۔''

کثرت درود قربت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا باعث

حدیث: 22

((وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً .)) [2]

''اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجھ پر بکثرت درود بھیجتا ہے، قیامت کے روز سب سے زیادہ میرے قریب ہوگا۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا گناہوں کا کفارہ

حدیث: 23

((وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ

---

[1] صحیح مسلم، رقم: 6384، فضل الصلاة على النبى صلی اللہ علیہ وسلم للالبانى، رقم: 50.

[2] سنن ترمذی، رقم: 484، صحیح ابن حبان، رقم: 9080، مشکوة المصابیح، رقم: 923 ۔ ابن حبان نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

خَطِیئَاتٍ ، وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ .)) [1]

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اس کے دس گناہ معاف فرمائے گا اور دس درجے بلند فرمائے گا۔''

درود صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجو

حدیث :24

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّهٗ قَالَ: لَا تُصَلُّوْا عَلٰى اَحَدٍ اِلَّا عَلَى النَّبِيِّ وَلٰكِنْ يُدْعٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ بِالْاِسْتِغْفَارِ .)) [2]

''اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے علاوہ کسی پر درود نہ بھیجو البتہ مسلمان مردوں اور عورتوں کے لیے استغفار کرو۔''

اللہ اور فرشتے صف کے دائیں طرف والوں پر درود بھیجتے ہیں

حدیث :25

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى مَيَامِنِ الصُّفُوْفِ .)) [3]

---

[1] سنن نسائی ، رقم : 97، مسند أحمد : 102/3۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ، للالبانی ، رقم:75. محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[3] سنن ابوداؤد ، رقم: 676، فتح الباری : 213/2۔ محدث البانی اور حافظ ابن حجر نے اسے ''حسن'' قرار دیا ہے۔

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صف کے دائیں طرف کے لوگوں پر اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرماتے ہیں اور فرشتے ان کے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں۔''

جائے نماز پر بیٹھے رہنے والوں کے لیے فرشتوں کا دعا کرنا

حدیث: 26

((وَعَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّیْ عَلَی أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِی مُصَلَّاهُ الَّذِی صَلَّی فِیهِ مَا لَمْ یُحْدِثْ تَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ.)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص جب تک اپنی نماز کی جگہ پر جہاں اس نے نماز پڑھی ہے، بیٹھا رہے اور اس کا وضو نہ ٹوٹے، تب تک فرشتے اس پر درود بھیجتے رہتے ہیں اور یوں کہتے ہیں ''یا اللہ! اس کو بخش دے، اس پر رحم فرما۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ مسنون درود

حدیث: 27

((وَعَنْ أَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ: قُلْنَا یَا رَسُولَ اللّٰهِ! هَذَا التَّسْلِیمُ فَكَیْفَ نُصَلِّی عَلَیْكَ؟ قَالَ: قُولُوا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا صَلَّیْتَ عَلَی آلِ إِبْرَاهِیمَ وَبَارِكْ

[1] صحیح بخاری، رقم: 445.

عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ .)) [1]

''اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ پر سلام کا طریقہ تو معلوم ہے، ہم آپ ﷺ پر درود کیسے بھیجیں؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یوں کہو یا اللہ! اپنے بندے اور رسول محمد ﷺ پر اسی طرح رحمتیں نازل فرما جس طرح تو نے آل ابراہیم (علیہ السلام) پر نازل فرمائیں۔ محمد (ﷺ) اور آل محمد (ﷺ) پر اسی طرح برکتیں نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم (علیہ السلام) پر نازل فرمائیں۔''

حدیث: 28

((وَعَنْ عَبْدَالرَّحْمَنِ ابْنَ أَبِي لَيْلَى قَالَ: لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ: أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَقُلْتُ: بَلَى، فَأَهْدِهَا لِي فَقَالَ: سَأَلْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ؟ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكُمْ؟ قَالَ: قُولُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ .)) [2]

''اور حضرت عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ ملے اور کہنے لگے کیا میں تمھیں وہ چیز ہدیہ نہ دوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ میں نے کہا کیوں نہیں، ضرور دو۔ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے صحابہ

[1] صحيح بخاری، رقم: 4798.

[2] صحيح بخاری، رقم: 3370.

کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ ﷺ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو بتا دیا ہے ہم آپ ﷺ پر اور اہل بیت پر درود کیسے بھیجیں؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان الفاظ میں درود بھیجا کرو، یا اللہ محمد (ﷺ) اور آل محمد (ﷺ) پر اسی طرح رحمت بھیج جس طرح تو نے ابراہیم (علیہ السلام) اور آل ابراہیم (علیہ السلام) پر رحمت بھیجی ہے، تعریف اور بزرگی تیرے ہی لیے ہے۔ یا اللہ! محمد (ﷺ) اور آل محمد (ﷺ) پر اسی طرح برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم (علیہ السلام) اور آل ابراہیم (علیہ السلام) پر برکت نازل فرمائی، تو بزرگ ہے اور اپنی ذات میں آپ محمود ہے۔''۔

حدیث: 29

((وَعَنْ زَيْدَ بْنَ خَارِجَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَنَا سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: صَلُّوْا عَلَيَّ وَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَاءِ وَقُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ.)) [1]

''اور حضرت زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے (درود کے بارے میں) سوال کیا، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر درود بھیجا کرو اور دعا میں اس کو لازم کر لو اور یوں کہو اے اللہ محمد (ﷺ) اور آل محمد (ﷺ) پر اپنی رحمتیں نازل فرما۔''

حدیث: 30

((وَعَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رضی اللہ عنہ اَنَّهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ

---

[1] صحیح سنن نسائی، رقم: 1225.

كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قُولُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ .)) [1]

''اور حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم آپ ﷺ پر کس طرح درود بھیجیں ؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یوں کہو! یا اللہ محمد (ﷺ) پر آپ ﷺ کی ازواج رضی اللہ عنہن پر اور آپ ﷺ کی اولاد پر اسی طرح رحمت بھیج جس طرح تو نے آل ابراہیم (علیہ السلام) پر رحمت بھیجی ، یا اللہ ! محمد(ﷺ) پر ، آپ ﷺ کی ازواج رضی اللہ عنہن پر اور آپ ﷺ کی اولاد پر اسی طرح برکتیں نازل فرما جس طرح تو نے آل ابراہیم (علیہ السلام) پر برکت نازل فرمائی ، تو بے شک بزرگ اور اپنی ذات میں آپ محمود ہے ۔''

رسول اللہ ﷺ پر سلام بھیجنے کا مسنون طریقہ

حدیث :31

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِلْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ

---

[1] صحيح بخاری ، رقم : 3369 .

فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمُوهَا أَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ لِلَّهِ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ .)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ہی سلام ہے، جب تم نماز پڑھو، تو کہو۔ تمام آداب بندگی، تمام عبادات اور تمام بہترین تعریفات اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں۔ اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اللہ کا سلام اور اس کی رحمتیں اور برکتیں ہوں ہم پر بھی اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلام۔ جب تم یہ کہو گے تو یہ الفاظ اللہ تعالیٰ کے تمام نیکی بندوں کو پہنچیں گے چاہے وہ آسمان میں ہوں یا زمین میں۔ میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام نہ بھیجنے والے خسارہ اٹھائیں گے

حدیث :32

((وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: مَا قَعَدَ قَوْمٌ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَزَّوَجَلَّ وَيُصَلُّوْا عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاِنْ دَخَلُوْا الْجَنَّةَ لِلثَّوَابِ .)) [2]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مجلس

[1] صحیح بخاری ، رقم: 831 .

[2] سلسلة الصحيحة ، رقم : 76 .

میں لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کریں اور نبی اکرم ﷺ پر درود نہ بھیجیں وہ مجلس قیامت کے دن ان لوگوں کے لیے باعث حسرت ہوگی خواہ وہ نیک اعمال کے بدلے میں ہی جنت میں چلے جائیں۔''

حدیث :33

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ نَسِيَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ خَطِئَ طَرِيْقَ الْجَنَّةِ.)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا اس نے جنت کا راستہ کھو دیا۔''

رسول اللہ ﷺ کے لیے وسیلہ کی دعا کرنا

حدیث :34

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ، ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ، فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ، فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ، وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ، فَمَنْ سَأَلَ اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ.)) [2]

''اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو

---

[1] صحيح سنن ابن ماجه ، رقم: 740.

[2] صحيح مسلم ، رقم : 849.

فرماتے ہوئے سنا ہے۔ جب مؤذن کی اذان سنو، تو وہی کچھ کہو، جو مؤذن کہتا ہے پھر مجھ پر درود پڑھو کیوں کہ مجھ پر درود پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔ اس کے بعد میرے لیے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ مانگو۔ وسیلہ جنت میں ایک مقام ہے جو جنتیوں میں سے کسی ایک کو دیا جائے گا مجھے اُمید ہے کہ وہ جنتی میں ہی ہوں گا، لہٰذا جو میرے لیے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ کی دعا کرے گا اس کے لیے شفاعت واجب ہو جائے گی۔''

درود وسلام پہنچانے کے لیے فرشتے تعینات

حدیث: 35

((وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْاَرْضِ يُبَلِّغُوْنِيْ مِنْ اُمَّتِيْ السَّلَامَ .)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری اُمت کے لوگوں کا سلام مجھے پہنچانے کے لیے فرشتے مقرر کر رکھے ہیں جو زمین پر گشت کرتے رہتے ہیں۔''

حدیث: 36

((وَعَنْ أَبِيْ بَكْرٍ الصَّدِّيْقِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: أَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ فَإِنَّ اللّٰهَ وَكَّلَ بِيْ مَلَكًا عِنْدَ قَبْرِيْ فَإِذَا صَلَّى عَلَيَّ رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِيْ قَالَ لِي ذٰلِكَ الْمَلَكُ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ

---

[1] سنن نسائی، رقم: 82، سنن دارمی، رقم: 2774، مسند أحمد: 452/1۔ احمد شاکر اور شیخ شعیب نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

فُـلَانَ ابْنَ فُلَانٍ صَلَّى عَلَيْكَ السَّاعَةَ .)) [1]

''اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر کثرت سے دُرود بھیجا کرو۔ اللہ تعالیٰ میری قبر پر ایک فرشتہ مقرر فرمائے گا۔ جب بھی میرا کوئی اُمتی مجھ پر دُرود بھیجے گا، تو یہ فرشتہ مجھے کہے گا؛ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! فلاں بن فلاں نے فلاں وقت آپ پر دُرود بھیجا ہے۔''

بعض مقاماتِ درود وسلام

حدیث :37

((وَعَـنْ اَبِـىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَـنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَـالَ: مَـا جَلَسَ قَوْمٌ مَـجْـلِسًـا لَـمْ يَـذْكُرُوْا اللّٰهَ فِيْهِ وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلَى نَبِيِّهِمْ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً ، فَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَلَهُمْ .)) [2]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ کسی جگہ بیٹھیں اور اس جگہ نہ اللہ کا ذکر کریں اور نہ اپنے نبی پر درود بھیجیں تو وہ مجلس ان پر باعث افسوس اور نقصان ہوگی۔ اگر اللہ چاہے ان کو عذاب دے اور چاہے تو معاف فرمادے۔''

حدیث :38

((وَعَـنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہما قَـالَ: عَـلَّـمَنِىْ عَلَّمَنِى رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَـلِـمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِى الْوِتْرِ فِى الْقُنُوتِ: اَللّٰهُمَّ اهْدِنِى

[1] سلسلة الأحاديث الصحيحة ، للالبانى الجزء الرابع ، رقم : 1530 .

[2] سنن ترمذى ، كتاب الدعوات ، رقم : 3380 ، سلسلة الصحيحة ، رقم : 74 .

فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ إِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ .)) [1]

''اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر میں (پڑھنے کے لیے) مجھے یہ کلمات سکھائے۔ فرمایا: (حسن! یوں) کہا کرو: ''اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ إِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ'' ''اے اللہ! مجھے ہدایت دے کر ان لوگوں کے زمرہ میں شامل فرما جنہیں تو نے رشد و ہدایت سے نوازا ہے اور مجھے عافیت دے کر ان لوگوں میں شامل فرما جنہیں تو نے عافیت بخشی ہے اور جن کو تو نے اپنا دوست بنایا ہے ان میں مجھے بھی شامل کر کے اپنا دوست بنالے۔ جو کچھ تو نے مجھے عطا فرمایا ہے اس میں میرے لیے برکت ڈال دے، اور جس شر و برائی کا فیصلہ تو نے فیصلہ فرمایا ہے اس سے مجھے محفوظ رکھ اور بچالے۔ یقیناً تو یہی صادر فرماتا۔ جسے تیرے خلاف فیصلہ صادر نہیں کیا جاسکتا اور جس کا تو والی بنا وہ کبھی ذلیل وخوار و رسوا نہیں ہوسکتا۔ ہمارے پروردگار آقا! تو (بڑا) ہی برکت والا اور بلند و بالا ہے اور نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت بھیج۔''

حدیث: 39

((وَعَنْ نَافِعٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ

[1] سنن نسائی، کتاب قیام اللیل وتطوع النهار، رقم: 1746، سنن الكبرىٰ للبيهقي: 290/2، ارواء الغليل: 172/2- محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

دَخَلَ الْمَسْجِدِ ثُمَّ أَتَى الْقَبْرَ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَتَاهُ.)) ❶

''اور حضرت نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سفر سے واپس آ کر مسجد تشریف لاتے تو (تحیۃ المسجد ادا کرنے کے بعد) قبر اطہر پر حاضر ہوتے اور یوں سلام کرتے: ''اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ'' پھر (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یوں سلام کرتے) ''اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ'' پھر (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان الفاظ سے سلام کرتے) ''اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَتَاهُ''

حدیث: 40

((وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ فِي الْكِتَابِ لَمْ تَزِلِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَغْفِرُوْنَ لَهٗ مَا دَامَ اِسْمِىْ فِىْ ذَالِكَ الْكِتَابِ.)) ❷

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اسے روایت کرتے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص میرے نام کے ساتھ کتاب میں درود لکھتا ہے تو جب تک میرا نام کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے رہیں گے۔''



❶ مؤطا امام مالك : 166/1.

❷ الشفاء للقاضى عياض، ص : 308.

اربعین
امر بالمعروف و نہی عن المنکر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا فرض ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ وَ لَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ اَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝۱۱۰ ﴾ (آل عمران : 110)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”تم بہترین امت ہو جو لوگوں (کی اصلاح) کے لیے پیدا کی گئی ہے، تم نیک کاموں کا حکم دیتے ہو اور برے کاموں سے روکتے ہو اور تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور اگر اہل کتاب ایمان لے آتے تو ان کے حق میں بہت بہتر ہوتا۔ ان میں بعض ایمان والے بھی ہیں مگر ان کے اکثر نافرمان ہیں۔“

حدیث: 1

((عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَغَيَّرَهُ بِيَدِهٖ، فَقَدْ بَرِئَ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُغَيِّرَهُ بِيَدِهٖ فَغَيَّرَهُ بِلِسَانِهٖ، فَقَدْ بَرِئَ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُغَيِّرَهُ بِلِسَانِهٖ فَغَيَّرَهُ بِقَلْبِهٖ، فَقَدْ بَرِئَ، وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ.)) [1]

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: تم میں سے جس نے برائی کو دیکھا اور اپنے ہاتھ سے روک دیا تو وہ (گناہ سے) بری ہوگیا، اور جس میں ہاتھ سے روکنے کی طاقت

[1] سنن نسائی، کتاب الإیمان وشرائعه، رقم: 5009، صحیح مسلم، کتاب الإیمان، رقم: 177.

نہیں لیکن اس نے زبان سے روک دیا تو وہ بھی بری ہوگیا، اور جس میں زبان سے بھی روکنے کی طاقت نہیں لیکن دل سے برا جانا وہ بھی بری ہوگیا اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔''

چوکوں چوراہوں میں بھی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر واجب ہے

حدیث :2

((وَعَنْهُ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ عَلَى الطُّرُقَاتِ. فَقَالُوا: مَا لَنَا بُدٌّ، إِنَّمَا هِيَ مَجَالِسُنَانَتَحَدَّثُ فِيهَا، قَالَ: فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجَالِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهَا. قَالُوا: وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ قَالَ: غَضُّ الْبَصَرِ، وَكَفُّ الْأَذَى، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ)) [1]

''اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: راستوں پر بیٹھنے سے بچو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ہم تو وہاں بیٹھنے پر مجبور ہیں۔ وہی ہمارے بیٹھنے کی جگہ ہوتی ہے کہ جہاں ہم باتیں کرتے ہیں۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا: اگر وہاں بیٹھنے کی مجبوری ہی ہے تو راستے کا حق بھی ادا کرو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا اور راستے کا حق کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نگاہ نیچی رکھنا، کسی کو ایذاء نہ پہنچانا، سلام کا جواب دینا، اچھی باتوں کے لیے لوگوں کو حکم کرنا، اور بری باتوں سے روکنا۔''

---

[1] صحیح بخاری، کتاب المظالم، رقم: 2465.

داعی لوگوں کو تعلیم دے کہ مومن کی بات آگے پہنچائیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣ عَلٰي بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ۭ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ﴾ (یوسف : 108)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''(اے نبی!) کہہ دیجیے: یہی میری راہ ہے، میں (تمھیں) اللہ کی طرف بلاتا ہوں، میں اور وہ لوگ جنھوں نے میری اتباع کی بصیرت پر ہیں۔ اور اللہ پاک ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔''

حدیث: 3

((وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، ذَكَرَ النَّبِيَّ ﷺ قَعَدَ عَلٰى بَعِيرِهِ، وَأَمْسَكَ إِنْسَانٌ بِخِطَامِهِ أَوْ بِزِمَامِهِ قَالَ: أَيُّ يَوْمٍ هَذَا، فَسَكَتْنَا حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ سِوَى اسْمِهِ قَالَ: أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلَى. قَالَ: فَأَيُّ شَهْرٍ هَذَا فَسَكَتْنَا حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ فَقَالَ: أَلَيْسَ بِذِي الْحِجَّةِ قُلْنَا: بَلَى! قَالَ: فَإِنَّ دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، فَإِنَّ الشَّاهِدَ عَسَى أَنْ يُبَلِّغَ مَنْ هُوَ أَوْعَى لَهُ مِنْهُ.)) [1]

''اور حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا، انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ وہ (ایک دفعہ) رسول اللہ ﷺ کا تذکرہ کرتے ہوئے کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے اونٹ پر بیٹھے ہوئے تھے اور ایک شخص نے اس کی نکیل

[1] صحیح بخاری، کتاب العلم، رقم: 67.

تھام رکھی تھی، آپ ﷺ نے پوچھا: آج یہ کونسا دن ہے؟ ہم خاموش رہے، حتیٰ کہ ہم سمجھے کہ آج کے دن آپ کوئی دوسرا نام اس کے نام کے علاوہ تجویز فرمائیں گے (پھر) آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: کیا آج قربانی کا دن نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا، بے شک (اس کے بعد) آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: یہ کون سا مہینہ ہے؟ (ہم اس پر بھی) خاموش رہے اور یہ (ہی) سمجھے کہ اس مہینے کا (بھی) آپ اس کے نام کے علاوہ کوئی دوسرا نام تجویز فرمائیں گے۔ پھر آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: کیا یہ ذی الحجہ کا مہینہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا، بے شک۔ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: تو یقیناً تمہاری جانیں اور تمہارے مال اور تمہاری آبرو تمہارے درمیان اسی طرح حرام ہیں جس طرح آج کے دن کی حرمت تمہارے اس مہینے اور اس شہر میں ہے۔ پس جو شخص حاضر ہے اسے چاہیے کہ غائب کو یہ (بات) پہنچا دے، کیونکہ ایسا ممکن ہے کہ جو شخص یہاں موجود ہے وہ ایسے شخص کو یہ خبر پہنچائے، جو اس سے زیادہ (حدیث کا) یاد رکھنے والا ہو۔"

ظالم کو ظلم سے روکنا ضروری ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ اِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِیْ تَبْغِیْ حَتّٰى تَفِیْٓءَ اِلٰۤى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَ اَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ ۝۹﴾ (الحجرات : 9)

اللہ تعالیٰ نے ارشادفرمایا: "اور اگر ایمان والوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو دونوں کے درمیان صلح کرا دو، پھر اگر دونوں میں سے ایک دوسرے پر زیادتی

کرے تو اس (گروہ) سے لڑو جو زیادتی کرتا ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے، پھر اگر وہ پلٹ آئے تو دونوں کے درمیان انصاف کے ساتھ صلح کرا دو اور انصاف کرو، بے شک اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔''

حدیث: 4

((وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: اقْتَتَلَ غُلَامَانِ، غُلَامٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ وَغُلَامٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ، فَنَادٰى الْمُهَاجِرُ اَوْ الْمُهَاجِرُونَ: يَالَلْمُهَاجِرِينَ! وَنَادٰى الْاَنْصَارِيُّ: يَا لَلْاَنْصَارِ! فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: مَا هٰذَا دَعْوٰى اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ؟ قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ! اِلَّا اَنَّ غُلَامَيْنِ اقْتَتَلَا فَكَسَعَ اَحَدُهُمَا الْآخَرَ، فَقَالَ: لَا بَأْسَ، وَلْيَنْصُرِ الرَّجُلُ اَخَاهُ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُومًا، اِنْ كَانَ ظَالِمًا فَلْيَنْهَهُ، فَاِنَّهُ لَهُ نَصْرٌ، وَاِنْ كَانَ مَظْلُومًا فَلْيَنْصُرْهُ.)) [1]

''اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو غلام آپس میں لڑ پڑے، ایک غلام مہاجروں اور دوسرا انصار کا تھا، مہاجر غلام یا مہاجروں نے آواز بلند کی، اے مہاجرو! مدد کرو اور انصاری نے پکارا، اے انصاریو! مدد کرو، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (خیمہ سے) باہر نکلے اور ارشاد فرمایا: یہ جاہلانہ پکار کیسی ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کچھ نہیں۔ اے اللہ کے رسول! صرف اتنی بات ہے دو غلام لڑ پڑے (کیونکہ) ایک نے دوسرے کی سرین پر لات ماری، آپ نے ارشاد فرمایا: کوئی خطرہ کی بات نہیں ہے، انسان کو اپنے بھائی کی مدد کرنا چاہیے، ظالم ہو یا مظلوم،

[1] صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، رقم: 6582.

اگر وہ ظلم کر رہا ہے تو اسے روکے، کیونکہ یہی اس کی نصرت ہے، اور اگر مظلوم ہے تو اس کی مدد کرے۔''

جس مسلمان کو دین کا جتنا بھی مسئلہ معلوم ہو اسے آگے پہنچائے

حدیث 5:

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً ، وَحَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ ، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ .))[1]

''اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا پیغام لوگوں کو پہنچاؤ! اگرچہ ایک ہی آیت ہو، اور بنی اسرائیل کے واقعات تم بیان کر سکتے ہو، اس میں کوئی حرج نہیں اور جس نے مجھ پر قصداً جھوٹ باندھا تو اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔''

علماء پر عوام الناس کو نیکی کا حکم دینا فرض ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ لْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۝﴾

(آل عمران : 104)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو خیر کی طرف بلائے اور نیک کاموں کا حکم دے، اور برے کاموں سے روکے۔ اور وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔''

---

[1] صحیح بخاری، كتاب أحاديث الانبياء، رقم: 3461.

حدیث:6

((وَعَنْ أَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ خَطِیبًا فَکَانَ فِیمَا قَالَ: أَلَا لَا یَمْنَعَنَّ رَجُلًا، هَیْبَةُ النَّاسِ، أَنْ یَقُولَ بِحَقٍّ، إِذَا عَلِمَهُ! قَالَ: فَبَکَی أَبُو سَعِیدٍ، وَقَالَ: قَدْ وَاللّٰهِ، رَأَیْنَا أَشْیَاءَ فَهِبْنَا.)) [1]

''اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: خبردار! کسی آدمی کو لوگوں کا خوف حق بات کہنے سے نہ روکے جب اسے (دین کی بات کا) علم ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ یہ حدیث بیان کر کے رونے لگے اور کہنے لگے: اللہ کی قسم! ہم بہت سی غلط باتیں دیکھتے رہتے ہیں اور (منع کرنے سے) ڈرتے رہتے ہیں۔''

حالات دیکھ کر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا کام کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا﴾ (البقرة: 286)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کسی جان پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے۔''

حدیث:7

((وَعَنْ حُذَیْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَا یَنْبَغِی لِلْمُؤْمِنِ أَنْ یُذِلَّ نَفْسَهُ، قَالُوا: وَکَیْفَ یُذِلُّ نَفْسَهُ؟ قَالَ: یَتَعَرَّضُ

[1] سنن ابن ماجه، کتاب الفتن، رقم: 4007، سلسلة الصحیحة، رقم: 168.

مِنْ الْبَلَاءِ لِمَا لَا يُطِيقُهُ .))❶

''اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مومن کو یہ زیب نہیں دیتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو رسوا کرے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! مومن اپنے آپ کو کیسے رسوا کرتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی ایسی مصیبت میں پڑے جسے برداشت کرنے کی اس میں طاقت نہیں۔''

امر بالمعروف نہی عن المنکر کا عمل گناہوں کا کفارہ ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ إِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ﴾ (هود : 114)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک نیکیاں برائیوں کو لے جاتی ہیں۔''

حدیث:8

((وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اتَّقِ اللّٰهِ حَيْثُمَا كُنْتَ، وَأَتْبِعْ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا، وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ .))❷

''اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو جہاں بھی رہے اللہ سے ڈر، برائی کے پیچھے نیکی کو لگا، یہ اسے مٹا دے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔''

---

❶ سنن ابن ماجه، كتاب الفتن، رقم : 4016، سلسلة الصحيحة، رقم : 613.

❷ سنن الترمذى، أبواب البر والصلة، رقم : 1987، المشكاة، رقم : 5083- محدث البانی نے اسے ''حسن'' قرار دیا ہے۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا اجر وثواب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ النَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ۗ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝﴾ (التوبة : 112)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''وہ (مومن) توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، روزہ رکھنے والے، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیکی کا حکم کرنے والے اور برائی سے روکنے والے اور اللہ کی حدوں کی حفاظت کرنے والے ہیں، اور (اے نبی!) مومنوں کو خوشخبری سنا دیجیے۔''

حدیث:9

((وَعَنْ أَبِی ذَرٍّ: أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ قَالُوا لِلنَّبِیِّ ﷺ: یَا رَسُولَ اللَّهِ! ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالْأُجُورِ، یُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّی، وَیَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ، وَیَتَصَدَّقُونَ بِفُضُولِ أَمْوَالِهِمْ، قَالَ: أَوَ لَیْسَ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ مَا تَصَّدَّقُونَ بِهِ؟ إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِیحَةٍ صَدَقَةً، وَكُلِّ تَكْبِیرَةٍ صَدَقَةً، وَكُلِّ تَحْمِیدَةٍ صَدَقَةً، وَكُلِّ تَهْلِیلَةٍ صَدَقَةً وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْیٌ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ وَفِیْ بُضْعِ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ. قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَیَأْتِی أَحَدُنَا شَهْوَتَهُ وَیَكُوْنُ لَهُ فِیْهَا أَجْرٌ؟ قَالَ: أَرَأَیْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ، أَكَانَ عَلَیْهِ فِیْهَا وِزْرٌ؟ كَذٰلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِی الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرٌ.)) [1]

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الزكاة، رقم : 2329.

''اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ ساتھیوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! سرمایہ دار اجر وثواب لے گئے، وہ ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں، ہماری طرح روزے رکھتے ہیں اور ضرورت سے زائد مالوں کو خرچ کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے صدقہ کرنے کی صورت نہیں پیدا کی؟ ایک دفعہ سبحان اللّٰہ کہنا صدقہ ہے، اور ایک دفعہ اللّٰہ اکبر کہنا صدقہ ہے، ایک دفعہ الحمد للّٰہ کہنا صدقہ ہے، اور ایک دفعہ لا الہ الا اللّٰہ کہنا صدقہ ہے، نیکی کی تلقین کرنا صدقہ ہے اور برائی سے روکنا صدقہ ہے۔ اور بیوی سے تعلقات قائم کرنا بھی صدقہ ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پوچھا کیا جب ہم میں سے کوئی اپنے نفسانی خواہش (جنسی ضرورت) پوری کرتا ہے، اس میں بھی اسے اجر ملتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بتاؤ، اگر وہ اسے حرام جگہ استعمال کرتا ہے، تو کیا اسے اس پر گناہ ہوتا ہے یا نہیں؟ اسی طرح جب وہ اسے جائز محل پر رکھتا ہے تو اسے اجر بھی ملتا ہے۔''

حدیث: 10

((وَعَنْ أَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ، إِنَّ الْمَعْرُوْفَ وَالْمُنْکَرَ خَلِیْقَتَانِ، تُنْصَبَانَ لِلنَّاسِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ، فَأَمَّا الْمَعْرُوْفُ فَیُبَشِّرُ أَصْحَابَہٗ وَیُوْعِدُھُمُ الْخَیْرَ، وَأَمَّا الْمُنْکَرُ، فَیَقُوْلُ: إِلَیْکُمْ إِلَیْکُمْ، وَمَا یَسْتَطِیْعُوْنَ لَہٗ إِلَّا لَزُوْمًا .)) [1]

[1] مسند أحمد : 391/4، مجمع الزوائد، الجزء السابع، رقم : 12111۔ علامہ ہیثمی اور شیخ حمزہ زین نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

''اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے قیامت کے روز نیکی اور برائی (اپنے جسم کے ساتھ) پیدا کیے جائیں گے اور لوگوں کے سامنے کھڑے کیے جائیں گے۔ نیکی اپنے اصحاب کو خوشخبری دے گی اور بھلائی کا وعدہ کرے گی جبکہ برائی اپنے اصحاب سے کہے گی میں ابھی تمہاری خبر لیتی ہوں، میں ابھی تمہاری خبر لیتی ہوں اور وہ اس سے (بھاگنے کی خواہش کے باوجود) بھاگ نہیں سکیں گے اور وہ ان پر مسلط ہو کر رہے گی۔''

حدیث: 11

((وَعَنِ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَثَلُ الْقَائِمِ عَلَى حُدُودِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا عَلَى سَفِينَةٍ، فَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَعْلاهَا وَبَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا، فَكَانَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا إِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوا عَلَى مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوا: لَوْ أَنَّا خَرَقْنَا فِي نَصِيبِنَا خَرْقًا، وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا. فَإِنْ يَتْرُكُوهُمْ وَمَا أَرَادُوا هَلَكُوا جَمِيعًا، وَإِنْ أَخَذُوا عَلَى أَيْدِيهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيعًا.)) [1]

''اور حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی حدود پر قائم رہنے والے اور اس میں گھس جانے والے (یعنی خلاف کرنے والے) کی مثال ایسے لوگوں کی سی ہے جنھوں نے ایک کشتی کے سلسلے میں قرعہ ڈالا۔ جس کے نتیجہ میں بعض لوگوں کو کشتی کے اوپر کا حصہ ملا اور بعض کو نیچے کا۔

[1] صحيح بخاری، كتاب الشركة، رقم: 2493.

پس جو لوگ نیچے والے تھے، انہیں (دریا سے) پانی لینے کے لیے اوپر والوں کے اوپر سے گزرنا پڑتا۔ انھوں نے سوچا کہ کیوں نہ ہم اپنے ہی حصہ میں ایک سوراخ کرلیں۔ تاکہ اوپر والوں کو ہم کوئی تکلیف نہ دیں۔ اب اگر اوپر والے بھی نیچے والوں کو من مانی کرنے دیں گے تو کشتی والے تمام ہلاک ہو جائیں گے اور اگر اوپر والے نیچے والوں کا ہاتھ پکڑ لیں تو یہ خود بھی بچیں گے اور ساری کشتی بھی بچ جائے گی۔''

دعوت کے راستے میں شہید ہونے والے کا درجہ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَالْعَصْرِ ۙ﴿۱﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۙ﴿۲﴾ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ۬ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴿۳﴾﴾ (العصر)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''زمانے کی قسم! کہ بے شک ہر انسان یقیناً گھاٹے میں ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے اور ایک دوسرے کو حق کی وصیت کی اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی۔''

حدیث: 12

((وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: سَيِّدُ الشُّهَدَاءِ حَمْزَةُ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رضی اللہ عنہ ، وَرَجُلٌ قَامَ إِلٰى إِمَامٍ جَائِرٍ فَأَمَرَهُ وَنَهَاهُ فَقَتَلَهُ .)) [1]

''اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سید الشہداء ہیں اور وہ شخص بھی جو ظالم حکمران کے سامنے کھڑا ہوا اور اسے نیکی کا حکم دیا اور برائی

[1] مستدرك حاكم، رقم: 4872، سلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم: 374.

سے روکا اور حکمران نے اسے قتل کر دیا۔"

کسی کو نیکی پر لگا دینا داعی کے لیے سب سے بڑی نعمت ہے

حدیث: 13

((وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضي الله عنه: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّأْيَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَى يَدَيْهِ ، قَالَ: فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوْكُوْنَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا ، فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كُلُّهُمْ يَرْجُوْ أَنْ يُعْطَاهَا ، فَقَالَ: أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ . فَقَالُوْا: يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: فَأَرْسِلُوْا إِلَيْهِ فَأْتُوْنِي بِهِ ، فَلَمَّا جَاءَ بَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ ، فَبَرَأَ حَتَّى كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ ، فَأَعْطَاهُ الرَّأْيَةَ ، فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أُقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا؟ فَقَالَ: انْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ ، وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيْهِ ، فَوَاللّٰهِ! لَأَنْ يَهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ .)) [1]

"اور حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خیبر کے موقع پر بیان فرمایا: کل میں ایک ایسے شخص کو اسلامی علم دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح عنایت فرمائے گا۔ راوی نے بیان کیا کہ رات کو لوگ یہ سوچتے رہے کہ دیکھئے علم کسے ملتا ہے۔ جب صبح ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

[1] صحيح بخارى، كتاب المناقب، رقم: 3701.

سب حضرات (جو سرکردہ تھے) حاضر ہوئے۔ سب کو امید تھی کہ علم انہیں ہی ملے گا۔ لیکن نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ ان کی آنکھوں میں درد ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر ان کے یہاں کسی کو بھیج کر بلوالو۔ جب وہ آئے تو نبی کریم ﷺ نے ان کی آنکھ میں اپنا تھوک ڈالا اور ان کے لیے دعا فرمائی۔ اس سے انہیں ایسی شفا حاصل ہوئی جیسے کوئی مرض پہلے تھا ہی نہیں۔ چنانچہ آپ نے علم انہیں کو عنایت فرمایا۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں ان سے اتنا لڑوں گا کہ وہ ہمارے جیسے ہو جائیں (یعنی مسلمان بن جائیں) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابھی یوں ہی چلتے رہو۔ جب ان کے میدان میں اترو تو پہلے انہیں اسلام کی دعوت دو اور انہیں بتاؤ کہ اللہ کے ان پر کیا حق واجب ہیں۔ اللہ کی قسم! اگر تمہارے ذریعہ اللہ تعالیٰ ایک شخص کو بھی ہدایت دے دے تو وہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں (کی دولت) سے بہتر ہے۔''

دعوت کا کام کرنے والے مبارکباد کے حق دار

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۝۴۱ ﴾

(الحج : 41)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''(یہ) وہ لوگ (ہیں) کہ جنھیں اگر ہم زمین میں اقتدار بخشیں (تو) وہ نماز قائم کریں اور زکاۃ دیں، اور نیکی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں، اور تمام امور کا انجام اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔''

حدیث:14

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ مِنَ النَّاسِ مَفَاتِيحَ لِلْخَيْرِ، مَغَالِيقَ لِلشَّرِّ، وَإِنَّ مِنَ النَّاسِ مَفَاتِيحَ لِلشَّرِّ، مَغَالِيقَ لِلْخَيْرِ، فَطُوبَى لِمَنْ جَعَلَ اللّٰهُ مَفَاتِيحَ الْخَيْرِ عَلَى يَدَيْهِ، وَوَيْلٌ لِمَنْ جَعَلَ اللّٰهُ مَفَاتِيحَ الشَّرِّ عَلَى يَدَيْهِ.)) [1]

''اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں سے بعض لوگ نیکی کی چابیاں ہیں اور برائی کو روکنے والے ہیں اور بعض برائیاں کی چابیاں ہیں اور نیکی کو روکنے والے ہیں۔ مبارک ہو اس آدمی کو جس کے ہاتھ سے اللہ نے نیکی کے دروازے کھولے اور ہلاکت ہو اس شخص کے لیے جس کے ہاتھ سے شر کے دروازے کھولے گئے۔''

دعوت الی اللہ کا کام کرنے والوں کا مقام ومرتبہ

حدیث:15

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْمُؤْمِنُ يَالَفُ وَيُوْلَفُ، وَلَا خَيْرَ فِيمَنْ لَا يَالَفُ وَلَا يُوْلَفُ، وَخَيْرَ النَّاسِ أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ.)) [2]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن

---

[1] سنن ابن ماجه، المقدمة، رقم: 237، سلسلة الصحيحة، رقم: 1332.

[2] سلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم: 426.

محبت کرتا بھی ہے اور اس سے محبت کی جاتی ہے اور اس شخص میں کوئی بھلائی نہیں جو محبت کرے نہ اس سے محبت کی جائے، اور لوگوں میں سے بہتر وہ ہے جو دوسرے لوگوں کو سب سے زیادہ نفع پہنچائے۔''

داعی کو نیکی کا کام کرنے والے کے برابر اجر

حدیث: 16

((وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ دَعَا اِلَی هُدًی کَانَ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ، لَا یَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُورِهِمْ شَیْئًا، وَمَنْ دَعَا اِلَی ضَلَالَةٍ کَانَ عَلَیْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ، لَا یَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَیْئًا.)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ہدایت کی طرف بلاتا ہے، اس کے لیے اس کی پیروی کرنے والوں کے برابر اجر ہوگا، یہ چیز ان کے اجر میں کچھ کمی نہیں کرے گی اور جو ضلالت و گمراہی کی طرف بلاتا ہے، اس پر اتنا گناہ ہوگا، جس قدر گناہ اس کی پیروی کرنے والوں پر ہوگا اور اس سے ان کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔''

دعوت الی اللہ کا کام نہ کرنے پر عذاب الٰہی

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿لُعِنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ عَلٰی لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ۝ كَانُوْا لَا یَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ۝﴾ (المائدة: 78، 79)

---

[1] صحیح مسلم، کتاب العلم، رقم: 6804.

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بنی اسرائیل میں سے جو لوگ کافر ہوئے ان پر داود اور عیسیٰ ابن مریم کی زبان سے لعنت کی گئی، یہ اس وجہ سے ہوا کہ انہوں نے نافرمانی کی اور وہ حد سے گزر جاتے تھے۔ وہ ایک دوسرے کو برے کام سے منع نہیں کرتے تھے کیونکہ انھوں نے وہ خود کیا ہوتا تھا، بہت برا تھا جو وہ کرتے تھے۔''

حدیث: 17

((وَعَنْ جَرِيرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُونُ فِي قَوْمٍ يَعْمَلُ فِيهِمْ بِالْمَعَاصِي يَقْدِرُونَ عَلَى أَنْ يُغَيِّرُوا عَلَيْهِ فَلَا يُغَيِّرُوا: إِلَّا أَصَابَهُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَمُوتُوا.)) [1]

''اور حضرت جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ اگر ایک آدمی کسی قوم میں برے کام کرتا ہو اور دوسرے لوگ اسے روکنے کی قدرت رکھتے ہوں، لیکن نہ روکیں تو ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ مرنے سے پہلے پہلے عذاب نازل فرمائے گا۔''

حدیث: 18

((وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيهِمْ بِالْمَعَاصِي -هُمْ أَعَزُّ مِنْهُمْ وَأَمْنَعُ- لَا يُغَيِّرُونَ، إِلَّا عَمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ.)) [2]

''اور حضرت عبید اللہ بن جریر رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول

---

[1] سنن ابوداؤد، کتاب الملاحم، رقم: 4339۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

[2] سنن ابن ماجه، ابواب الفتن، رقم: 4009۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جن لوگوں میں اللہ کی نافرمانی کی جائے جب کہ وہ (گناہ کرنے والوں سے) زیادہ طاقتور اور زیادہ زور آور ہوں، اس کے باوجود (مجرموں کو گناہ سے) منع نہ کریں تو اللہ ان سب پر عذابِ عام نازل فرما دیتا ہے۔''

ظالم کو ظلم سے نہ روکا جائے تو رحمت الٰہی سے محرومی

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَاۤ اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ۝ وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّ اَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ۝﴾ (ھود: 116، 117)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پھر ان امتوں میں، جو تم سے پہلے گزریں، ایسے عقل وبصیرت والے کیوں نہ ہوئے جو زمین میں (لوگوں کو) فساد (پھیلانے) سے روکتے مگر تھوڑے ہی ان میں سے جنھیں ہم نے نجات دی اور جن لوگوں نے ظلم کیا وہ ان چیزوں کے پیچھے لگے رہے جن میں وہ (ظالم) آسودگی دیے گئے تھے، اور وہ مجرم تھے۔ اور آپ کا رب ایسا نہیں کہ وہ بستیوں کو ظلم کے ساتھ ہلاک کرے جبکہ ان کے باشندے اصلاح کرنے والے ہوں۔''

حدیث: 19

((وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: لَمَّا رَجَعَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مُهَاجِرَةُ الْبَحْرِ، قَالَ: أَلَا تُحَدِّثُونِي بِأَعَاجِيبِ مَا رَأَيْتُمْ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ؟ قَالَ فِتْيَةٌ مِنْهُمْ: بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ! بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ مَرَّتْ بِنَا

عَـجُـوزٌ مِـنْ عَـجَائِزِ رَهَابِينِهِمْ تَحْمِلُ عَلَى رَأْسِهَا قُلَّةً مِنْ مَاءٍ فَـمَـرَّتْ بِـفَتًـى مِـنْهُـمْ ، فَـجَعَلَ إِحْدَى يَدَيْهِ بَيْنَ كَتِفَيْهَا ، ثُمَّ دَفَـعَهَا ، فَخَرَّتْ عَلَى رُكْبَتَيْهَا فَانْكَسَرَتْ قُلَّتُهَا ، فَلَمَّا ارْتَفَعَتْ الْتَـفَتَـتْ إِلَيْـهِ فَـقَـالَـتْ: سَـوْفَ تَـعْـلَـمُ يَا غُدَرُ! إِذَا وَضَعَ اللّٰهُ الْـكُـرْسِـيَّ ، وَجَـمَـعَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ ، وَتَكَلَّمَتْ الْأَيْدِي وَالْأَرْجُـلُ بِـمَـا كَـانُـوا يَـكْسِبُـونَ ، فَسَوْفَ تَعْلَمُ كَيْفَ أَمْرِي وَأَمْـرُكَ ، عِـنْـدَهُ غَـدًا ، قَالَ: يَقُولُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَدَقَتْ ، صَـدَقَـتْ ، كَيْفَ يُـقَـدِّسُ الـلّٰـهُ أُمَّةً لَا يُـؤْخَذُ لِضَعِيفِهِمْ مِنْ شَدِيدِهِمْ؟)) [1]

''اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب سمندر کے رستہ ہجرت کرنے والے (یعنی مہاجرین حبشہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک روز ان سے) ارشاد فرمایا: تم نے سرزمین حبشہ میں جو عجیب وغریب باتیں دیکھی ہیں وہ مجھے بتاؤ۔ مہاجرین میں سے ایک نوجوان نے عرض کی ہاں یارسول اللہ! کیوں نہیں (میں ایک واقعہ سناتا ہوں) ایک روز ہم لوگ بیٹھے ہوئے تھے، ہمارے سامنے سے ایک راہبہ بڑھیا اپنے سر پر پانی کا گھڑا اٹھائے ہوئے گزری، اتنے میں ایک حبشی نوجوان آیا، اور اس نے اپنے دونوں ہاتھ بڑھیا کے کندھوں پر رکھے اور اسے دھکا دیا جس سے وہ گھٹنوں کے بل زمین پر گر پڑی اور اس کا گھڑا ٹوٹ گیا، جب اٹھی تو نوجوان کی طرف منہ کر کے کہنے لگی، اے بدقماش! تمہیں (اس حرکت کا انجام) جلد ہی معلوم ہو جائے گا، جب

---

[1] سنن ابن ماجه، ابواب الفتن، رقم: 4010، مختصر العلو: 46/59۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

اللہ تعالیٰ کرسی عدالت پر جلوہ افروز ہوں گے، اگلے اور پچھلے سارے لوگ جمع ہوں گے اور لوگوں کے اعمال کی گواہی ان کے ہاتھ اور پاؤں دیں گے، اس روز میرے اور تمہارے معاملے کا فیصلہ ہوجائے گا۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: بڑھیا نے سچ کہا، بالکل سچ کہا، اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو کیسے پاک کریں گے جس میں کمزوروں کا بدلہ طاقتوروں سے نہ لیا جائے؟''

دعوت الی اللہ کا کام نہ کریں تو دعائیں قبول نہیں ہوتیں

حدیث :20

((وَعَـنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: وَالَّذِى نَفْسِى بِيَدِهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنْ الْمُنْكَرِ ، أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللّٰهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ ، ثُمَّ تَدْعُونَهُ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ .))[1]

''اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم لوگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو ورنہ قریب ہے کہ اللہ تم پر عذاب نازل فرمادے پھر تم اس سے دعا کرو گے تو وہ تمہاری دعائیں بھی قبول نہیں فرمائے گا۔''

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ترک کرنا قیامت کی نشانی ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ۭ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ ﴾

(المائدة : 105)

[1] سنن ترمذی، ابواب الفتن، رقم: 2169، سلسلة الصحيحة، رقم: 2868.

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر اپنی جانوں کی فکر لازم ہے، جو شخص گمراہ ہو، وہ تمھیں نقصان نہیں پہنچا سکتا جبکہ تم خود ہدایت پر ہو۔ تم سب کو اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے، پھر وہ تمھیں بتا دے گا کہ تم کیا کرتے رہے ہو۔“

حدیث: 21

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: كَيْفَ بِكُمْ وَبِزَمَانٍ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ ، يُغَرْبَلُ النَّاسُ فِيهِ غَرْبَلَةً ، وَتَبْقَى حُثَالَةٌ مِنَ النَّاسِ ، قَدْ مَرِجَتْ عُهُودُهُمْ وَأَمَانَاتُهُمْ ، فَاخْتَلَفُوا ، وَكَانُوا هَكَذَا! ـ وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ـ قَالُوا: كَيْفَ بِنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِذَا كَانَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: تَأْخُذُونَ بِمَا تَعْرِفُونَ ، وَتَدَعُونَ مَا تُنْكِرُونَ ، وَتُقْبِلُونَ عَلَى خَاصَّتِكُمْ ، وَتَذَرُونَ أَمْرَ عَوَامِّكُمْ .))[1]

”اور حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہت جلد ایسا وقت آئے گا کہ نیک لوگ اٹھا لیے جائیں گے اور صرف برے لوگ ہی باقی رہ جائیں گے، وعدہ اور امانت خلط ملط ہو جائیں گے (یعنی ان کی پروا نہیں کی جائے گی) لوگ بالکل بگڑ جائیں گے، اچھے اور برے لوگ آپس میں یوں گھل مل جائیں گے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر دکھائیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اگر ایسا وقت ہم پر آ جائے تو ہم کیا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے نیکی سمجھو

[1] سنن ابن ماجه ، ابواب الفتن ، رقم : 3957 ، سلسلة الصحيحة ، رقم : 205 .

اس پر عمل کرنا جسے برا سمجھو اسے چھوڑ دینا، اور اس وقت اپنے قابل اعتماد لوگوں کے پاس چلے آنا اور دوسروں کو ان کے حال پر چھوڑ دینا۔‘‘

کسی برے کام کو روکنے کی طاقت نہ ہو تو دل سے برا جاننا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَقُوْلُوْنَ وَ مَآ اَنْتَ عَلَیْهِمْ بِجَبَّارٍ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ یَّخَافُ وَعِیْدِ﴾ (ق : 45)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’ہم اسے زیادہ جاننے والے ہیں جو یہ کہتے ہیں اور تو ان پر کوئی زبردستی کرنے والا نہیں، سو قرآن کے ساتھ اس شخص کو نصیحت کر جو میرے عذاب کے وعدے سے ڈرتا ہے۔‘‘

حدیث: 22

((وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: يُسْتَعْمَلُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ، فَتَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ، فَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ بَرِئَ، وَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ سَلِمَ، وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ.)) [1]

’’اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے اوپر ایسے حکمران مقرر ہوں گے جن کے بعض کام تمہیں اچھے لگیں گے بعض برے۔ جس نے ان کے برے کاموں کو (دل سے) برا جانا وہ گناہوں سے بری الذمہ ہو گیا اور جس نے (زبان سے) برا کہا وہ بھی (اللہ کی پکڑ سے) بچ گیا لیکن جو ان کی برائی پر خوش ہوا اور ان کے پیچھے لگ گیا (وہ ہلاک ہوا)۔‘‘

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الامارة، رقم: 4801.

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا حکم تا قیامت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ يُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝﴾

(التوبة : 71)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''مومن مرد اور مومن عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔ وہ نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکاۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ عنقریب رحم فرمائے گا۔ بے شک اللہ زبردست، خوب حکمت والا ہے۔''

حدیث: 23

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: تَسْمَعُونَ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ سَمِعَ مِنْكُمْ .)) [1]

''اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ مجھ سے علم سنتے ہو اور آگے تم سے لوگ سنیں گے اور جو تم سے سنیں گے ان سے آگے سنا جائے گا (اور یہ سب اس کے اجر و ثواب میں شریک ہوں گے)۔''

[1] سنن ابی داؤد، کتاب العلم، رقم : 3659، سلسلة الصحيحة، رقم : 1784 .

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر حکمت سے ہو

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ جَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ ۝۱۲۵ ﴾ (النحل : 125)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’(اے نبی!) اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھے وعظ کے ساتھ دعوت دیجیے اور ان سے احسن طریقے سے بحث کیجیے۔ بے شک آپ کا رب ہی اس شخص کو خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بھٹکا اور وہی ہدایت پانے والوں کو خوب جانتا ہے۔‘‘

حدیث: 24

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَا حَسَدَ إِلَّا فِی اثْنَتَیْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهٗ عَلٰی هَلَكَتِهٖ فِی الْحَقِّ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ حِكْمَةً فَهُوَ یَقْضِی بِهَا وَیُعَلِّمُهَا.)) [1]

’’اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو چیزوں کے علاوہ کسی پر رشک جائز نہیں، ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے بہت مال دیا ہے اور اسے حق کی راہ میں بے دریغ خرچ کرنے کی توفیق دی ہے، دوسرا وہ انسان جس کو اللہ تعالیٰ نے، حکمت (دین کا صحیح فہم) دیا اور وہ اس کے مطابق (اپنے اور دوسروں کے) فیصلے کرتا ہے اور لوگوں کو اس کی تعلیم دیتا ہے۔‘‘

[1] صحیح مسلم، کتاب فضائل القرآن، رقم : 1896.

داعی اچھے اخلاق کا مالک ہو

حدیث:25

((وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَا مِنْ شَيْءٍ يُوضَعُ فِي الْمِيزَانِ أَثْقَلُ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ، وَإِنَّ صَاحِبَ حُسْنِ الْخُلُقِ لَيَبْلُغُ بِهِ دَرَجَةَ صَاحِبِ الصَّوْمِ وَالصَّلَاةِ.)) [1]

''اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ'' (قیامت کے روز) میزان میں اچھے اخلاق سے بڑھ کر وزنی کوئی چیز نہیں ہوگی، بے شک اچھے اخلاق والا (اپنی اس خوبی کی وجہ سے) کثرت سے روزے رکھنے والے اور کثرت سے نوافل ادا کرنے والے کے درجہ کو پہنچ جاتا ہے۔''

نرمی گفتگو کو مزین اور ترشی معیوب بنا دیتی ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ۝﴾

(آل عمران : 159)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پس (اے نبی!) آپ اللہ کی رحمت کے باعث ان کے لیے نرم ہو گئے۔ اگر آپ تندخو اور سخت دل ہوتے تو وہ سب آپ کے پاس سے چھٹ جاتے، چنانچہ آپ ان سے درگزر کریں اور ان کے لیے بخشش مانگیں

[1] سنن ترمذی، ابواب البر والصلة، رقم : 2003۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

اوران سے (اہم) معاملات میں مشورہ کریں، پھر جب آپ پختہ ارادہ کرلیں تو اللہ پر بھروسا کریں، بے شک اللہ بھروسا کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔''

حدیث :26

((وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُونُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهٗ، وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهٗ.)) [1]

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کام میں نرمی برتی جائے نرمی اس میں زینت پیدا کردیتی ہے، اور جس کام سے نرمی نکال دی جائے تو وہ اسے عیب دار بنا دیتی ہے۔''

داعی لوگوں کے لیے آسانی پیدا کرے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۫ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۱۸۵﴾ (البقرة : 185)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تمھارے لیے آسانی چاہتا ہے اور وہ تمھارے لیے تنگی نہیں چاہتا اور تاکہ تم گنتی پوری کرو اور اس پر اللہ کی بڑائی بیان کرو کہ اس نے تمھیں ہدایت دی اور تاکہ تم شکر کرو۔''

حدیث :27

((وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا بَعَثَ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ فِيْ بَعْضِ اَمْرِهٖ، قَالَ: بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا،

[1] صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، رقم : 6602.

وَيَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا.)) [1]

''اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب میں سے کسی کو جب (لوگوں کی طرف) کسی کام سے بھیجتے تو انہیں نصیحت فرماتے، لوگوں کو اچھی خبر دینا، نفرت نہ دلانا، آسانی پیدا کرنا، سختی نہ کرنا۔''

دعوت کے میدان میں تکلیف دہ باتوں پر صبر کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ وَ اِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَ اَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ۝ ﴾ (البقرة : 55)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جب تم نے کہا اے موسیٰ! ہم ہرگز تیرا یقین نہ کریں گے، یہاں تک کہ ہم اللہ کو کھلم کھلا دیکھ لیں، تو تمھیں کڑک نے پکڑ لیا اور تم دیکھ رہے تھے۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَ لَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ﴾ (الاحقاف : 35)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پس صبر کریں جس طرح پختہ ارادے والے رسولوں نے صبر کیا اور ان کے لیے جلدی کا مطالبہ نہ کریں۔''

حدیث: 28

((وَعَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَرَاهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: الْمُسْلِمُ إِذَا كَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ خَيْرٌ مِنَ الْمُسْلِمِ الَّذِي لَا يُخَالِطُ النَّاسَ وَلَا

[1] صحيح مسلم، كتاب الجهاد، رقم : 4525.

يَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ .)) [1]

''اور حضرت یحییٰ بن وثاب رضی اللہ عنہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ایک شیخ سے روایت کرتے ہیں، میرا گمان ہے کہ شیخ نے یوں کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان دوسروں میں گھل مل کر رہے اور پھر لوگوں کی تکلیف دہ باتوں پر صبر کرے وہ اس مسلمان سے بہتر ہے جو دوسروں میں گھل مل کر نہ رہے اور نہ ہی ان کی تکلیف دہ باتوں پر صبر کرے۔''

داعی الی اللہ شہرت اور دکھاوے کی نیت سے کام نہ کرے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝﴾ (الماعون : 4 تا 7)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پس ان نمازیوں کے لیے بڑی ہلاکت ہے۔ وہ جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔ وہ جو دکھاوا کرتے ہیں۔ اور عام برتنے کی چیزیں روکتے ہیں۔''

حدیث: 29

((وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: فَقَالَ لَهٗ نَاتِلُ اَهْلِ الشَّامِ: اَيُّهَا الشَّيْخُ حَدِّثْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: نَعَمْ! سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ ، رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ ، فَاُتِىَ بِهٖ

[1] سنن ترمذی، ابواب صفة القيامة، رقم : 2507، سنن ابن ماجه، رقم : 4032۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا ، قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: قَاتَلْتُ فِيكَ حَتّٰى اسْتُشْهِدْتُ ، قَالَ: كَذَبْتَ ، وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِاَنْ يُقَالَ جَرِيءٌ ، فَقَدْ قِيلَ ، ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِىَ فِى النَّارِ ، وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهٗ وَقَرَاَ الْقُرْآنَ ، فَاُتِىَ بِهٖ ، فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا . قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهٗ وَقَرَاْتُ فِيكَ الْقُرْآنَ . قَالَ: كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ عَالِمٌ ، وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ ، فَقَدْ قِيلَ ، ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِىَ فِى النَّارِ ، وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَعْطَاهُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهٖ ، فَاُتِىَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا ، قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ اَنْ يُنْفَقَ فِيهَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ ، قَالَ: كَذَبْتَ ، وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَادٌ ، فَقَدْ قِيلَ ، ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهٖ ، ثُمَّ اُلْقِىَ فِى النَّارِ .)) [1]

''اور سلیمان بن یسار رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، کہ لوگ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بکھر گئے تو ایک شامی سر برآوردہ یا ناتل نامی شخص نے ان سے کہا، اے شیخ! ہمیں وہ حدیث سنائیے، جو آپ نے براہ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے، انہوں نے کہا، ہاں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: سب سے پہلے قیامت کے دن جس کے خلاف فیصلہ ہوگا، وہ ایک شہید ہونے والا آدمی ہے، اسے لایا جائے گا، تو اللہ تعالیٰ اپنی نعمتیں اسے بتائے گا اور وہ ان کا اقرار کرے گا، اللہ تعالیٰ پوچھے گا، تو نے ان نعمتوں سے کیا کام لیا (کن مقاصد

[1] صحيح مسلم ، كتاب السنة ، رقم : 4923 .

کے لیے ان کو استعمال کیا) ہے وہ کہے گا، میں نے تیری خاطر جہاد کیا، حتیٰ کہ مجھے شہید کر دیا گیا، اللہ فرمائے گا، تو جھوٹ بولتا ہے، تو نے تو صرف اس لیے جہاد میں حصہ لیا، تاکہ تیری جرأت کے چرچے ہوں، تو یہ چرچے ہو گئے، پھر اس کے بارے میں حکم ہوگا اور اسے اوندھے منہ گھسیٹ کر دوزخ میں ڈال دیا جائے اور ایک آدمی نے علم سیکھا اور سکھایا اور قرآن کی قرات کرتا رہا، اسے بھی لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمت کی شناخت کروائے گا اور وہ ان کی شناخت کر لے گا، اللہ اس سے پوچھے گا، تو نے ان سے کیا کام لیا؟ (ان کو کن مقاصد کے لیے استعمال کیا) وہ کہے گا، میں نے علم سیکھا اور اسے سکھایا اور تیری خاطر قرآن کی قرأت کی، اللہ فرمائے گا، تو جھوٹ کہتا ہے، تو نے تو علم اس لیے حاصل کیا، تاکہ تجھے عالم کہا جائے گا اور تو نے قرآن پڑھا، تاکہ تجھے قاری کہا جائے گا، تو تیرا یہ مقصد حاصل ہو چکا، (تیرے عالم اور قاری ہونے کا خوب چرچا ہوا) پھر اس کے بارے میں حکم ہوگا اور اسے چہرے کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور ایک تیسرا آدمی ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ نے بھرپور دولت سے نوازا ہوگا اور اسے ہر قسم کا مال عنایت کیا ہوگا، اسے بھی لایا جائے گا اور اللہ اسے اپنی نعمتوں سے آگاہ فرمائے گا اور وہ ان کا اعتراف کر لے گا، اللہ تعالیٰ پوچھے گا، تو نے ان سے کیا کام لیا؟ وہ کہے گا، میں نے کوئی کوئی ایسا راستہ نہیں چھوڑا، جہاں تجھے خرچ کرنا پسند تھا، مگر تیری رضا کے حصول کی خاطر میں نے وہاں خرچ کیا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا، تو نے جھوٹ کہا، درحقیقت تو نے یہ سب کچھ اس لیے کیا تاکہ تجھے سخی کہا جائے گا، (تیری فیاضی اور داد و دہش کے چرچے ہوں) سو تیرا یہ مقصد تجھے حاصل ہو گیا، (دنیا میں تیری سخاوت اور داد واہش کے خوب چرچے ہوئے) پھر اس کے بارے میں حکم ہوگا اور اسے چہرے کے بل گھسیٹ

کر آگ میں ڈال دیا جائے گا۔''

داعی کو تنہائی کے گناہوں سے پاک ہونا چاہیے

حدیث: 30

((وَعَنْ ثَوْبَانَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: لَأَعْلَمَنَّ أَقْوَامًا مِنْ أُمَّتِي يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِحَسَنَاتٍ أَمْثَالِ جِبَالِ تِهَامَةَ بِيضًا، فَيَجْعَلُهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هَبَاءً مَنْثُورًا، قَالَ ثَوْبَانُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! صِفْهُمْ لَنَا، جَلِّهِمْ لَنَا، أَنْ لَا نَكُونَ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَا نَعْلَمُ، قَالَ: أَمَا إِنَّهُمْ إِخْوَانُكُمْ وَمِنْ جِلْدَتِكُمْ وَيَأْخُذُونَ، مِنَ اللَّيْلِ كَمَا تَأْخُذُونَ وَلَكِنَّهُمْ أَقْوَامٌ إِذَا خَلَوْا بِمَحَارِمِ اللّٰهِ انْتَهَكُوهَا.)) [1]

''اور حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اپنی امت کے بعض ایسے لوگوں کو جانتا ہوں جو قیامت کے روز آئیں گے تو ان کی نیکیاں تہامہ پہاڑ کے برابر ہوں گی لیکن اللہ تعالیٰ انہیں غبار بنا کر اڑا دے گا۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! ہمیں ان کی نشانیاں کھول کر بتائیں تاکہ ہم بھی غیر شعوری طور پر کہیں ان میں شامل نہ ہو جائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سنو، وہ تمہارے ہی بھائی بند ہوں گے، تمہاری قوم سے ہوں گے جس طرح تم راتوں میں عبادت کرتے ہو، ایسے ہی وہ بھی راتوں میں عبادت کریں گے لیکن جب تنہائی میں ان کا واسطہ اللہ کی حرمتوں سے پڑے گا تو انہیں پامال کریں گے۔''

---

[1] سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، رقم: 4245، سلسلة الصحيحة، رقم: 505.

داعی کو نفاق اور بدعملی سے پاک ہونا چاہیے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَ اَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝﴾ (البقرة : 44)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو، حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو، تو کیا تم نہیں سمجھتے؟''

حدیث: 31

((وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَتَيْتُ لَيْلَةَ اُسْرِیَ بِیْ عَلٰی قَوْمٍ تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيْضَ مِنْ نَّارٍ ، كُلَّمَا قُرِضَتْ وَفَتْ ، فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيْلُ مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: خُطَبَاءُ اُمَّتِكَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ مَالَا يَفْعَلُوْنَ ، وَيَقْرَءُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَلَا يَعْمَلُوْنَ بِهِ .)) [1]

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: معراج کی رات میرا گزر ایک ایسی قوم پر ہوا جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جاتے اور پھر صحیح سالم ہوجاتے (پھر دوبارہ کاٹے جاتے) میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے بتایا: یہ آپ ﷺ کی امت کے وہ خطیب ہیں جو دوسروں کو وعظ کرتے تھے لیکن خود عمل نہیں کرتے تھے، اللہ کی کتاب پڑھتے تھے لیکن اس پر عمل نہیں کرتے تھے۔''

---

[1] صحيح الجامع الصغير للالبانی، رقم : 128 .

داعی لوگوں کو شرک سے منع کرے

حدیث: 32

((وَعَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: أَتَيْتُ الْحِيرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ، فَقُلْتُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَقُّ أَنْ يُسْجَدَ لَهُ قَالَ: فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ إِنِّي أَتَيْتُ الْحِيرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ، فَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَحَقُّ أَنْ تُسْجُدَ لَكَ قَالَ: أَرَأَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِي أَكُنْتَ تَسْجُدُ لَهُ؟ قَالَ: قُلْتُ لَا، قَالَ: فَلَا تَفْعَلُوا، لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ النِّسَاءَ أَنْ يَسْجُدْنَ لِأَزْوَاجِهِنَّ، لِمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنَ الْحَقِّ.)) [1]

''اور حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں حیرہ (یمن کا شہر) آیا تو وہاں کے لوگوں کو اپنے حاکم کے آگے سجدہ کرتے دیکھا میں نے خیال کیا کہ رسول اللہ ﷺ (ان حاکموں کے مقابلے میں) سجدہ کے زیادہ حق دار ہیں۔ چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو عرض کی: یارسول اللہ! میں نے حیرہ کے لوگوں کو اپنے حاکم کے سامنے سجدہ کرتے دیکھا ہے حالانکہ آپ ﷺ سجدہ کے زیادہ حق دار ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اچھا بتاؤ اگر تمہارا گزر میری قبر پر ہو تو کیا تم میری قبر پر سجدہ کرو گے؟ میں نے عرض کی: نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر اب بھی مجھے سجدہ نہ کرو اگر میں کسی کو

[1] سنن ابی داؤد، کتاب النکاح، رقم: 2140۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں اس حق کے بدلے میں جو اللہ تعالیٰ نے مردوں کے لیے مقرر کیا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے گلے میں صلیب لٹکانے سے منع فرمایا

حدیث: 33

((وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَفِي عُنُقِي صَلِيبٌ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ: يَا عَدِيُّ! اطْرَحْ عَنْكَ هَذَا الْوَثَنَ .)) [1]

''اور حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں (اسلام لانے کے لیے) حاضر ہوا۔ میرے گلے میں سونے کی صلیب تھی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عدی! یہ بت گلے سے اتار کر پھینک دو۔''

دعوت الی اللہ کی خاطر جان کا نذرانہ پیش کرنا

حدیث: 34

((وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: جَآءَ نَاسٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا: اَنْ ابْعَثْ مَعَنَا رِجَالًا يُعَلِّمُونَا الْقُرْآنَ وَالسُّنَّةَ، فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ سَبْعِينَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ، يُقَالُ لَهُمْ الْقُرَّآءُ، فِيهِمْ خَالِي حَرَامٌ، يَقْرَئُونَ الْقُرْآنَ، وَيَتَدَارَسُونَ بِاللَّيْلِ يَتَعَلَّمُونَ، وَكَانُوا بِالنَّهَارِ يَجِيئُونَ بِالْمَآءِ فَيَضَعُونَهُ فِي الْمَسْجِدِ، وَيَحْتَطِبُونَ فَيَبِيعُونَهُ، وَيَشْتَرُونَ بِهِ الطَّعَامَ لِاَهْلِ الصُّفَّةِ، وَلِلْفُقَرَآءِ فَبَعَثَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ

[1] سنن الترمذی، ابواب تفسیر القرآن، رقم: 3095۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' قرار دیا ہے۔

اِلَيْهِمْ، فَعَرَضُوا لَهُمْ فَقَتَلُوهُمْ، قَبْلَ اَنْ يَّبْلُغُوا الْمَكَانَ، فَقَالُوا: اللّٰهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا اَنَّا قَدْ لَقِينَاكَ فَرَضِينَا عَنْكَ، وَرَضِيتَ عَنَّا، قَالَ: وَاَتٰى رَجُلٌ حَرَامًا، خَالَ اَنَسٍ، مِنْ خَلْفِهٖ فَطَعَنَهٗ بِرُمْحٍ حَتّٰى اَنْفَذَهٗ، فَقَالَ حَرَامٌ: فُزْتُ، وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِاَصْحَابِهٖ: اِنَّ اِخْوَانَكُمْ قَدْ قُتِلُوا، وَاِنَّهُمْ قَالُوا: اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا اَنَّا قَدْ لَقِينَاكَ فَرَضِينَا عَنْكَ، وَرَضِيتَ عَنَّا.)) [1]

''اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگے، آپ ہمارے ساتھ کچھ آدمی روانہ فرمائیں، جو ہمیں قرآن وسنت کی تعلیم دیں، تو آپ نے ان کی قوم کی طرف ستر (70) انصاری آدمی روانہ فرمائے، جنہیں قراء (قرآن پڑھانے والے) کہا جاتا تھا، ان میں میرے ماموں حرام رضی اللہ عنہ بھی تھے، یہ لوگ قرآن مجید پڑھتے تھے اور رات کو قرآن مجید پڑھتے پڑھاتے اور سیکھتے اور دن کو پانی لا کر مسجد میں (لوگوں کے استعمال کے لیے) رکھتے اور لکڑیاں کاٹ کر انہیں بیچتے اور اس رقم سے اہل صفہ اور محتاجوں کے لیے خوراک خریدتے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں (ان کی قوم کی) طرف بھیج دیا، دشمن ان کے سامنے آیا اور انہی مقررہ جگہ تک پہنچنے سے پہلے قتل کر ڈالا، حضرت حرام رضی اللہ عنہ نے دعا کی، اے اللہ! ہماری طرف سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام پہنچا دے، کہ ہم تجھے مل چکے ہیں، ہم تجھ سے راضی ہیں اور تو ہم سے راضی ہو گیا ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ماموں حرام رضی اللہ عنہ کے پیچھے سے ایک آدمی آیا اور انہیں اس طرح نیزہ مارا کہ وہ پار ہو گیا، تو حضرت حرام رضی اللہ عنہ نے کہا، رب

[1] صحیح مسلم، کتاب الامارت، رقم: 4917.

کعبہ کی قسم! میں نے منزل کو پالیا اور رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو بتایا، تمہارے بھائی شہید کر دیئے گئے ہیں اور انہوں نے دعا کی ہے، اے اللہ! ہماری طرف سے ہمارے نبی ﷺ کو پیغام پہنچا دے، کہ ہم تجھے مل چکے ہیں اور تجھ سے راضی ہو گئے ہیں اور تو ہم سے راضی ہو گیا ہے۔''

داعی خلافِ سنت عمل سے منع کرے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝﴾ (لقمان : 17)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: (جناب لقمان نے کہا) ''اے میرے چھوٹے بیٹے! نماز قائم کر اور نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کر اور اس (مصیبت) پر صبر کر جو تجھے پہنچے، یقیناً یہ ہمت کے کاموں سے ہے۔''

حدیث: 35

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللّٰهِ أَنْ يُصَلِّيْنَ فِي الْمَسْجِدِ. فَقَالَ ابْنٌ لَهُ: إِنَّا لَنَمْنَعُهُنَّ، قَالَ: فَغَضِبَ غَضَبًا شَدِيدًا، وَقَالَ: أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَتَقُولُ: إِنَّا لَنَمْنَعُهُنَّ؟)) [1]

''اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص اللہ کی بندیوں کو مسجد میں آنے سے نہ روکے۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے نے کہا: ہم تو روکیں گے۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سخت ناراض

---

[1] سنن ابن ماجه، المقدمة، رقم: 16، صحيح ابن خزيمة، رقم: 1684، صحيح أبوداؤد، رقم: 575.

ہوئے اور فرمایا: میں تیرے سامنے حدیث رسول ﷺ بیان کر رہا ہوں اور تو کہتا ہے کہ ہم انہیں ضرور روکیں گے۔''

نبی کریم ﷺ نے اپنے قبیلے کو دین کی دعوت دی

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ وَ اَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ ﴾ (الشعراء : 214)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور آپ اپنے قریبی رشتے داروں کو ڈرائیں۔''

حدیث: 36

((وَعَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ ﴿ وَ اَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ ﴾ قَالَ: جَمَعَ النَّبِیُّ ﷺ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهٖ، فَاجْتَمَعَ ثَلَاثُوْنَ فَاكَلُوْا وَشَرَبُوْا، قَالَ: فَقَالَ لَهُمْ: مَنْ يَضْمَنُ عَنِّیْ دِيْنِیْ وَمَوَاعِيْدِیْ وَيَكُوْنَ مَعِیَ فِی الْجَنَّةِ وَيَكُوْنُ خَلِيْفَتِیْ فِیْ أَهْلِیْ؟ فَقَالَ رَجُلٌ: لَمْ يُسَمِّهٖ شَرِيْكٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَنْتَ كُنْتَ بَحْرًا مَنْ يَقُوْمُ بِهٰذَا؟ قَالَ رضي الله عنه: ثُمَّ قَالَ الْاٰخر، قَالَ: فَعَرَضَ ذٰلِكَ عَلٰى أَهْلِ بَيْتِهٖ، فَقَالَ عَلِیٌّ رضي الله عنه: أَنَا.))[1]

''اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب (سورۃ الشعراء کی آیت نمبر 214) ﴿ وَ اَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ ﴾ ''اور ڈراؤ اپنے قریبی رشتہ داروں کو۔'' نازل ہوئی تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے گھر والوں کو جمع کیا۔ تیس آدمی جمع ہوئے، انہوں نے کھایا پیا (فراغت کے بعد) رسول اللہ ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا: میرے دین کو قبول کرنے اور وعدوں پر یقین کرنے کی ضمانت پر کون میرے

[1] مسند أحمد: 883/2۔ شیخ احمد شاکر نے اسے ''صحیح الإسناد'' کہا ہے۔

ساتھ جنت میں جائے گا اور میرے اہل میں میرے بعد جانشین بنے گا؟ ایک آدمی نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ تو (نیکی اور خیر کے) سمندر ہیں۔ آپ ﷺ کے مقام پر کون کھڑا ہوسکتا ہے؟ پھر ایک اور آدمی نے بات کی۔ پھر رسول اکرم ﷺ نے وہی بات اپنے گھر والوں کے سامنے پیش کی۔ تب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی میں آپ ﷺ کی پیشکش قبول کرتا ہوں۔“

داعی زندگی کے آخری سانس تک ایمان لانے کا حکم دے

حدیث: 37

((وَعَـنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جَائَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَوَجَدَ عِنْدَهُ أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ، وَعَبْدَاللّٰهِ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِأَبِي طَالِبٍ: يَا عَمِّ قُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، كَلِمَةً أَشْهَدُ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ. فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ: يَا أَبَا طَالِبٍ، أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ؟ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ، وَيَعُودَانِ بِتِلْكَ الْمَقَالَةِ، حَتَّى قَالَ أَبُو طَالِبٍ: آخِرَ مَا كَلَّمَهُمْ هُوَ عَلَى مِلَّةِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ، وَأَبَى أَنْ يَقُولَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَمَا وَاللّٰهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ، مَا لَمْ أُنْهَ عَنْكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى فِيهِ ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ﴾ الْآيَةَ.))[1]

---

[1] صحيح بخاری، كتاب الجنائز، رقم: 1360.

''اور حضرت سعید بن مسیّب اپنے باپ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ جب ابوطالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے۔ دیکھا تو ان کے پاس اس وقت ابوجہل بن ہشام اور عبداللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ موجود تھے۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: چچا! آپ ایک کلمہ لا الہ الا اللہ، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں کہہ دیجئے تاکہ میں اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کلمہ کی وجہ سے آپ کے حق میں گواہی دے سکوں۔ اس پر ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ نے کہا ابو طالب! کیا تم اپنے باپ عبدالمطلب کے دین سے پھر جاؤ گے؟ رسول اللہ ﷺ برابر کلمۂ اسلام ان پر پیش کرتے رہے۔ ابوجہل اور ابن ابی امیہ بھی اپنی بات دہراتے رہے۔ آخر ابو طالب کی آخری بات یہ تھی کہ وہ عبد المطلب کے دین پر ہیں۔ انہوں نے لا الہ الا اللہ کہنے سے انکار کردیا پھر بھی رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں آپ کے لیے استغفار کرتا رہوں گا۔ تاآنکہ مجھے منع نہ کردیا جائے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ﴾ (التوبہ:113) نازل فرمائی۔''

داعی لوگوں کو نیکی کی باتیں سکھلائے

حدیث:38

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ كُنْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا، فَقَالَ: يَا غُلَامُ! إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ: احْفَظْ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ، احْفَظْ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ، إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلْ اللّٰهَ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ، وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوْ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ،

وَلَـوْ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَىْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَىْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ، رُفِعَتْ الْأَقْلَامُ، وَجَفَّتْ الصُّحُفُ.)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ایک دن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے (سوار) تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لڑکے! میں تجھے چند کلمے سکھاتا ہوں (جو یہ ہیں) اللہ تعالیٰ کے احکام کی حفاظت کر اللہ تعالیٰ (دین و دنیا کے فتنوں میں) تمہاری حفاظت فرمائے گا، اللہ تعالیٰ کو یاد کر، تو تُو اسے اپنے ساتھ پائے گا جب سوال کرنا ہوتو صرف اللہ تعالیٰ سے سوال کر، جب مدد مانگنا ہوتو صرف اللہ تعالیٰ سے مانگ اور اچھی طرح جان لے کہ اگر سارے لوگ تجھے نفع پہنچانے کے لیے اکٹھے ہوجائیں تو کچھ بھی نفع نہیں پہنچاسکیں گے سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے اور اگر سارے لوگ تجھے نقصان پہنچانا چاہیں تو تجھے کچھ بھی نقصان نہیں پہنچاسکیں گے سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے، قلم (تقدیر لکھنے والے) اٹھالیے گئے ہیں اور صحیفے جن میں تقدیر لکھی گئی ہے خشک ہوچکے ہیں۔''

امیر عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد میں اونچی آوازیں نکالنے سے منع فرمایا

حدیث: 39

((وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ كُنْتُ قَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ فَحَصَبَنِي رَجُلٌ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ: اذْهَبْ فَأْتِنِي بِهٰذَيْنِ فَجِئْتُهُ بِهِمَا قَالَ: مَنْ أَنْتُمَا؟ أَوْ مِنْ أَيْنَ أَنْتُمَا؟ قَالَا

[1] سنن ترمذی، ابواب صفة القيامة والرقائق والورع، رقم: 2516، المشكاة، رقم: 5302۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ، قَالَ لَوْ كُنْتُمَا مِنْ أَهْلِ الْبَلَدِ لَأَوْجَعْتُكُمَا، تَرْفَعَانِ أَصْوَاتَكُمَا فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ .))[1]

''اور حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں مسجد نبوی میں کھڑا ہوا تھا، کسی نے میری طرف کنکری پھینکی، میں نے جو نظر اٹھائی تو دیکھا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سامنے ہیں، آپ نے فرمایا کہ یہ سامنے جو دو شخص ہیں انہیں میرے پاس بلا کر لاؤ، میں بلا لایا، آپ نے پوچھا کہ تمہارا تعلق کس قبیلہ سے ہے، یا یہ فرمایا کہ تم کہاں رہتے ہو؟ انہوں نے بتایا کہ ہم طائف کے رہنے والے ہیں۔ (حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے) فرمایا کہ اگر تم مدینہ کے ہوتے تو میں تمہیں سزا دیئے بغیر نہ چھوڑتا۔ تم رسول کریم ﷺ کی مسجد میں آواز اونچی کرتے ہو؟''

داعی کفار ومشرکین کے پاس جا کر اسلام کی دعوت دے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ۝﴾ (الانبياء : 25)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور آپ سے پہلے ہم نے جو بھی رسول بھیجا اس کی طرف یہی وحی کرتے رہے کہ بے شک میرے سوا کوئی معبود نہیں، لہٰذا تم میری ہی عبادت کرو۔''

حدیث: 40

((وَعَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ عَبَّادٍ الدَّوْلِي رضي الله عنه يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِمِنًى فِي مَنَازِلِهِمْ قَبْلَ أَنْ يُهَاجِرَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ يَقُوْلُ:

[1] صحيح بخاری، کتاب الصلاة، رقم: 470.

يَـاأَيُّهَـا النَّاسُ! إِنَّ اللّٰهَ يَامُرُكُمْ أَنْ تَعْبُدُوْهُ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا . قَالَ: وَرَاءَهُ رَجُلٌ يَقُوْلُ: يَأَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ هٰذَا يَامُرُكُمْ أَنْ تَتْرُكُوْا دِيْنَ آبَائِكُمْ فَسَالْتُ مَنْ هٰذَا الرَّجُلُ؟ قِيْلَ: أَبُوْلَهَبٍ .))[1]

''اور حضرت ربیعہ بن عباد دولی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے مدینہ منورہ ہجرت سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منیٰ میں لوگوں کے خیموں میں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے: لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ اس کی بندگی کرو اور اس کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک نہ کرو۔ ربیعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ایک آدمی تھا جو کہہ رہا تھا لوگو! یہ شخص تمہیں تمہارے آبائی دین کو چھوڑنے کا حکم دے رہا ہے (لہٰذا اس کی بات نہ مانو) میں نے پوچھا یہ آدمی کون ہے؟ مجھے بتایا گیا یہ ابولہب ہے۔''



[1] مستدرك الحاكم، كتاب الايمان، رقم: 38، اتحاف المهرة لإبن حجر: 502/4، رقم: 4576۔ حاکم نے اسے "صحيح على شرط الشيخين" قرار دیا ہے۔

اربعین
اجتماعی زندگی گزارنے کے اصول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ عزوجل کی خاطر محبت کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَئِذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ ۝٦٧ ﴾

(الزخرف : 67)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''سب دلی دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے مگر متقی لوگ۔''

حدیث: 1

((عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ: اَنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَهٗ فِیْ قَرْیَةٍ اُخْرٰی ، فَاَرْصَدَ اللّٰهُ لَهٗ ، عَلٰی مَدْرَجَتِهٖ ، مَلَكًا ، فَلَمَّا اَتٰی عَلَیْهِ قَالَ: اَیْنَ تُرِیدُ؟ قَالَ: اُرِیدُ اَخًا فِیْ هَذِهِ الْقَرْیَةِ ، قَالَ: هَلْ لَكَ عَلَیْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ: لَا غَیْرَ اَنِّی اَحْبَبْتُهٗ فِی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ، قَالَ: فَاِنِّی رَسُولُ اللّٰهِ اِلَیْكَ ، بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّكَ كَمَا اَحْبَبْتَهٗ فِیهِ .))[1]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی کسی دوسری بستی میں اپنے بھائی کی زیارت کے لیے گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ بھیجا۔ اس نے پوچھا: تم کہاں جا رہے ہوں؟ اس نے کہا کہ بستی میں میرا بھائی رہتا ہے۔ اس کے پاس جا رہا ہوں۔ فرشتے نے پوچھا کیا اس کا تم پر کوئی احسان ہے جس کی وجہ سے تم تکلیف اٹھا رہے ہو یا اس کے احسان کا بدلہ اتارنے جا رہے ہو؟ اس نے کہا: نہیں میں صرف اس لیے جا رہا

[1] صحیح مسلم، کتاب البر والصلة والادب، باب فضل الحب فی اللّٰه، رقم: 6549 .

ہوں کہ میں اس سے اللہ عزوجل کے لیے محبت کرتا ہوں۔فرشتے نے کہا: پس میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا ہوں،تمہارے اس کے ساتھ محبت کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت کرتا ہے۔''

برائی کا بدلہ اچھائی سے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ لَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَ لَا السَّیِّئَةُ ؕ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَ بَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ۝۳۴﴾

(حم السجده: 34)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:''نیکی اور بدی برابر نہیں ہوتی۔ برائی کو بھلائی سے دفع کرو، پھر تمہارا دشمن ایسا ہو جائے گا جیسے دلی دوست۔''

حدیث:2

((وَعَنْ أَبِی ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اتَّقِ اللّٰهِ حَیْثُمَا كُنْتَ، وَأَتْبِعْ السَّیِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ.)) [1]

''اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جہاں بھی ہو اللہ سے ڈرو۔ برائی کے پیچھے نیکی کرو۔ نیکی برائی کو مٹا دے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔''

درگزر کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ۝۱۹۹﴾

(الاعراف: 199)

[1] سنن الترمذی، رقم: 1987۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''آپ عفو ودرگزر کو اختیار کیجیے، اور بھلائی کا حکم دیجیے، اور نادانوں سے اعراض کیجیے۔''

حدیث: 3

((وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَالٍ، وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا، وَمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ.)) [1]

''اور اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ کبھی مال کم نہیں کرتا، اور عفو ودرگزر کی وجہ سے اللہ بندے کی عزت بڑھاتا ہے، اور جو شخص اللہ کی خاطر تواضع اختیار کرتا ہے اللہ اس کا مرتبہ بلند فرماتا ہے۔''

دوسروں کی مدد کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی﴾ (المائدة: 2)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں آپس میں تعاون کرو۔''

حدیث: 4

((وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا، نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰی مُعْسِرٍ، يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِی الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا، سَتَرَهُ اللّٰهُ فِی الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللّٰهُ فِی عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِی عَوْنِ اَخِيهِ، وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا، سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ بِهٖ طَرِيقًا

[1] صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، رقم: 6592.

اِلَـى الْـجَـنَّةِ ، وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللّٰهِ ، يَتْلُونَ كِتَـابَ الـلّٰـهِ ، وَيَتَـدَارَسُونَهٗ بَيْنَهُمْ ، اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُـمُ الـرَّحْمَةُ ، وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَآئِكَةُ ، وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهٗ ، وَمَنْ بَطَّاَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ)) [1]

''اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مومن کی دنیا میں کوئی تکلیف رفع کرے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف رفع فرمائے گا۔ جو شخص کسی تنگدست پر آسانی کرے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے دنیا و آخرت میں آسانی فرمائے گا۔ جو شخص کسی مسلمان کی عیب پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی عیب پوشی کرے گا، اللہ تعالیٰ بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے۔ جو شخص طلب علم کی خاطر کسی راہ میں چلے، اس کے عوض اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرمائے گا۔ جب کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے کسی گھر میں کتاب اللہ کی تلاوت اور تعلیم کے لیے جمع ہوتے ہیں تو ان پر سکینت (آرام و سکون و اطمینان) نازل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے، اور اللہ تعالیٰ کے فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ذکر اپنے ہاں موجود مخلوق میں کرتا ہے۔ اور جسے خود اس کا عمل ہی پیچھے چھوڑ دے، اس کا نسب اسے آگے نہیں لاسکتا۔''

نیک لوگوں کی مجلس اختیار کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ اَلْاَخِلَّاۗءُ يَوْمَىِٕذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ﴾ (الزخرف: 67)

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، رقم: 6853.

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اس دن متقیوں کے سوا، تمام دوست آپس میں ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں گے۔''

حدیث: 5

((وَعَنْ أَبِی مُوسَی رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالْجَلِيسِ السَّوْءِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْمِسْكِ وَكِيرِ الْحَدَّادِ، لَا يَعْدَمُكَ مِنْ صَاحِبِ الْمِسْكِ إِمَّا تَشْتَرِيهِ أَوْ تَجِدُ رِيحَهُ، وَكِيرُ الْحَدَّادِ يُحْرِقُ بَدَنَكَ أَوْ ثَوْبَكَ، أَوْ تَجِدُ مِنْهُ رِيحًا خَبِيثَةً.)) [1]

''اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اچھے اور برے دوست کی مثال ایسے ہے کہ جیسے ایک کستوری رکھنے والا اور دوسری لوہار کی بھٹی ہے، کستوری والے سے تو کستوری خریدے گا یا پھر کم از کم تو اس سے بہترین خوشبو پائے گا اور لوہار کی بھٹی تیرا بدن یا کپڑے جلائے گی یا اس سے تو بدبو پائے گا۔''

اچھی بات کرو یا خاموش رہو

حدیث: 6

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ

[1] صحيح بخاری، كتاب البيوع، رقم: 2101.

الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ .))[1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ (1) مہمان کی عزت کرے۔ (2) رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرے، اور (3) بھلائی کی بات کرے یا پھر خاموش رہے۔''

حق پر ہوتے ہوئے جھگڑا چھوڑ دینا

حدیث: 7

((وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا زَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا، وَبِبَيْتٍ فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَإِنْ كَانَ مَازِحًا، وَبِبَيْتٍ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ .))[2]

''اور حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اس شخص کے لیے جنت کے اطراف میں ایک گھر کا ضامن ہوں جس نے حق پر ہوتے ہوئے بھی جھگڑا چھوڑ دیا، اور اس شخص کے لیے جنت کے درمیان میں ایک گھر کا ضامن ہوں جس نے مزاح کے طور پر بھی جھوٹ کا ارتکاب نہیں کیا، اور اس شخص کے لیے جنت کے بلند ترین حصے میں ایک گھر کا ضامن ہوں جس کا اخلاق اچھا ہو۔''

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الادب، رقم: 6018، صحیح مسلم، کتاب الایمان، رقم: 47.

[2] سنن ابوداود، کتاب الادب، رقم: 4800، سلسلة الأحاديث الصحيحة، رقم: 273 .

لوگوں پر رحم کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ﴾ (الانبیاء: 107)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے سراپا رحمت بنا کر بھیجا ہے۔''

حدیث: 8

((وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ لَّا يَرْحَمُ النَّاسَ لَا يَرْحَمْهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ)) [1]

''اور سیدنا جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ عزوجل بھی اس پر رحم نہیں فرماتا۔''

مسلمان کی عزت کی حفاظت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۭ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾ (الحجرات: 11)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! کوئی قوم کسی قوم سے مذاق نہ کرے، ہوسکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں، اور نہ کوئی عورتیں دوسری عورتوں سے، ہوسکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں، اور نہ اپنے لوگوں پر عیب لگاؤ

[1] صحيح مسلم، كتاب الفضائل، رقم: 6029.

اور نہ ایک دوسرے کو برے ناموں کے ساتھ پکارو، ایمان کے بعد فاسق ہونا برا نام ہے اور جس نے توبہ نہ کی سو وہی اصل ظالم ہیں۔''

حدیث: 9

((وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ ذَبَّ عَنْ عِرْضِ اَخِيْهِ بِالْغَيْبَةِ ، كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُعْتِقَهُ مِنَ النَّارِ))[1]

''اور سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی بھائی کی عدم موجودگی میں اس کی عزت کی حفاظت کی، اللہ پر اس کا حق ہے کہ وہ اسے جہنم سے آزاد کر دے۔''

دوسروں کے لیے آسانی پیدا کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ﴾

(البقرة: 185)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ آسانی کا ارادہ رکھتا ہے سختی کا نہیں۔''

حدیث: 10

((وَعَنْ اَبِی مُوْسٰی رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا بَعَثَ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ فِی بَعْضِ اَمْرِهٖ قَالَ: بَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا ، وَيَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا .))[2]

---

[1] صحيح الجامع الصغير ، رقم: 426، سلسله أحاديث الصحيحة ، رقم: 1433 .

[2] صحيح مسلم ، كتاب الجهاد والسير ، رقم: 1732 .

''اور سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی کو جب اپنے کسی کام کے لیے بھیجتے تو انہیں فرماتے: خوشخبری دینے والے بننا نفرت نہ دلانا، آسانی کرنا تنگی اور مشقت میں نہ ڈالنا۔''

پردہ پوشی

حدیث: 11

((وَعَنِ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.)) [1]

''اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر زیادتی کرتا ہے، نہ اسے (بے یار و مددگار چھوڑ کر دشمن کے) سپرد کرتا ہے۔ جو اپنے (مسلمان) بھائی کی حاجت پوری کرنے میں لگا ہو، اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری فرماتا ہے، جو کسی مسلمان سے کوئی پریشانی دور کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کی قیامت کی پریشانیوں میں سے کوئی بڑی پریشانی دور فرما دے گا اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی، اللہ تعالیٰ قیامت والے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔''

---

[1] صحيح بخاری، كتاب المظالم، رقم: 2442.

دوسرے کو اپنے اوپر ترجیح دینا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ يُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾

(الحشر : 9)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''وہ اپنی بجائے دوسروں پر ایثار کرتے ہیں اگرچہ وہ خود ضرورت مند ہوں۔''

حدیث: 12

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَصَابَنِي الْجَهْدُ فَأَرْسَلَ إِلَى نِسَآئِهِ فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهُنَّ شَيْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: أَلَا رَجُلٌ يُضَيِّفُ هَذَا اللَّيْلَةَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ)) فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَذَهَبَ إِلَى أَهْلِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ: ضَيْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تَدَّخِرِيْهِ شَيْئًا قَالَتْ: وَاللّٰهِ! مَا عِنْدِي إِلَّا قُوْتُ الصِّبْيَةِ قَالَ: فَإِذَا أَرَادَ الصِّبْيَةُ الْعَشَآءَ فَنَوِّمِيهِمْ وَتَعَالَيْ فَأَطْفِئِي السِّرَاجَ وَنَطْوِي بُطُوْنَنَا اللَّيْلَةَ فَفَعَلَتْ ثُمَّ غَدَا الرَّجُلُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((لَقَدْ عَجِبَ اللّٰهُ أَوْ ضَحِكَ مِنْ فُلَانٍ وَفُلَانَةٍ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَيُؤْثِرُوْنَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ .)) [1]

''اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صاحب خود (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں

[1] صحیح بخاری، رقم : 4889.

فاقہ سے ہوں۔ آپ ﷺ نے انہیں ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس بھیجا (کہ وہ آپ کی دعوت کریں) لیکن ان کے پاس کوئی چیز کھانے کی نہیں تھی۔ آپ نے فرمایا: کیا کوئی شخص ایسا نہیں جو آج رات اس مہمان کی میزبانی کرے؟ اللہ اس پر رحم کرے گا۔ اس پر ایک انصاری صحابی (ابوطلحہ رضی اللہ عنہ) کھڑے ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ آج میرے مہمان ہیں پھر وہ انہیں اپنے ساتھ گھر لے گئے اور اپنی بیوی سے کہا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے مہمان ہیں، کوئی چیز ان سے بچا کے نہ رکھنا۔ بیوی نے کہا کہ اللہ کی قسم میرے پاس اس وقت بچوں کے کھانے کے سوا اور کوئی چیز نہیں ہے۔ انصاری صحابی نے کہا: اگر بچے کھانا مانگیں تو انہیں سلا دو اور آؤ یہ چراغ بھی بجھا دو، آج رات ہم بھوکے ہی رہ لیں گے۔ بیوی نے ایسا ہی کیا۔ پھر وہ انصاری صحابی صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فلاں (انصاری صحابی) اور ان کی بیوی (کے عمل) کو پسند فرمایا۔ یا (آپ نے یہ فرمایا کہ) اللہ تعالیٰ مسکرایا۔'' پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ﴿وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ یعنی اور اپنے سے مقدم رکھتے ہیں اگرچہ خود فاقہ میں ہی ہوں۔''

احسن طریقے سے پیش آنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّ اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ﴿٦٣﴾﴾ (الفرقان: 63)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر نرمی سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے بات کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں سلام ہے۔''

حدیث :13

((وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! اِنَّ لِی قَرَابَةً، اَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُونِی، وَاُحْسِنُ اِلَيْهِمْ وَيُسِيئُونَ اِلَیَّ، وَاَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُونَ عَلَیَّ، فَقَالَ: لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ، فَكَاَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ، وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ، مَا دُمْتَ عَلَى ذٰلِكَ.))[1]

''اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک صحابی نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے کچھ رشتہ دار ایسے ہیں کہ میں ان سے تعلق جوڑتا ہوں اور وہ مجھ سے تعلق توڑتے ہیں۔ میں ان سے حسن سلوک کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ بدسلوکی کرتے ہیں۔ میں ان سے تحمل اور بردباری سے پیش آتا ہوں اور وہ میرے ساتھ نادانی سے پیش آتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر ایسا ہی ہے جیسا کہ تو نے کہا ہے، تو گویا تو ان کے منہ میں گرم راکھ ڈال رہا ہے۔ ان کے مقابلے مین تیرے ساتھ ہمیشہ اللہ کی طرف سے ایک مددگار رہے گا، جب تک تیرا رویہ ایسا رہے گا۔''

تحائف دینا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا ۝ ﴾ (النساء: 86)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جب تم کو کوئی تحفہ دیا جائے تو تم اس سے بہتر تحفہ دو یا اسی جیسا واپس کر دو۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے۔''

---

[1] صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، رقم: 6525.

حدیث: 14

((وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: تَهَادُوا تَحَابُّوا.)) ❶

”اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آپس میں ہدیہ لیا دیا کرو اس سے باہمی محبت پیدا ہوگی۔“

صلح کرانا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ط﴾ (النسآء: 128)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور صلح اچھی چیز ہے۔“

حدیث: 15

((وَعَنْ أَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ؟ قَالُوا: بَلٰى يَارَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: إِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَيْنِ الْحَالِقَةُ.)) ❷

”اور سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو وہ بات بتاؤں جو روزے، نماز اور صدقے سے بہتر ہے؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آپس میں صلح کرانا اور آپس کا فساد، تباہ و برباد کردینے والا ہے۔“

---

❶ ادب المفرد، للبخاری، رقم: 594، سنن الكبرىٰ بيهقی: 169/6، إرواء الغليل، رقم: 1601۔ محدث البانی نے اسے ”حسن“ کہا ہے۔

❷ سنن ابی داود، كتاب الادب، رقم: 4919، محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

جو چیز اپنے لیے پسند کرو وہی دوسروں کے لیے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ﴾

(آل عمران : 92)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''تم ہرگز بھلائی نہ پاسکو گے جب تک ان چیزوں میں سے اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو۔''

حدیث: 16

((وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ.)) [1]

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی آدمی اتنی دیر تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ جو اپنے لیے پسند کرتا ہے، وہی اپنے دوسرے بھائی کے لیے بھی پسند نہ کرے۔''

ضرورت مند کی ضرورت پوری کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ قُلْ مَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝ ﴾ (البقرة: 215)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''وہ تجھ سے پوچھتے ہیں کیا چیز خرچ کریں؟ کہہ دے تم خیر میں سے جو بھی خرچ کرو سو وہ ماں باپ اور زیادہ قرابت والوں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافر کے لیے ہے، اور تم نیکی میں سے جو کچھ بھی کرو گے تو بے شک اللہ اسے خوب جاننے والا ہے۔''

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الایمان، رقم: 13.

حدیث: 17

((وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ابْغُونِی الضُّعَفَاءَ، فَإِنَّمَا تُرْزَقُونَ وَتُنْصَرُونَ بِضُعَفَائِكُمْ.)) [1]

''اورسیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: مجھے تم کمزوروں میں تلاش کرو۔ یقیناً تمہیں انہی کی وجہ سے روزی دی جاتی ہے اور تمہاری اپنے ان ضعفاء کی وجہ سے ہی مدد کی جاتی ہے۔''

مریض کی عیادت کرنا

حدیث: 18

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ عَادَ مَرِيضًا أَوْ زَارَ أَخًا لَهُ فِی اللّٰهِ نَادَاهُ مُنَادٍ أَنْ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنْ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا.)) [2]

''اورسیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی بیمار کی بیمار پرسی کرے یا محض اللہ تعالیٰ کے لیے اپنے بھائی کی زیارت کرے تو ایک پکارنے والا باآواز بلند کہتا ہے کہ تجھے مبارک ہو، اور تیرا چلنا خوشگوار ہو، تجھے جنت میں ٹھکانہ نصیب ہو۔''

نرمی

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ اِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّیْسُوْرًا ﴾ (بنی اسرائیل: 28)

---

[1] سنن ابوداود، کتاب الجهاد، رقم: 2594۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] سنن ترمذی، ابواب البر والصلة، رقم: 2008۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے ''حسن'' کہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اگر آپ ان لوگوں سے پہلوتہی کیجیے اپنے رب کی جانب سے اس رحمت کی خواہش کرتے ہوئے جس کی آپ کو امید ہو تو ان سے کوئی اچھی بات کہہ دیجیے۔''

حدیث: 19

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ أَوْ بِمَنْ تَحْرُمُ عَلَيْهِ النَّارُ، عَلَى كُلِّ قَرِيبٍ هَيِّنٍ سَهْلٍ.)) [1]

''اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے لوگوں کی خبر نہ دوں جو جہنم کی آگ پر یا جہنم کی آگ ان پر حرام ہے؟ یہ ہر اس شخص پر حرام ہے جو لوگوں کے قریب رہنے والا، نرمی کرنے والا اور آسانی کرنے والا ہے۔''

کینہ سے بچو

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ۭ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاۗءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ښ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُھُمْ اَكْبَرُ ۭ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝﴾

(آل عمران: 118)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے ایمان والو! تم اپنا ولی دوست ایمان والوں کے سوا کسی اور کو نہ بناؤ تم تو نہیں دیکھتے دوسرے لوگ تمہاری تباہی میں کسر اٹھا نہیں رکھتے، وہ تو چاہتے ہیں کہ تم دکھ میں پڑو ان کی عداوت تو خود ان کی زبان سے

---

[1] سنن الترمذی، ابواب صفة القیامة والرقائق والورع، رقم: 2468، سلسلہ احادیث صحیحة، رقم: 935.

بھی ظاہر ہوچکی ہے اور جو ان کے سینوں میں پوشیدہ ہے وہ بہت زیادہ ہے ہم نے تمہارے لیے آیتیں بیان کر دیں۔“

حدیث :20

((وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الاِثْنَيْنِ، وَيَوْمَ الْخَمِيسِ، فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا، اِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اَخِيهِ شَحْنَآءُ، فَيُقَالُ: اَنْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا، اَنْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا، اَنْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا.)) [1]

”اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سوموار اور جمعرات کے روز جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اور وہ تمام لوگ بخش دیئے جاتے ہیں جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے، البتہ وہ دو شخص جو باہم کینہ رکھتے ہیں ان کی بخشش نہیں ہوتی، حکم ہوتا ہے انہیں مہلت دے دو حتیٰ کہ صلح کر لیں، انہیں مہلت دے دو حتیٰ کہ صلح کر لیں، انہیں مہلت دے دو یہاں تک کہ صلح کر لیں۔“

حسد نہ کرو

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ﴾

(النسآء: 54)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”یا وہ لوگوں سے اس پر حسد کرتے ہیں جو اللہ نے انھیں اپنے فضل سے دیا ہے۔“

[1] صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، رقم: 6544.

حدیث: 21

((وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا يَجْتَمِعَانِ فِیْ قَلْبِ عَبْدٍ: اَلْاِيْمَانُ وَالْحَسَدُ.)) ❶

''اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کے دل میں ایمان اور حسد جمع نہیں ہو سکتے۔''

عیب جوئی نہ کرو

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَ لَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَ مَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ ﴾ (الحجرات: 11)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے ایمان والو! کوئی مرد دوسرے مردوں کا مذاق نہ اڑائے، ممکن ہے کہ یہ ان سے بہتر ہو، اور نہ عورتیں عورتوں کا مذاق اڑائیں، ممکن ہے کہ یہ ان سے بہتر ہوں۔ اور آپس میں ایک دوسرے کو عیب نہ لگاؤ، اور نہ کسی کو برے لقب دو، ایمان کے بعد فسق برا نام ہے، اور جو توبہ نہ کریں وہی ظالم ہیں۔''

حدیث: 22

((وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّكَ اِنْ اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ اَفْسَدَتَّهُمْ اَوْكِدْتَّ اَنْ تُفْسِدَهُمْ.)) ❷

''نبی کریم ﷺ نے معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا

❶ سنن النسائی، رقم: 3109۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے ''حسن'' کہا ہے۔
❷ سنن ابی داود، کتاب الادب، رقم: 4888۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

تھا: اگر تم لوگوں کے عیوب کی ٹوہ میں لگو گے تو انہیں خراب کر دو گے، یا قریب ہے کہ ان کو خراب کر دو۔''

غیبت کرو نہ چغلی کھاؤ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۭ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ۭ﴾ (الحجرات: 12)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے، کیا تم میں سے کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا گوارہ کرے گا، تم اسے بالکل گوارا نہیں کرو گے۔''

حدیث: 23

((وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَتَدْرُونَ مَا الْغِيبَةُ، قَالُوا: اَللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ، قِيلَ: اَفَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فِیْ اَخِی مَا اَقُولُ، قَالَ: اِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ اغْتَبْتَهُ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ فَقَدْ بَهَتَّهُ.))

''اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو، غیبت کسے کہتے ہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا اپنے بھائی کا ایسی بات کے ساتھ ذکر کرنا جسے وہ ناپسند کرتا ہو، غیبت ہے۔ کسی نے کہا: اگر میرے بھائی میں وہ عیب پایا جاتا ہو تو؟ فرمایا: جو عیب تم بیان کر رہے ہو، اگر وہ اس میں پایا جاتا ہے تو تم نے اس کی غیبت کی اور اگر وہ اس میں نہیں پایا جاتا، تو تم نے اس

❶ صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، باب تحريم النميمة، رقم: 6593.

پر بہتان تراشا۔“

احسان نہ جتلاؤ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰى ﴾ (البقرة: 264)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اے ایمان والو! اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور اذیت پہنچا کر ضائع نہ کرو۔“

حدیث: 24

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنَّانٌ ، وَلَا عَاقٌّ ، وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ .))[1]

”اور حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: احسان جتانے والا، نافرمانی کرنے والا اور عادی شرابی جنت میں داخل نہیں ہوگا۔“

کسی کو حقیر نہ جانو

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ﴾ (لقمان: 18)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور لوگوں سے اپنا چہرہ پھیر کر بات نہ کر اور زمین میں اکڑ کر نہ چل، بے شک اللہ ہر اس شخص کو پسند نہیں کرتا، جو اکڑ کر چلنے والا، فخر کرنے والا ہوتا ہے۔“

---

[1] سنن نسائی، کتاب الاشربة، باب الروایة فی المومنین فی الخمر، رقم: 5672۔ محدث البانی نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

حدیث: 25

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: لا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِی قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ ، قَالَ: رَجُلٌ إِنَّ الرَّجُلَ یُحِبُّ أَنْ یَّكُونَ ثَوْبُهٗ حَسَنًا وَنَعْلُهٗ حَسَنَةً ، قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ جَمِیلٌ یُحِبُّ الْجَمَالَ ، الْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ .))[1]

''اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کے دل میں ایک رتی برابر بھی تکبر ہوگا، وہ جنت میں نہیں جائے گا، ایک شخص نے عرض کیا: (اے اللہ کے رسول!) آدمی چاہتا ہے کہ اس کے کپڑے اچھے ہوں، اس کا جوتا عمدہ ہو، (تو یہ تکبر ہوگا؟) رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے۔ اور تکبر تو اپنی انانیت کی وجہ سے حق بات کو جھٹلانا اور دوسرے لوگوں کو حقیر سمجھنے کا نام ہے۔''

نازیبا گفتگو اور طعن ولعن سے پرہیز کرو

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ؕ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ ﴾ (لقمان: 19)

اللہ تعالیٰ نے ارشادفرمایا: ''اور اپنی چال میں میانہ روی رکھ اور اپنی آواز کچھ نیچی رکھ، بے شک سب آوازوں سے بری یقیناً گدھوں کی آواز ہے۔''

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ﴾ (الحجرات: 11)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشادفرمایا: ''برے القاب سے مت پکارو۔''

[1] صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر وبیانه، رقم: 265.

حدیث: 26

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَيْسَ الْمُوْمِنُ بِالطَّعَانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْبَذِيءِ وَلَا الْفَاحِشِ.)) [1]

''اور سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن طعنہ دینے والا، لعنت کرنے والا، نازیبا گفتگو کرنے والا اور فحش گوئی کرنے والا نہیں ہوتا۔''

غصہ پینا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ سَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ الْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَ الْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۝﴾

(آل عمران: 133۔ 134)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور ایک دوسرے سے بڑھ کر دوڑو اپنے رب کی جانب سے بخشش کی طرف اور اس جنت کی طرف جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین (کے برابر) ہے، ڈرنے والوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ جو خوشی اور تکلیف میں خرچ کرتے ہیں اور غصے کو پی جانے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں اور اللہ نیکی کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔''

حدیث: 27

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا

[1] صحيح ابن حبان، رقم: 192، سنن ترمذی، رقم: 1977، سلسلة الصحيحة، رقم: 320.

أَوْ وَضَعَ لَهُ وَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ ، أَلا اِنَّ عَمَلَ الْجَنَّةِ حَزْنٌ بِرَبْوَةٍ ثَلاثًا ، أَلا اِنَّ عَمَلَ النَّارِ سَهْلٌ بِشَهْوَةٍ ، وَالسَّعِيْدُ مَنْ وُقِيَ الْفِتَنَ وَمَا مِنْ جَرْعَةٍ أَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ جَرْعَةِ غَيْظٍ يَكْظِمُهَا عَبْدٌ ، مَا كَظَمَهَا عَبْدٌ لِلّٰهِ اِلَّا مَلَأَ اللّٰهُ جَوْفَهُ اِيْمَانًا .))[1]

''اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی تنگ دست آدمی کو جو اس کا مقروض ہو مہلت دے یا اپنا قرض اسے معاف کر دے، اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی سخت ترین گرمی سے بچا لیتا ہے لوگو! سنو، جنت کے اعمال نہایت سخت اور مشکل ہیں۔ (یہ لفظ تین بار ارشاد فرمایا) خبردار! لوگو! جہنم کے کام نرم کمان کی طرح آسان ہیں۔ نیک بخت وہی ہے جو فتنوں سے بچ جائے۔ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ گھونٹ غصے کا وہ گھونٹ ہے کہ جسے آدمی اللہ کی خاطر پی لے۔ جو آدمی اپنا غصہ پی لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو ایمان سے بھر دیتا ہے۔''

قطع کلامی نہ کرو

حدیث: 28

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ ، فَمَنْ هَجَرَ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ .))[2]

---

[1] مسند احمد: 327/1، رقم: 3017، مجمع الزوائد: 134، ابن کثیر رحمہ اللہ نے اسے ''حسن'' قرار دیا ہے۔

[2] سنن ابی داود، کتاب الادب، رقم: 4914، صحیح الجامع الصغیر، رقم: 7659، المشکوٰۃ، رقم: 5035.

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے، جس نے تین دن سے زیادہ چھوڑا اور اسی حال میں مر گیا، تو وہ جہنم میں جائے گا۔''

دوسروں کو زبان اور ہاتھ کی تکلیف سے محفوظ رکھنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّ يَبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ وَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَ وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ؕ﴾ (الممتحنة : 2)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اگر وہ تمھیں پائیں تو تمھارے دشمن ہوں گے اور اپنے ہاتھ اور اپنی زبانیں تمھاری طرف برائی کے ساتھ بڑھائیں گے اور چاہیں گے کاش! تم کفر کرو۔''

حدیث: 29

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِّسَانِهِ وَيَدِهِ.)) [1]

''اور سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں میں سے بہترین وہ ہے جس کی بان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہیں۔''

دوسروں کو تکلیف وایذا نہ پہنچانا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا

---

[1] صحيح بخاری، كتاب الايمان، رقم: 10.

﴿فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا﴾ (الاحزاب: 58)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بغیر کسی قصور کے ایذا پہنچاتے ہیں، وہ بہتان اور کھلے گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔''

حدیث: 30

((وَعَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ شَرِّهِ .))[1]

''اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے نزدیک روز قیامت سب سے بدتر لوگ وہ ہوں گے، جن کے شر سے ڈرتے ہوئے لوگ ان سے ملنا چھوڑ دیں۔''

گالی گلوچ سے پرہیز

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ﴾ (الهمزه : 1)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بڑی ہلاکت ہے ہر بہت طعنہ دینے والے، بہت عیب لگانے والے کے لیے۔''

حدیث: 31

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: أَتَدْرُونَ مَنِ الْمُفْلِسُ؟ قَالُوا: الْمُفْلِسُ فِينَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُفْلِسُ مِنْ

[1] صحيح بخاری، كتاب الأدب، رقم: 6032.

أُمَّتِـی مَنْ يَأْتِی يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاتِهِ وَصِيَامِهِ وَزَكَاتِهِ، وَيَأْتِي قَدْ شَتَـمَ هَـذَا وَقَـذَفَ هَـذَا، وَأَكَـلَ مَـالَ هَـذَا وَسَفَكَ دَمَ هَذَا، وَضَـرَبَ هَـذَا فَيَـقْـعُـدُ فَيَـقْتَـصُّ هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ، وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ، فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْتَصَّ مَا عَلَيْهِ مِنَ الْخَطَايَا أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ .)) [1]

''اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا: کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کسے کہتے ہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہمارے نزدیک مفلس وہ ہے، جس کے پاس روپے پیسے ہوں نہ کوئی سازوسامان تو رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اُمت کا مفلس وہ ہے جو قیامت کے روز نماز، روزہ اور زکوٰۃ جیسی نیکیاں لے کر حاضر ہوگا، لیکن کسی کو گالی دی ہوگی، کسی پر تہمت لگائی ہوگی، کسی کا مال ہڑپ کیا ہوگا، کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا پیٹا ہوگا۔ لہٰذا اُس کی (تمام) نیکیاں مظلوموں کو تقسیم کردی جائیں گی۔ اور اگر اُس کی نیکیاں ختم ہوگئیں اور مظلوموں کے حقوق باقی رہ گئے، تو پھر ان کے گناہ اُس (ظالم) کے نامۂ اعمال میں ڈال دیئے جائیں گے، اور بالآخر اُس کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔''

ٹھٹھہ مذاق اور زیادہ گفتگو سے پرہیز

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ﴾

(المطففين : 29)

---

[1] سنن الترمذي، ابواب صفة القيامة والرقائق والورع، رقم: 2418، سلسلة الصحيحة، رقم: 845.

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک وہ لوگ جنھوں نے جرم کیے، ان لوگوں پر جو ایمان لائے، ہنسا کرتے تھے۔''

حدیث: 32

((وَعَنْ أَبِی ثعلبة الْخَشَنِی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ اَحَبَّكُمْ اِلَیَّ وَاَقْرَبَكُمْ مِنِّی، مَحَاسِنُكُمْ اَخْلَاقًا، وَاِنَّ اَبْغَضُكُمْ اِلَیَّ وَاَبْعَدَكُمْ مِنِّیْ، مَسَاوِئُكُمْ اَخْلَاقًا، اَلثَّارُوْنَ، اَلْمُتَشَدِّقُوْنَ، اَلْمُتَفَیْهِقُوْنَ.)) [1]

''اور سیدنا ابوثعلبہ الخشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب اور (قیامت والے دن) میرے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے، جو تم میں سب سے زیادہ اچھے خلاق والے ہوں گے، اور تم میں سے سب سے زیادہ مجھے ناپسندیدہ (اور قیامت والے دن) مجھ سے سب سے زیادہ دور وہ لوگ ہوں گے، جو بُرے اخلاق والے ہوں گے، جو تکلف سے زیادہ باتیں کرنے والے، ٹھٹھہ لگانے والے اور بہت زیادہ باتیں کرنے والے ہیں۔''

نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ لْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۱۰۴﴾

(آل عمران: 104)

[1] مسند احمد، رقم: 194/4۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو خیر کی طرف بلائے اور نیک کاموں کا حکم دے اور برے کاموں سے روکے۔ اور وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔''

حدیث: 33

((وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ، وَأَمْرُكَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيُكَ عَنْ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَإِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِي أَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَبَصَرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِيءِ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَإِمَاطَتُكَ الْحجَرَ وَالشَّوْكَةَ وَالْعَظْمَ عَنْ الطَّرِيقِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَإِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِي دَلْوِ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ.)) [1]

''اور سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا اپنے بھائی سے ہنستے ہوئے ملنا، بھلائی کا حکم دینا، برائی سے روکنا، بھٹکے ہوئے راہی اور کمزور نگاہ والے کی رہنمائی کرنا، اور راستے سے پتھر، کانٹے اور ہڈی جیسی ضرر رساں چیزوں کا ہٹا دینا صدقہ ہے، نیز اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈالنا صدقہ ہے۔''

چھوٹوں پر شفقت اور بڑوں کا احترام

حدیث: 34

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ

[1] سنن الترمذی، رقم: 1956، سلسلة الصحيحة، رقم: 572.

لَمْ یَرْحَمْ صَغِیرَنَا وَیُوَقِّرْ کَبِیرَنَا .)) [1]

''اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں جو چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور بڑوں کی عزت نہ کرے۔''

تکالیف پر صبر کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ الْعَصْرِ ۙ﴿۱﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۙ﴿۲﴾ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ۬ وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴿۳﴾﴾ (العصر : 1-3)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''زمانے کی قسم! کہ بے شک ہر انسان یقیناً گھاٹے میں ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے اور ایک دوسرے کو حق کی وصیت کی اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی۔''

حدیث: 35

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُؤْمِنُ الَّذِی یُخَالِطُ النَّاسَ وَیَصْبِرُ عَلَی أَذَاهُمْ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الْمُؤْمِنِ الَّذِی لَا یُخَالِطُ النَّاسَ وَلَا یَصْبِرُ عَلَی أَذَاهُمْ .)) [2]

''اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مومن لوگوں سے مل کر رہتا ہے اور ان کی ایذا پر صبر کرتا ہے، اس کو زیادہ ثواب ہے اس مومن سے جو لوگوں سے نہیں ملتا، اور نہ ان کی ایذا پر صبر کرتا ہے۔''

---

[1] سنن الترمذی، کتاب البر والصلة، رقم: 1919، سلسله احادیث صحیحه، رقم: 2196.

[2] سنن ابن ماجه، کتاب الفتن، رقم: 4032۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

بدگمانی سے بچو

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ ﴾ (الحجرات: 12)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے ایمان والو! بہت سی بدگمانیوں سے بچو، یقیناً بعض بدگمانیاں گناہ ہیں۔''

حدیث :36

((وَعَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ ، أَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ، وَلَا تَجَسَّسُوا، وَلَا تَحَسَّسُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا .)) [1]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بدگمانی سے بچے رہو کہ وہ سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے، جاسوسی نہ کرو، ایک دوسرے کے عیب تلاش نہ کرو، ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، بلکہ اللہ کے بندے بھائی بھائی بن جاؤ۔''

ہمدردی

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ۝۱۷ وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝۱۸ ﴾ (الفجر : 17، 18)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''ہرگز ایسا نہیں، بلکہ تم یتیم کی عزت نہیں کرتے۔ اور

---

[1] صحيح بخاری، كتاب الادب، رقم: 6066، صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، رقم: 2563.

نہ تم آپس میں مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب دیتے ہو۔“

حدیث: 37

((وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يُعَزِّى أَخَاهُ بِمُصِيبَةٍ إِلَّا كَسَاهُ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ مِنْ حُلَلِ الْكَرَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .)) [1]

”اور حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مومن اپنے بھائی کو کسی مصیبت پر تسلی دیتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن عزت افزائی کا خلعت عطا فرمائے گا۔“

ان سات میں سے ایک ہو جاؤ

حدیث: 38

((وَعَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِى ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: الْإِمَامُ الْعَادِلُ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِى عِبَادَةِ رَبِّهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِى الْمَسَاجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِى اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ طَلَبَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ: إِنِّى أَخَافُ اللَّهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ أَخْفَى حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ .)) [2]

---

[1] سنن ابن ماجه، رقم: 1601، سنن الكبرى للبيهقى: 4/59- محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے ”حسن“ کہا ہے۔

[2] صحيح بخارى، كتاب الزكوة، رقم: 660.

''اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سات (قسم کے) لوگوں کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنے (عرش کے) سائے میں جگہ دے گا جس دن صرف اس کے عرش کا سایہ ہوگا: عدل کرنے والا حکمران، وہ نوجوان جو اپنے رب کی عبادت میں پروان چڑھا، وہ شخص جس کا دل مسجد میں اٹکا رہتا ہے، وہ دو آدمی جو اللہ کی خاطر محبت کرتے ہیں، اسی کی خاطر اکٹھے ہوتے ہیں اور اسی کی خاطر الگ ہوتے ہیں، وہ شخص جسے کسی بااختیار خوبصورت عورت نے دعوت گنا دی تو اس نے کہا: مجھے اللہ سے ڈر لگتا ہے، وہ شخص جس نے صدقہ کیا تو اس قدر مخفی اور پوشیدہ رکھا کہ بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہوئی کہ دائیں نے کیا خرچ کیا اور وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔''

بدلہ لینے کی طاقت کے باوجود معاف کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ لَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَ السَّعَةِ اَنْ یُّؤْتُوْۤا اُولِی الْقُرْبٰی وَ الْمَسٰكِیْنَ وَ الْمُهٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۖ وَ لْیَعْفُوْا وَ لْیَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۲۲﴾﴾ (النور : 22)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور تم میں سے فضل اور وسعت والے، قرابت داروں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو (مالی مدد) دینے سے قسم نہ کھائیں اور چاہیے کہ وہ معاف کر دیں اور درگزر کریں۔ کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمھاری مغفرت فرمائے، اور اللہ بہت بخشنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے۔''

حدیث: 39

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ كَفَّ غَضَبَهٗ سَتَرَ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ وَمَنْ كَظَمَ غَيْظَه وَلَوْ شَاءَ أَنْ يُّمْضِيَهٗ أَمْضَاهُ، مَلَا اللّٰهُ قَلْبَهٗ رَجَاءً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ مَشٰى مَعَ أَخِيْهِ فِى حَاجَةٍ حَتّٰى تَتَهَيَّأَلَهٗ، أَثْبَتَ اللّٰهُ قَدَمَه يَوْمَ تَزُوْلُ الْأَقْدَامُ، وَإِنَّ سُوءَ الْخُلُقِ يُفْسِدُ الْعَمَلَ كَمَا يُفْسِدُ الْخَلُّ الْعَسَلَ.)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے غصے کو روک لے، اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی فرماتا ہے۔ جو شخص بدلہ لینے کی طاقت کے باوجود اپنے غصے کو پی جائے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے دل کو رحمت کی امید سے بھر دے گا۔ جو شخص اپنے کسی بھائی کی ضرورت پوری کرنے کے لیے اس کے ساتھ جائے حتیٰ کہ اس کی حاجت پوری ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس روز اس کو ثابت قدم رکھے گا جس روز لوگوں کے قدم ڈگمارہے ہوں گے۔ بداخلاقی نیک عمل کو اس طرح خراب کر دیتی ہے جس طرح سرکہ شہد کو خراب کر دیتا ہے۔''

مسلمان کو خوشی فراہم کرنا

حدیث: 40

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَحَبُّ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ، وَأَحَبُّ الْأَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

[1] معجم کبیر للطبرانی: 2/209/3، سلسلة الاحاديث صحيحه، رقم: 906.

سُـرُورٌ يُـدْخِـلُهُ عَلٰى مُسْلِمٍ ، أَوْ يَكْشِفُ عَنْهُ كُرْبَةً ، أَوْ يَقْضِى عَنْهُ دَيْنًا أَوْ يَطْرُدُ عَنْهُ جُوعًا .))[1]

''اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو سب سے بڑھ کر محبوب بندے وہ ہیں جو لوگوں کے کام آنے والے ہیں۔ اللہ عزوجل کو سب سے زیادہ پسندیدہ عمل کسی مسلمان کو خوشی فرراہم کرنا یا اس کی کوئی تکلیف دور کرنا یا اس کا قرض ادا کرنا یا اس کی بھوک مٹانا ہے۔''



[1] معجم كبير للطبرانى : 2/209/3، سلسلة احاديث الصحيحه، رقم: 906.

اربعین اجر مصائب وتکالیف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی رضا میں راضی رہنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ اَیُّوْبَ اِذْ نَادٰی رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ﴾ (الانبیاء : 83)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور (یاد کریں) ایوب کو جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ بے شک مجھے تکلیف پہنچی ہے، اور تو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔''

حدیث: 1

((عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: الْمُؤْمِنُ الْقَوِیُّ خَیْرٌ وَاَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِیفِ، وَفِی کُلٍّ خَیْرٌ اَحْرِصْ عَلَی مَا یَنْفَعُكَ، وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ، وَلَا تَعْجَزْ، وَاِنْ اَصَابَكَ شَیْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّی فَعَلْتُ کَانَ کَذَا وَکَذَا، وَلٰکِنْ قُلْ قَدَّرَ اللّٰهُ وَمَا شَآءَ فَعَلَ، فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّیْطَانِ.)) [1]

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: طاقتور مومن، کمزور مومن کی بجائے اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ پسندیدہ اور بہتر ہے جبکہ دونوں میں ہی بھلائی ہے۔ جو چیز تجھے فائدہ دیتی ہے اس کی حرص رکھ، اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کر اور عاجز ہو کر نہ بیٹھ جا۔ اگر تجھے کوئی مصیبت پہنچے تو یہ نہ

[1] صحیح مسلم، کتاب القدر، رقم: 6774.

کہہ، اگر میں ایسے کرتا تو ایسے ایسے ہوتا بلکہ یہ کہہ، جو اللہ نے مقدر میں لکھا اور جو اللہ نے چاہا وہ ہو گیا۔ پس بے شک (کلمہ لو) ''اگر' شیطانی اعمال کو شروع کرتا ہے۔''

غموں اور دکھوں کا انوکھا علاج

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ إِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ ﴾ (الاحزاب : 56)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں، اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اس پر صلوٰۃ بھیجو اور سلام بھیجو، خوب سلام بھیجنا۔''

حدیث: 2

((وَعَنْ الطُّفَيْلِ بْنِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا ذَهَبَ ثُلُثَا اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللّٰهَ اذْكُرُوا اللّٰهَ جَآءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ ، قَالَ أُبَيٌّ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي أُكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِي؟ فَقَالَ: مَا شِئْتَ . قَالَ: قُلْتُ: الرُّبُعَ؟ قَالَ: مَا شِئْتَ . فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ ، قُلْتُ: النِّصْفَ؟ قَالَ: مَا شِئْتَ . فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ ، قَالَ: قُلْتُ: فَالثُّلُثَيْنِ؟ قَالَ: مَا شِئْتَ . فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ ، قُلْتُ: أَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا؟ قَالَ: إِذًا تُكْفَى هَمَّكَ ، وَيُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ .)) [1]

---

[1] سنن ترمذی، ابواب صفة القيامة والرقائق والورع، رقم: 2457، سلسلة الصحيحة، رقم: 956.

''اور حضرت طفیل اپنے باپ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پچھلی رات کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ کو یاد کیا کرو، اللہ تعالیٰ کو یاد کیا کرو، الــــراجفة (صور پھونکے جانا) آچکی ہے اور اس کے پیچھے پیچھے الــــرادفة (دوسری مرتبہ صور پھونکا جانا) ہے، موت سروں پر آچکی ہے، موت اپنی سختیوں سمیت آچکی ہے۔ وہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں تو آپ پر کثرت سے درود پڑھتا ہوں، مجھے بتایئے میں آپ پر کس قدر درود پڑھوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو جتنا چاہے، وہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا (دُعا کا) چوتھا حصہ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو جتنا چاہے لیکن اگر تو اس سے بھی زیادہ پڑھے تو بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا، کیا آدھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو جتنا چاہے، لیکن اگر تو اس سے بھی زیادہ پڑھے تو تیرے لیے بہتر ہے۔ وہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا۔ کیا دو تہائی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری مرضی لیکن اگر تو اس سے بھی زیادہ پڑھے تو تیرے لیے بہتر ہے۔ وہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا، کیا تمام دُعا میں ہر وقت آپ پر درود پڑھتا رہا کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تو تیرے تمام غم دور اور تیرے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔''

انبیاء کرام علیہم السلام پر سب سے زیادہ آزمائشیں آتی ہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَ لَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ؕ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَ الضَّرَّآءُ وَ زُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ﴿۲۱۴﴾﴾

(البقرة: 214)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''(پھر) کیا تمھارا خیال ہے کہ تم یونہی جنت میں داخل ہو جاؤ گے؟ حالانکہ ابھی تک تمھیں ان لوگوں کے مانند (مشکلیں) پیش نہیں آئیں جو تم سے پہلے گزرے، ان کو سختی اور تکلیف پہنچی اور وہ ہلا ڈالے گئے یہاں تک کہ رسول اور وہ لوگ جو ان پر ایمان لائے تھے، کہنے لگے: اللہ کی مدد کب (آئے گی؟) آگاہ رہو! بے شک اللہ کی مدد قریب ہے۔''

حدیث: 3

((وَعَنْ سَعْدٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً؟ قَالَ: الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ، فَيُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ، فَإِنْ كَانَ دِينُهُ صُلْبًا اشْتَدَّ بَلَاؤُهُ، وَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ رِقَّةٌ ابْتُلِيَ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ، فَمَا يَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتَّى يَتْرُكَهُ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ مَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ.))[1]

''اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! کون سے لوگ زیادہ آزمائش میں مبتلا ہوتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انبیاء اور پھر بہترین لوگ پھر اس کے بعد بہترین لوگ۔ انسان اپنے دین کی بقدر آزمایا جائے گا۔ اگر اس کا دین مضبوط ہو تو اس کی آزمائش بہت سخت ہوتی ہے۔ اگر اس کے دین میں کمزوری ہو تو اپنے دین کے لحاظ سے ہی اسے آزمایا جائے گا۔ انسان پر مصائب نازل ہوتے رہتے ہیں یہاں تک کہ اس کے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''[1]

---

[1] سنن ترمذی، رقم: 2398۔ محدث البانی نے اسے ''حسن صحیح'' کہا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا بندے کے ساتھ بھلائی کرنے کا ایک انداز

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿وَ ذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۚ﴾ (الانبیاء: 87)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور (یاد کریں) مچھلی والے (یونس) کو، جب وہ (اپنی قوم سے) ناراض ہو کر چلا گیا تھا اور اس نے سمجھا تھا کہ ہم اس پر ہرگز تنگی نہیں کریں گے، پھر اس نے (ہمیں) اندھیروں میں پکارا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے، بلاشبہ میں ہی ظالموں میں سے ہوں۔''

حدیث: 4

((وَعَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: دَعْوَةُ ذِيْ النُّوْنِ إِذَا دَعَا رَبَّهٗ وَهُوَ فِيْ بَطْنِ الْحُوْتِ ﴿لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِيْ شَيْئٍ إِلَّا اِسْتَجَابَ لَهٗ .)) [1]

''اور سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یونس علیہ السلام کی دعا جب وہ مچھلی کے پیٹ میں تھے ﴿لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ تھی۔ جب بھی کوئی مسلمان اپنے رب سے کسی حاجت کے لیے یہ دعا کرے گا تو اس کی دعا قبول کی جائے گی۔''

---

[1] مسند احمد: 170/1، سنن ترمذی، رقم: 3505۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

تھکاوٹ پر گناہ معاف ہوتے ہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَ حُزْنِيْۤ اِلَى اللّٰهِ وَ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۸۶ ﴾ (یوسف : 86)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''میں تو اپنی پریشانی اور غم کا شکوہ اللہ ہی سے کرتا ہوں، اور میں اللہ کی طرف سے جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔''

حدیث:5

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا هَمٍّ وَلَا حُزْنٍ، وَلَا أَذًى، وَلَا غَمٍّ ـحَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَاـ إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ.)) [1]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو جو بھی تھکاوٹ، مرض، پریشانی، غم، تکلیف اور ملال پہنچتا ہے، حتیٰ کہ اگر اسے کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ تعالیٰ (اس کے بدلے) اس کے گناہ معاف کر دیتے ہیں۔''

تنگدستی سے نکلنے کا انوکھا طریقہ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَ نَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَ كَذٰلِكَ نُـْۨجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۸۸ ﴾ (الانبیاء : 88)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''چنانچہ ہم نے اس کی دعا قبول کی، اور ہم نے اسے غم سے نجات دی، اور ہم اسی طرح مومنوں کو نجات دیتے ہیں۔''

---

[1] صحیح بخاری، کتاب المرضی، رقم: 5642.

حدیث: 6

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ كَانَتْ الْآخِرَةُ هَمَّهُ جَعَلَ اللّٰهُ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَجَمَعَ لَهُ شَمْلَهُ، وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ، وَمَنْ كَانَتْ الدُّنْيَا هَمَّهُ جَعَلَ اللّٰهُ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَفَرَّقَ عَلَيْهِ شَمْلَهُ، وَلَمْ يَأْتِهِ مِنْ الدُّنْيَا إِلَّا مَا قُدِّرَ لَهُ.)) ❶

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو آخرت کی فکر ہو، اللہ تعالیٰ اس کا دل قناعت کی دولت سے بھر دیتے ہیں اور اس کی سوچوں کو مجتمع کر دیتے ہیں، دنیا اس کے پاس ذلیل ہو کر آتی ہے اور جو دنیا کو اہمیت دیتا ہے اللہ تعالیٰ تنگدستی اس کے مقدر میں لکھ دیتا ہے اور اسی کی سوچوں کو اس پر منتشر کر دیتا ہے جب کہ دنیا اس کے پاس فقط اتنی ہی آتی ہے جتنی اس کے مقدر میں لکھ دی گئی ہے۔''

مومن مرنے کے بعد اللہ کی رحمت میں آرام پاتا ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝﴾ (الحدید : 22)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''کوئی مصیبت نہ زمین پر پہنچتی ہے اور نہ تمھاری جانوں پر مگر وہ ایک کتاب میں ہے، اس سے پہلے کہ ہم اسے پیدا کریں۔ یقیناً یہ اللہ پر بہت آسان ہے۔''

---

❶ سنن ترمذی، ابواب صفة القيامة والرقائق والورع، رقم: 2465، سلسلة الصحيحة، رقم: 949، 950.

حدیث: 7

((وَعَنْ أَبِی قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِیٍّ الْأَنْصَارِیِّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: مُرَّ عَلَيْهِ بِجِنَازَةٍ، فَقَالَ: مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا الْمُسْتَرِيحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ، قَالَ: الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَأَذَاهَا إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ، وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ.)) [1]

''اور حضرت ابوقتادہ بن ربعی انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ کے سامنے سے ایک جنازہ گزرا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آرام پانے والا یا اس سے آرام مل گیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: آرام پانے والا یا اس سے نجات مل گئی، اس کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایماندار بندہ تو مرکر دنیا کی تکالیف، مصیبتوں اور غموں سے نجات پا کر اللہ تعالیٰ کی رحمت میں آرام پاتا ہے اور بے ایمان اور بدکار کے مرنے سے دوسرے لوگ، شہر، درخت اور چوپائے آرام پاتے ہیں۔''

دنیا کے غموں میں گرفتار بندے کی آزادی کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿لَتُبْلَوُنَّ فِیْۤ اَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ ۫ وَ لَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ مِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْۤا اَذًى كَثِیْرًا ؕ وَ اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝۱۸۶﴾ (آل عمران : 186)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''البتہ تمھیں تمھارے مالوں اور تمھاری جانوں کے

[1] صحیح بخاری، کتاب الرقاق، رقم: 6512.

بارے میں ضرور آزمایا جائے گا اور تم ان لوگوں سے جنھیں تم سے پہلے کتاب دی گئی اور ان لوگوں سے جنھوں نے شرک کیا، ضرور تکلیف دینے والی باتیں سنو گے اور اگر تم صبر کرو اور پرہیز گاری اختیار کرو تو بے شک یہ بڑی ہمت کا کام ہے۔ ''

حدیث:8

((وَعَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: إِذَا حُضِرَ الْمُؤْمِنُ، أَتَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ بِحَرِيرَةٍ بَيْضَاءَ، فَيَقُولُونَ: اخْرُجِی رَاضِيَةً مَرْضِيًّا عَنْكِ إِلَى رَوْحِ اللّٰهِ وَرَيْحَانٍ وَرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ، فَتَخْرُجُ كَأَطْيَبِ رِيحِ الْمِسْكِ، حَتَّى أَنَّهُ لَيُنَاوِلُهُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، حَتَّى يَأْتُونَ بِهِ بَابَ السَّمَاءِ، فَيَقُولُونَ: مَا أَطْيَبَ هَذِهِ الرِّيحَ الَّتِی جَائَتْكُمْ مِنَ الْأَرْضِ! فَيَأْتُونَ بِهِ أَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِينَ، فَلَهُمْ أَشَدُّ فَرَحًا بِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ بِغَائِبِهِ يَقْدَمُ عَلَيْهِ، فَيَسْأَلُونَهُ: مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ؟ مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ؟ فَيَقُولُونَ: دَعُوهُ، فَإِنَّهُ كَانَ فِی غَمِّ الدُّنْيَا، فَإِذَا قَالَ: أَمَا أَتَاكُمْ؟ قَالُوا: ذُهِبَ بِهِ إِلَى أُمِّهِ الْهَاوِيَةِ: وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا احْتُضِرَ، أَتَتْهُ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ بِمِسْحٍ، فَيَقُولُونَ: اخْرُجِی سَاخِطَةً مَسْخُوطًا عَلَيْكِ إِلَى عَذَابِ اللّٰهِ ـعَزَّوَجَلَّـ فَتَخْرُجُ كَأَنْتَنِ رِيحِ جِيفَةٍ، حَتَّى يَأْتُونَ بِهِ بَابَ الْأَرْضِ، فَيَقُولُونَ: مَا أَنْتَنَ هَذِهِ الرِّيحَ! حَتَّى يَأْتُونَ بِهِ أَرْوَاحَ الْكُفَّارِ.)) [1]

---

[1] سنن نسائی، کتاب الجنائز، رقم: 1833، سلسلة الصحيحة، رقم: 1309.

’’اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مومن کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو اس کے پاس رحمت کے فرشتے سفید ریشمی کپڑا لے کر آتے ہیں (تاکہ اس میں اس کی روح کو لپیٹ سکیں) اور کہتے ہیں (اے بہترین روح) اپنے رب کی نعمتوں کی طرف ہنسی خوشی چل، تو اللہ سے راضی ہے اور اللہ تعالیٰ تجھ سے راضی ہے، تیرا رب تجھ پر ناراض نہیں ہے، یہ روح مشک کی بہترین خوشبو سے معطر نکلتی ہے، فرشتے اس کو ہاتھوں ہاتھ اٹھاتے آسمان کے دروازے پر پہنچ جاتے ہیں۔ آسمان والے کہتے ہیں زمین سے تم بڑی بہترین خوشبو اپنے ساتھ لائے ہو۔ وہ اسے مؤمنوں کی روحوں میں شامل کر دیتے ہیں، وہ انہیں دیکھ کر اتنا خوش ہوتی ہے جس طرح تمہارا کوئی گم شدہ فرد تمہیں مل جائے تو تم خوش ہوتے ہو۔ وہ اس سے سوال کرتے ہیں کہ فلاں کا کیا بنا، فلاں کا کیا بنا؟ اور پھر (روحیں) کہتی ہیں اس کو چھوڑو، وہ بے چارا تو دنیا کے غموں میں گرفتار تھا۔ یہ (تعجب سے) کہتی ہے کیا وہ تمہارے پاس نہیں آیا؟ وہ (روحیں) کہتی ہیں (اس کا مطلب ہوا) وہ اپنے ٹھکانے ھاویہ (دوزخ کی وادی) میں چلا گیا ہے اور جب کافر کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو اس کے پاس عذاب کے فرشتے گندے بالوں سے تیار شدہ (ٹاٹ) کا ٹکڑا لے کر آتے ہیں اور کہتے ہیں: اے بد بخت روح! اللہ تعالیٰ کے عذاب کی طرف چل، اللہ تجھ سے ناراض ہے۔ اس کی بد بو مردار کی طرح شدید ہوتی ہے حتیٰ کہ اسے زمین کے دروازے پر لے جاتے ہیں۔ اہل آسمان کہتے ہیں زمین سے تم کس قدر گندی بد بو لے کر آئے ہو؟ حتی کہ اسے کفار کی روحوں میں شامل کر دیا جاتا ہے۔‘‘

دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَ الْجُوْعِ وَ نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ ؕ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ۝۱۵۵ ﴾ (البقرة : 155)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور ہم تمھیں کسی قدر خوف اور بھوک سے اور مالوں، جانوں اور پھلوں میں کمی کر کے ضرور آزمائیں گے۔ اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجیے۔''

حدیث: 9

((وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ .)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا مومن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہے۔''

مشکلات اور تنگی میں صبر کرنے کا ثواب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِیْنَ مِنْكُمْ وَ الصّٰبِرِیْنَ ۙ وَ نَبْلُوَاۡ اَخْبَارَكُمْ ۝۳۱ ﴾ (محمد : 31)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور ہم ضرور ہی تمھیں آزمائیں گے، یہاں تک کہ تم میں سے جہاد کرنے والوں کو اور صبر کرنے والوں کو جان لیں اور تمھارے حالات جانچ لیں۔''

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الزهد والرقائق، رقم : 7417.

حدیث: 10

((وَعَنْ صُهَيْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ، إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذَاكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ، إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهُ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهُ.)) [1]

''اور حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کا معاملہ عجیب ہے، یقیناً اس کا ہر کام بھلائی ہی بھلائی ہے۔ یہ (نعمت) مؤمن کے علاوہ کسی اور کو نصیب نہیں ہے۔ اگر اسے خوشی حاصل ہوتی ہے تو وہ اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اور یہ اس کے لیے بھلائی ہی بھلائی ہے اور اگر اسے کوئی تنگی آتی ہے تو وہ صبر کرتا ہے اور یہ بھی اس کے لیے بھلائی ہی بھلائی ہے۔''

جو تکلیف آتی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿الٓمّٓ ۝ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ۝ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ۝﴾ (العنکبوت: 1 تا 3)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''الٓمّٓ۔ کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ صرف یہ کہنے پر چھوڑ دیے جائیں گے کہ ہم ایمان لائے اور انھیں آزمایا نہیں جائے گا۔ اور البتہ تحقیق ہم نے ان لوگوں کو آزمایا ہے جو ان سے پہلے تھے، چنانچہ اللہ ان لوگوں کو ضرور ظاہر کرے گا جنھوں نے سچ بولا، اور وہ ضرور ظاہر کرے گا ان کو جو جھوٹے ہیں۔''

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الزهد، رقم: 7500.

حدیث:11

((وَعَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقُلْتُ لَهُ: وَقَعَ فِي نَفْسِي شَيْءٌ مِنَ الْقَدْرِ، فَحَدِّثْنِي بِشَيْءٍ لَعَلَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ أَنْ يُذْهِبَهُ مِنْ قَلْبِي، قَالَ: لَوْ أَنَّ اللّٰهَ عَذَّبَ أَهْلَ سَمَاوَاتِهِ وَأَهْلَ أَرْضِهِ لَعَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ وَلَوْ رَحِمَهُمْ لَكَانَتْ رَحْمَتُهُ خَيْرًا لَهُمْ مِنْ أَعْمَالِهِمْ وَلَوْ كَانَ لَكَ مِثْلُ جَبَلِ أُحُدٍ ذَهَبًا أَوْ مِثْلُ جَبَلِ أُحُدٍ تُنْفِقُهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَا قُبِلَ مِنْكَ حَتَّى تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ كُلِّهِ، فَتَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ، وَأَنَّ مَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ، وَأَنَّكَ إِنْ مُتَّ عَلَى غَيْرِ هَذَا دَخَلْتَ النَّارَ.)) [1]

''اورحضرت ابن دیلمی فرماتے ہیں میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ تقدیر کے بارے کچھ چیزیں مجھے شبہ میں ڈالتی ہیں مجھے کوئی حدیث بیان کیجیے تاکہ اللہ تعالیٰ میرے دل سے یہ وسوسہ دور کردے، تو انہوں نے مجھے کہا (کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:) اگر اللہ تعالیٰ آسمان و زمین کی ساری مخلوقات کو عذاب میں مبتلا کردے تو وہ ایسا کر کے ظالم نہیں کہلائے گا اور اگر وہ ان پر رحم کرے تو اس کی رحمت ان کے لیے ان کے تمام اعمال سے بہتر ہوگی، اور اگر تیرے پاس احد کے برابر یا (ایک روایت کے مطابق) احد پہاڑ کے برابر سونا ہو پھر تم اس کو اللہ کی راہ میں خرچ کرے اللہ اس کو تب تک قبول نہیں کرے گا جب تک تو تقدیر پر ایمان نہیں لاتا۔ پس تو جان لے کہ جو مصیبت

[1] سنن ابن ماجه، رقم: 77، سنن ابی داؤد، رقم: 4699۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

تمہیں پہنچی ہے وہ تم سے چوک نہیں سکتی تھی اور جو تم سے چوک گئی وہ تمہیں پہنچ نہیں سکتی ہے۔ اگر تم اس عقیدہ تقدیر پر ایمان لائے بغیر مر گئے تو تم آگ میں داخل ہو گے۔''

اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر یقین

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ﴿٤٩﴾﴾ (القمر : 49)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک جو بھی چیز ہے، ہم نے اسے ایک اندازے کے ساتھ پیدا کیا ہے۔''

حدیث: 12

((وَعَنْ أَبِى حَفْصَةَ قَالَ: قَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ لِابْنِهِ: يَا بُنَيَّ إِنَّكَ لَنْ تَجِدَ طَعْمَ حَقِيقَةِ الْإِيمَان حَتَّى تَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ، وَمَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ .)) [1]

''اور ابو حفصہ سے مروی ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سے کہا: اے میرے بیٹے! تم حقیقت ایمان کے ذائقہ کو ہرگز چکھ نہیں سکتے یہاں تک کہ تم جان لو (اور جان کر مان لو) کہ بلاشبہ جو مصیبت تمہیں پہنچی وہ تم سے چوکنے والی نہ تھی اور جو تم سے چوک گئی وہ تمہیں پہنچ نہیں سکتی۔''

بیماری اور تکلیف کا ثواب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ﴿٥﴾ إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ﴿٦﴾﴾

(الانشراح : 5، 6)

---

[1] سنن أبي داؤد، رقم : 4700، المشكاة، رقم : 94- محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’پس بے شک ہر مشکل کے ساتھ ایک آسانی ہے یقیناً ہر مشکل کے ساتھ ایک آسانی ہے۔‘‘

حدیث :13

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا فَمَسِسْتُهُ بِيَدِيْ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّكَ لَتُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَجَلْ إِنِّيْ أُوْعَكُ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ . فَقُلْتُ: ذٰلِكَ أَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَجَلْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيْبُهُ أَذًى مَرَضٌ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللّٰهُ لَهُ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا .)) [1]

’’اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو شدید بخار آیا ہوا تھا۔ میں نے اپنے ہاتھ سے آپ ﷺ کا جسم چھوا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ کو تو بڑا تیز بخار ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں مجھے تمہارے دو آدمیوں کے برابر بخار چڑھتا ہے۔ میں نے عرض کیا یہ اس لیے ہوگا کہ آپ ﷺ کو دگنا اجر ملتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ: ہاں۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کہ: کسی بھی مسلمان کو مرض کی تکلیف یا کوئی اور تکلیف ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو اس طرح گراتا ہے جیسے درخت اپنے پتوں کو گرا دیتا ہے۔‘‘

---

[1] صحيح بخاری، كتاب المرضى، رقم : 5660.

بخار سے خطائیں معاف ہونے کا بیان

حدیث:14

((وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلٰى اُمِّ السَّائِبِ، اَوْ اُمِّ الْمُسَيَّبِ، فَقَالَ: مَا لَكِ يَا اُمَّ السَّآئِبِ! اَوْ يَا اُمَّ الْمُسَيَّبِ، تُزَفْزِفِينَ قَالَتْ: الْحُمّٰى، لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيهَا، فَقَالَ: لَا تَسُبِّى الْحُمّٰى، فَاِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِى آدَمَ، كَمَا يُذْهِبُ الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ.)) [1]

''اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ام سائب یا ام مسیّب کے پاس گئے اور کہا: اے ام سائب! یا اے ام مسیّب! تم کانپ رہی ہو! کیا بات ہے؟ اس نے کہا: مجھے بخار ہے، اللہ تعالیٰ اس کو برکت نہ دے! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بخار کو گالیاں مت دو، بلاشبہ یہ اولادِ آدم کی خطائیں اس طرح صاف کر دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کی میل کچیل دور کر دیتی ہے۔''

آزمائش گناہ معاف ہونے کا سبب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا﴾ (التوبة: 40)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''غم نہ کر، یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے۔''

حدیث:15

((وَعَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِى نَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَمَالِهِ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ

[1] صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، رقم: 6571.

وَمَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ .)) [1]

”اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن مرد وعورت اپنے نفس، اولاد اور مال کی آزمائش میں مبتلا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ کو اس حال میں ملے گا کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔“

اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی آزمائش کی حکمت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝﴾ (التغابن : 11)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”کوئی مصیبت نہیں پہنچی مگر اللہ کے اذن سے اور جو اللہ پر ایمان لے آئے وہ اس کے دل کو ہدایت دیتا ہے اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔“

حدیث :16

((وَعَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا ، وَإِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ أَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهِ حَتَّى يُوَافِيَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .)) [2]

”اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے خیر و بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو جلد ہی دنیا میں عذاب دے دیتا ہے۔ اور جب وہ کسی بندے کے ساتھ برائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے گناہ کی وجہ سے اس عذاب کو روک دیتا ہے، حتی کہ قیامت کے دن وہ

---

[1] سنن ترمذی، رقم: 2399، سلسلة الصحيحة، رقم: . 2280

[2] سنن ترمذی، رقم: 2396، سلسلة الصحيحة، رقم: 1220 .

اس کو اس کے گناہ کا بدلہ دے گا۔''

مؤمن اور منافق یا کافر کی مثال

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ مَآ اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَ لِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝﴾ (آل عمران : 166)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''اور احد کے دن جب دونوں لشکر باہم ٹکرائے تو تمھیں جو (نقصان) پہنچا وہ اللہ کے حکم سے تھا، اور اس لیے تھا کہ اللہ جان لے کہ مومن کون ہیں۔''

حدیث: 17

((وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيحُ تُمِيلُهُ، وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيبُهُ الْبَلَاءُ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الْاَرْزِ، لَا تَهْتَزُّ حَتّٰى تَسْتَحْصِدَ .)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن کی مثال اس (نرم و نازک) کھیتی کی مثال ہے جس کو ہوا جھکاتی اور مائل کرتی رہتی ہے، اسی طرح مومن کو آزمائش آتی رہتی ہے (اور اس کو اللہ کے سامنے جھکاتی رہتی ہے) اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی سی مثال ہے جو اس وقت تک نہیں ہلتا اور نہ جھکتا ہے جب تک اس کے کٹنے کا وقت نہیں آجاتا۔''

[1] صحیح مسلم، کتاب صفات المنافقین، رقم: 2809.

جتنی بڑی آزمائش اُتنی بڑی جزا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ اصْبِرْ وَ مَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَ لَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَ لَا تَكُ فِیْ ضَیْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّ الَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۝﴾ (النحل : 127، 128)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور (اے نبی!) آپ صبر کریں، اور آپ کا صبر کرنا بھی اللہ ہی کی توفیق سے ہے اور ان (کفار) پر غم نہ کھائیں اور نہ آپ اس پر تنگی میں مبتلا ہوں جو وہ مکر (سازشیں) کرتے ہیں۔ بلاشبہ اللہ ان کے ساتھ ہے جنھوں نے پرہیز گاری کی اور وہ احسان کرتے ہوں۔''

حدیث :18

((وَعَنْ اَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ وَإِنَّ اللّٰهَ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ، فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَا وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ .)) [1]

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ بڑی جزاء بڑی آزمائش کے ساتھ ہے اور یقیناً جب اللہ تعالیٰ کسی قوم سے محبت کرتے ہیں تو وہ اس کو آزمائش میں مبتلا کر دیتے ہیں، جو شخص (آزمائش پر) راضی رہا تو اس کے لیے (اللہ کی) رضا اور خوشنودی ہے اور جو آزمائش پر ناراض ہوا تو اس کے لیے (اللہ کی) ناراضگی اور غصہ ہے۔''

---

[1] سنن ترمذی، رقم : 2396، سنن ابن ماجه، رقم : 4031۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

مصائب میں اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴾ (البقرة: 153)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگو، بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔''

حدیث: 19

((وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِیُّ خَيْرٌ وَاَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ، وَفِی كُلٍّ خَيْرٌ، اَحْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ، وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ، وَلَا تَعْجَزْ، وَاِنْ اَصَابَكَ شَیْءٌ فَلَا تَقُلْ: لَوْ اَنِّی فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا، وَلٰكِنْ قُلْ: قَدَرُ اللّٰهِ، وَمَا شَآءَ فَعَلَ، فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ.))[1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پس طاقت ور مومن کمزور مومن سے بہتر اور اللہ کو زیادہ پسند ہے، ویسے ہر ایک مومن میں بھلائی ہے، اس چیز کی حرص کر جو تمہیں نفع پہنچائے اور اللہ سے مدد طلب کر اور عاجز نہ آ اور اگر تمہیں کوئی مصیبت پہنچے تو مت کہہ اگر میں ایسا کرتا تو ایسے ہو جاتا بلکہ کہہ: اللہ نے مقدر کیا اور اس نے جو چاہا کیا، پس بے شک کلمہ ''لو'' (کاش) شیطان کے عمل کو کھول دیتا ہے۔''

---

[1] صحیح مسلم، رقم: 6774، سنن ابن ماجه، رقم: 79.

آنکھوں کے متعلق آزمائش میں مبتلا بندے کا اجر

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَ الْجُوْعِ وَ نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ ؕ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ﴾ (البقرة : 155)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور ہم تمھیں کسی قدر خوف اور بھوک سے اور مالوں، جانوں اور پھلوں میں کمی کر کے ضرور آزمائیں گے۔اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجیے۔''

حدیث: 20

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: إِنَّ اللّٰهَ قَالَ: إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِی بِحَبِيبَتَيْهِ فَصَبَرَ عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ .))[1]

''اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جب میں اپنے بندے کو اس کی دو پیاری چیزوں (آنکھوں) کے متعلق آزمائش میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ اس پر صبر کرتا ہے تو میں اس کو ان چیزوں کے بدلے جنت عطا کروں گا۔''

مصیبت میں اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھنے کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿الَّذِیْنَ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ ۙ قَالُوْۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ؕ﴾ (البقرة : 156)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''وہ لوگ کہ جب انھیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ

[1] صحيح البخاری، رقم : 5653، سنن الترمذی، رقم : 2405 .

کہتے ہیں: بے شک ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور بے شک ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ ''

حدیث: 21

((وَعَنْ أَبِی مُوسَی الْأَشْعَرِیِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ لِمَلَائِکَتِهِ: قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِی فَیَقُولُونَ: نَعَمْ، فَیَقُولُ: قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهِ، فَیَقُولُونَ: نَعَمْ، فَیَقُولُ: مَاذَا قَالَ عَبْدِی؟ فَیَقُولُونَ: حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَیَقُولُ اللّٰهُ ابْنُوا لِعَبْدِی بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وَسَمُّوهُ بَیْتَ الْحَمْدِ.)) [1]

''اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کسی شخص کا بیٹا فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے پوچھتے ہیں: تم نے میرے بندے کے بیٹے کی روح قبض کر لی تو فرشتے جواب دیتے ہیں: ہاں، اللہ تعالیٰ پھر پوچھتے ہیں: تم نے اس کے دل کا پھل توڑ لیا، فرشتے جواب دیتے ہیں: ہاں، اللہ تعالیٰ پھر سوال کرتے ہیں: پھر میرے بندے نے کیا کہا؟ فرشتے جواب دیتے ہیں، تیرے اس بندے نے تیری تعریف کی اور ''انا للّٰه وانا الیه راجعون'' پڑھا، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دو اور اس کا نام ''بیت الحمد'' رکھو۔''

مصائب سے نکلنے کے لیے اعمال صالحہ کا وسیلہ دے کر دعا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابْتَغُوْٓا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۵﴾ ﴾ (المائدة : 35)

[1] سنن الترمذی، رقم: 1021، سلسلة الصحیحة، رقم: 1408.

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو، اور اس کا قرب تلاش کرو، اور اس کے راستے میں جہاد کروتا کہ تم فلاح پاؤ۔''

حدیث :22

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَمْشُونَ إِذْ أَصَابَهُمْ مَطَرٌ فَأَوَوْا إِلَى غَارٍ فَانْطَبَقَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: إِنَّهُ وَاللّٰهِ يَا هَؤُلَاءِ لَا يُنْجِيكُمْ إِلَّا الصِّدْقُ، فَلْيَدْعُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ بِمَا يَعْلَمُ أَنَّهُ قَدْ صَدَقَ فِيهِ فَقَالَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ: اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي أَجِيرٌ عَمِلَ لِي عَلَى فَرَقٍ مِنْ أَرُزٍّ فَذَهَبَ وَتَرَكَهُ وَأَنِّي عَمَدْتُ إِلَى ذَلِكَ الْفَرَقِ فَزَرَعْتُهُ فَصَارَ مِنْ أَمْرِهِ أَنِّي اشْتَرَيْتُ مِنْهُ بَقَرًا، وَأَنَّهُ أَتَانِي يَطْلُبُ أَجْرَهُ فَقُلْتُ لَهُ: اعْمِدْ إِلَى تِلْكَ الْبَقَرِ فَسُقْهَا فَقَالَ لِي: إِنَّمَا لِي عِنْدَكَ فَرَقٌ مِنْ أَرُزٍّ، فَقُلْتُ لَهُ: اعْمِدْ إِلَى تِلْكَ الْبَقَرِ فَإِنَّهَا مِنْ ذَلِكَ الْفَرَقِ، فَسَاقَهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا فَانْسَاحَتْ عَنْهُمُ الصَّخْرَةُ. فَقَالَ الْآخَرُ: اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ فَكُنْتُ آتِيهِمَا كُلَّ لَيْلَةٍ بِلَبَنِ غَنَمٍ لِي، فَأَبْطَأْتُ عَلَيْهِمَا لَيْلَةً فَجِئْتُ وَقَدْ رَقَدَا وَأَهْلِي وَعِيَالِي يَتَضَاغَوْنَ مِنَ الْجُوعِ، فَكُنْتُ لَا أَسْقِيهِمْ حَتَّى يَشْرَبَ أَبَوَايَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُمَا وَكَرِهْتُ أَنْ أَدَعَهُمَا فَيَسْتَكِنَّا لِشَرْبَتِهِمَا، فَلَمْ أَزَلْ أَنْتَظِرُ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا، فَانْسَاحَتْ عَنْهُمُ الصَّخْرَةُ حَتَّى نَظَرُوا إِلَى

السَّمَاءِ. فَقَالَ الْآخَرُ: اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي ابْنَةُ عَمٍّ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَأَنِّي رَاوَدْتُهَا عَنْ نَفْسِهَا فَأَبَتْ إِلَّا أَنْ آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ، فَطَلَبْتُهَا حَتَّى قَدَرْتُ فَأَتَيْتُهَا بِهَا فَدَفَعْتُهَا إِلَيْهَا فَأَمْكَنَتْنِي مِنْ نَفْسِهَا، فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا، فَقَالَتِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفُضَّ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ فَقُمْتُ وَتَرَكْتُ الْمِائَةَ دِينَارٍ، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا، فَفَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَخَرَجُوا.)) [1]

''اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے دور کی بات ہے کہ تین آدمی سفر پر روانہ ہوئے، اچانک چلتے چلتے ان کو بارش نے آلیا جس کی وجہ سے وہ ایک غار میں پناہ لینے پر مجبور ہوئے، وہ غار میں داخل ہوئے تو (ایک بھاری پتھر کے ذریعہ) غار کا منہ بند ہو گیا۔ وہ ایک دوسرے کو کہنے لگے: اللہ کی قسم! تمہیں اس مصیبت سے تمہارا وہ عمل ہی نجات دلا سکتا ہے جو تم نے صدق دل سے کیا ہو، لہٰذا تم میں سے ہر شخص اپنے اس عمل کو سامنے رکھ کر دعا کرے جو اس نے صدق دل سے کیا ہو۔ چنانچہ ان میں سے ایک نے کہا: اے اللہ! بلاشبہ تو جانتا ہے کہ میرے پاس ایک مزدور تھا جس نے میرے ہاں کام کیا (کسی وجہ سے ناراض ہوکر) وہ اپنی مزدوری چھوڑ کر چلا گیا اور میں نے وہ اجرت کے پیسے کاشت کر دیئے جس کی آمدنی سے میں نے کئی گائے خرید لیں اور پھر وہ ایک دفعہ مجھ سے اپنی مزدوری مانگنے کے لیے آیا تو میں نے کہا: ان گائیوں کی طرف جاؤ اور انہیں کھول کر لے جاؤ، اس نے مجھے کہا: تمہارے پاس میرے صرف چاول ہیں، پھر میں نے کہا: ان گائیوں کو پکڑ کر لے

[1] صحيح البخاري، كتاب أحاديث الأنبياء، رقم: 3465.

جاؤ، یہ میں نے اسی سے کمائی ہے لہٰذا وہ سب گائے لے کر چلتا بنا، پس اے اللہ! اگر میں نے تیرے ڈر سے یہ کام کیا تھا تو تو ہمیں اس مصیبت سے نجات دے دے۔ چنانچہ پتھر تھوڑا سا سرک گیا۔ پھر دوسرے نے کہا: اے اللہ! بے شک تو جانتا ہی ہے کہ میرے والدین انتہائی بوڑھے تھے، پس میں ہر رات ان کو اپنی بکری کا دودھ دھو کر پلاتا تھا، ایک رات مجھے ان کو دودھ پیش کرنے میں دیر ہوگئی، جب میں ان کے پاس دودھ لے کر آیا تو وہ سو چکے تھے جبکہ میرے اہل و عیال بھوک سے بلکتے رہے لیکن میں ان کو دودھ نہیں پلاتا تھا، جب تک کہ میرے والدین نہ پی لیتے اور میں نے ان کو بیدار کرنا بھی پسند نہ کیا اور میں نے یہ بھی پسند نہ کیا کہ ان کو اس طرح چھوڑ دوں کہ کہیں وہ دودھ پینے کی وجہ سے کمزور نہ ہو جائیں، لہٰذا میں طلوع فجر تک ان کے بیدار ہونے کا انتظار کرتا رہا، پس اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام تیرے ڈر سے کیا تھا تو تو ہم سے اس پتھر کو دور کر دے، لہٰذا وہ پتھر ان سے اتنا دور ہوگیا کہ ان کو آسمان نظر آنے لگا، پھر تیسرے نے کہا؛ اے اللہ! تو تو جانتا ہی ہے میری ایک چچا کی بیٹی تھی جو مجھے تمام لوگوں سے بڑھ کر پیاری لگتی تھی، میں نے اس کو پھسلا کر برائی پر آمادہ کرنے کی کوشش کی مگر اس نے انکار کیا، الا یہ کہ میں اس کو ایک سو دینار عطا کروں، پس میں نے وہ مطلوبہ دینار جمع کیے اور اس کے پاس لے کر آ گیا اور اس کو پیش کر دیے، پس اس نے مجھے اپنے جسم پر قدرت دے دی، جب میں اس کی ٹانگوں کے درمیان بیٹھا تو اس نے کہا: اللہ سے ڈر اور ناحق مہر کو مت توڑ، پس میں کھڑا ہوا اور سو دینار چھوڑ دیا (اور اس کو بھی زنا کیے بغیر چھوڑ دیا) پس اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام تیرے ڈر سے کیا تھا تو ہم سے اس پتھر کو دور کر دے، چنانچہ اللہ نے ان سے وہ پتھر ہٹا دیا اور وہ غار سے باہر

نکل آئے۔"

خوشحالی میں بھی اللہ تعالیٰ سے جان پہچان رکھو

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ﴾ (الانعام : 91)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "انھوں نے اللہ کی قدر (اس طرح) نہیں کی جس طرح اس کی قدر کرنے کا حق ہے۔"

حدیث: 23

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ: يَا غُلَامُ۔ أَوْ يَا غُلَيْمُ۔ أَلَا أُعَلِّمكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهِنَّ؟ فَقُلْتُ: بَلٰى . فَقَالَ: اِحْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ ، اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ اَمَامَكَ ، تَعرِفْ اِلَيْهِ فِىْ الرَّخَاءِ ، يَعْرِفُكَ فِىْ الشِّدَّةَ ، وَإِذَا سَأَلْتَ ، فَاسْأَلِ اللّٰهَ ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ ، فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ ، قَدْ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ ، فَلَوْ اَنَّ الْخَلْقَ كُلَّهُمْ جَمِيْعًا أَرَادُوْا أَنْ يَنْفَعُوْكَ بِشَىْءٍ لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ ، لَمْ يَقْدِرُوْا عَلَيْهِ ، وَإِنْ اَرَادُوْا اَنْ يَضُرُّوْكَ بِشَىْءٍ لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ ، لَمْ يَقْدِرُوْا عَلَيْهِ ، وَاعْلَمُ اَنَّ فِى الصَّبْرِ عَلَى مَا نَكْرَهُ خَيْرًا كَثِيْرًا ، وَاِنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ ، وَاِنَّ الْفَرْجَ مَعَ الْكَرْبِ ، وَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا .))[1]

"اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا۔ اور آپ نے مجھے ارشاد فرمایا: اے بچے! کیا میں

[1] مسند احمد : 1/ 308، رقم : 2803۔ شیخ شعیب نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

تمھیں کچھ نفع مند کلمات نہ سکھلا دوں؟ میں نے عرض کیا، کیوں نہیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی حفاظت کر وہ تیری حفاظت کرے گا، اللہ کی حفاظت کر اسے اپنے سامنے پائے گا، تو اسے آسائش میں یاد رکھ وہ تجھے تنگی میں یاد رکھے گا۔ اور جب تو سوال کرے تو اللہ سے سوال کر، اور جب مدد مانگے تو بھی اللہ سے مدد مانگ۔ یقیناً قلم خشک ہوگیا ہے۔ پس اگر ساری مخلوق اکٹھی ہوکر تجھے نفع دینا چاہے جو نفع اللہ نے تیرے مقدر میں نہیں لکھا تو اس کی طاقت نہیں رکھتے اور سارے مل کر تیرا نقصان کرنا چاہیں جو اللہ نے تیرے مقدر میں نہیں لکھا تو بھی تیرا کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔ اور جان لے جس کو ہم پسند نہیں کرتے اس میں بہت خیر ہے اور مدد صبر کے ساتھ ہے اور کشادگی تنگی کے بعد آتی ہے اور آسانی تنگی کے ساتھ ہے۔''

رنج و غم میں مبتلا شخص کی دعائیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ یَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَ یَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۟ؕ﴾

(النمل : 62)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''(کیا یہ بت بہتر ہیں) یا وہ (اللہ) جو مجبور و لاچار کی دعا قبول کرتا ہے جب وہ اسے پکارتا ہے، اور وہ اس کی تکلیف دور کر دیتا ہے، اور وہ تمھیں زمین میں جانشین بناتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اور) معبود ہے؟ تم کم ہی نصیحت حاصل کرتے ہو۔''

حدیث :24

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا قَالَ عَبْدٌ قَطُّ إِذَا

أَصَابَهُ هَمٌّ وَحَزَنٌ: أَللّٰهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ وَفِي قَبْضَتِكَ نَاصِيَتِي بِيَدِكَ، مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ، عَدْلٌ فِيَّ قَضَاءُكَ، أَسْئَلُكَ بِكُلِّ اِسْمٍ هُوَ لَكَ، سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ أَوْ أَنْزَلْتَهٗ فِي كِتَابِكَ أَوْ عَلَّمْتَهٗ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ أَوْ أَلْهَمْتَ عِبَادَكَ، أَوْ إِسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِي مَكْنُوْنِ الْغَيْبِ عِنْدِكَ، أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ، وَنُوْرَ صَدْرِيْ وَجَلَآءَ حُزْنِيْ وَذِهَابَ هَمِّيْ. إِلَّا أَذْهَبَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ هَمَّهُ، وَأَبْدَلَهُ مَكَانَ حُزْنِهِ فَرَحًا، قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! يَنْبَغِيْ لَنَا أَنْ نَتَعَلَّمَ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ؟ قَالَ: أَجَلْ، يَنْبَغِيْ لِمَنْ سَمِعَهُنَّ أَنْ يَتَعَلَّمَهُنَّ.)) [1]

''اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص کسی رنج وغم میں مبتلا ہو وہ یہ دعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے غم کو خوشی میں بدل دے گا: اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں، میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، مجھ پر تیرا حکم ہی چلتا ہے، تیرا ہر فیصلہ میرے حق میں انصاف کا ہی ہوتا ہے، میں تجھ سے تیرے ہر اس نام کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں جو تیرے ہی ساتھ خاص ہے اور تو نے خود اسے اپنے لیے خاص کیا ہے، یا تو نے اسے اپنی کتاب میں نازل کیا ہے، یا تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا ہے، یا پھر تو نے ابھی تک اسے علم غیب میں ہی محفوظ رکھا ہوا ہے جو تیرے پاس ہے، (میں سوال یہ کرتا ہوں کہ) تو قرآن عظیم کو میرے دل کی بہار، آنکھوں کی ٹھنڈک، غموں کا مداوا اور پریشانیوں سے نجات کا ذریعہ بنا دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: یارسول اللہ! کیا ہم لوگوں کو یہ دعا نہ سکھائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

[1] مسند احمد، رقم: 3712، 4318، سلسلة الصحيحة، رقم: 199.

کیوں نہیں، جو بھی اس دعا کو سنے، اسے چاہیے کہ وہ آگے سکھائے۔''

حدیث :25

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْحَكِيْمُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ .)) [1]

''اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی کام سخت پریشانی میں مبتلا کر دیتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بڑا بردبار اور بہت عظمت والا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ عرش کریم کا رب ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ عرش عظیم کا پروردگار ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ آسمانوں، زمین اور عرش کریم کا رب ہے۔''

حدیث :26

((وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ: أَللّٰهُمَّ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ، وَالْعَجْزِ وَالْكَسْلِ، وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ .)) [2]

اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غم وحزن سے پناہ مانگتے ہوئے یہ دعا پڑھتے تھے: اے اللہ! میں غم وحزن، کمزوری اور سستی، بخیلی اور بزدلی، قرض کے بوجھ اور لوگوں کے غلبہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

---

[1] صحيح بخاری، كتاب الدعوات، رقم: 6346، صحيح مسلم، رقم: 6961.

[2] صحيح بخاری، كتاب الدعوات، رقم: 6369.

حفاظت کے لیے آیت الکرسی کا ورد

حدیث:29

((وَعَـنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَـالَ: وَكَّـلَنِی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَـضَـانَ، فَأَتَانِی آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ، فَأَخَذْتُهُ وَقُـلْتُ: وَاللّٰهِ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنِّی مُحْتَاجٌ، وَعَـلَـیَّ عِيَـالٌ، وَلِـی حَاجَةٌ شَـدِيدَةٌ. قَـالَ: فَـخَـلَّيْتُ عَنْـهُ فَـأَصْبَـحْـتُ فَقَالَ: النَّبِیُّ ﷺ: يَـا أَبَا هُـرَيْرَةَ! مَـا فَـعَلَ أَسِيرُكَ الْبَـارِحَةَ؟ قَـالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالًا فَـرَحِـمْتُـهُ، فَـخَـلَّيْـتُ سَبِيـلَهُ قَالَ: أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ فَـعَـرَفْتُ أَنَّهُ سَيَعُودُ لِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِنَّـهُ سَيَعُودُ فَرَصَدْتُهُ فَـجَـعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ: لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ الـلّٰهِ ﷺ قَـالَ: دَعْـنِـی فَـإِنِّـی مُحْتَاجٌ، وَعَلَیَّ عِيَالٌ لَا أَعُودُ، فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ، فَقَالَ لِی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! مَـا فَـعَـلَ أَسِيرُكَ. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ شَكَا حَاجَةً شَـدِيدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ. قَالَ: أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَـعُـودُ فَـرَصَـدْتُهُ الثَّالِثَةَ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ، فَأَخَذْتُهُ فَـقُـلْـتُ: لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ، وَهَذَا آخِرُ ثَـلَاثِ مَرَّاتٍ أَنَّكَ تَـزْعُـمُ لَا تَـعُـودُ ثُـمَّ تَـعُودُ. قَالَ: دَعْنِی أُعَلِّمْكَ كَلِمَاتٍ يَـنْـفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا قُلْتُ مَا هُوَ؟ قَالَ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ

آيَةَ الْكُرْسِيِّ ﴿اللّٰهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ (البقرة: 255) حَتَّى تَخْتِمَ الْآيَةَ، فَإِنَّكَ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرَبَنَّكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ. فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ؟ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ زَعَمَ أَنَّهُ يُعَلِّمُنِي كَلِمَاتٍ، يَنْفَعُنِي اللّٰهُ بِهَا فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ. قَالَ: مَا هِيَ؟ قُلْتُ قَالَ: لِي إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ أَوَّلِهَا حَتَّى تَخْتِمَ الْآيَةَ ﴿اللّٰهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ وَقَالَ لِي: لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرَبكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ، وَكَانُوا أَحْرَصَ شَيْءٍ عَلَى الْخَيْرِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَمَا إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ، تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: لَا. قَالَ: ذَاكَ شَيْطَانٌ.))[1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے رمضان کی زکوٰۃ کی حفاظت پر مقرر فرمایا۔ (رات میں) ایک شخص اچانک میرے پاس آیا اور غلہ میں سے لپ بھر بھر کر اٹھانے لگا میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ قسم اللہ کی! میں تجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے چلوں گا۔ اس پر اس نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں بہت محتاج ہوں۔ میرے بال بچے ہیں اور میں سخت ضرورت مند ہوں۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا (اس کے اظہار معذرت پر) میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول کریم ﷺ نے مجھ سے پوچھا، اے ابو ہریرہ! گذشتہ رات تمہارے قیدی نے کیا کیا تھا؟ میں نے کہا، یا رسول اللہ! اس نے سخت

[1] صحيح بخاری، كتاب الوكالة، رقم: 2311.

ضرورت اور بال بچوں کا رونا رویا، اس لیے مجھے اس پر رحم آ گیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا کہ وہ تم سے جھوٹ بول کر گیا ہے ابھی وہ پھر آئے گا۔ رسول کریم ﷺ کے اس فرمانے کی وجہ سے مجھے کو یقین تھا کہ وہ پھر ضرور آئے گا۔ اس لیے میں اس کی تاک میں لگا رہا۔ اور جب وہ دوسری رات آ کے پھر غلہ اٹھانے لگا تو میں نے اسے پھر پکڑا اور کہا کہ تجھے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر کروں گا۔ لیکن اب بھی اس کی وہی التجا تھی کہ مجھے چھوڑ دے، میں محتاج ہوں۔ بال بچوں کا بوجھ میرے سر پر ہے۔ اب میں کبھی نہیں آؤں گا، مجھے رحم آ گیا اور میں نے اسے پھر چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول کریم ﷺ نے فرمایا، اے ابوہریرہ! تمہارے قیدی نے کیا کیا؟ میں نے کہا، یا رسول اللہ! اس نے پھر اسی سخت ضرورت اور بال بچوں کا رونا رویا۔ جس پر مجھے رحم آ گیا۔ اس لیے میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے اس مرتبہ بھی یہی فرمایا کہ وہ تم سے جھوٹ بول کر گیا ہے۔ اور وہ پھر آئے گا۔ تیسری مرتبہ پھر میں اس کے انتظار میں تھا کہ اس نے پھر تیسری رات آ کر غلہ اٹھانا شروع کیا، تو میں نے اسے پکڑ لیا، اور کہا کہ تجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچانا اب ضروری ہو گیا ہے۔ یہ تیسرا موقع ہے۔ ہر مرتبہ تم یقین دلاتے رہے کہ پھر نہیں آؤ گے۔ لیکن تم باز نہیں آئے۔ اس نے کہا کہ اس مرتبہ مجھے چھوڑ دے تو میں تمہیں ایسے چند کلمات سکھا دوں گا جس سے اللہ تعالیٰ تمہیں فائدہ پہنچائے گا۔ میں نے پوچھا، وہ کلمات کیا ہیں؟ اس نے کہا، جب تم اپنے بستر پر لیٹنے لگو تو آیت الکرسی ﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾ پوری پڑھ لیا کرو۔ ایک نگراں فرشتہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے برابر تمہاری حفاظت کرتا رہے گا۔ اور صبح تک شیطان تمہارے پاس

کبھی نہیں آ سکے گا۔اس مرتبہ بھی پھر میں نے اسے چھوڑ دیا۔صبح ہوئی تو رسول کریم ﷺ نے دریافت فرمایا،گذشتہ رات تمہارے قیدی نے تم سے کیا معاملہ کیا؟ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! اس نے مجھے چند کلمات سکھائے اور یقین دلایا کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس سے فائدہ پہنچائے گا۔ اس لیے میں نے اسے چھوڑ دیا۔آپ نے دریافت کیا کہ وہ کلمات کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ اس نے بتایا تھا کہ جب بستر پر لیٹوتو آیت الکرسی پڑھ لو، شروع ﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ﴾ سے آخر تک۔اس نے مجھ سے یہ بھی کہا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر (اس کے پڑھنے سے) ایک نگراں فرشتہ مقرر رہے گا اور صبح تک شیطان تمہارے قریب بھی نہیں آ سکے گا۔صحابہ خیر کو سب سے آگے بڑھ کر لینے والے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے (ان کی یہ بات سن کر) فرمایا کہ اگرچہ وہ جھوٹا تھا۔لیکن تم سے یہ بات سچ کہہ گیا ہے۔ اے ابوہریرہ!تم کو یہ بھی معلوم ہے کہ تین راتوں سے تمہارا معاملہ کس سے تھا؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وہ شیطان تھا۔‘‘

ہر آفت و پریشانی سے بچنے کے لیے معوذتین

حدیث:28

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: خَرَجْنَا فِى لَيْلَةٍ مَطِيرَةٍ وَظُلْمَةٍ شَدِيدَةٍ نَطْلُبُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّى لَنَا ، قَالَ: فَأَدْرَكْتُهُ فَقَالَ: قُلْ فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا ، ثُمَّ قَالَ: قُلْ فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا ، قَالَ: قُلْ فَقُلْتُ: مَا أَقُولُ؟ قَالَ: قُلْ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾

وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِينَ تُمْسِي وَتُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ.)) [1]

''اور سیّدنا عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: ہم ایک بارش والی شدید تاریک رات میں نبی ﷺ کی تلاش میں نکلے تاکہ آپ ہمیں نماز پڑھائیں، وہ کہتے ہیں میں نے آپ ﷺ کو جالیا۔ آپ نے فرمایا: کہو، میں نے کچھ نہ کہا، آپ ﷺ نے پھر فرمایا: کہو، میں نے پھر کچھ نہ کہا، آپ ﷺ نے تیسری بار فرما: کہو، میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں کیا پڑھوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر صبح و شام تین تین مرتبہ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ (سورہ اخلاص) ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ (سورہ فلق) اور ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ (سورۃ الناس) پڑھو تو یہ تمہیں ہر (آفت و پریشانی والی) چیز سے بچانے کے لیے کافی ہیں۔''

سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات ہر مصیبت سے بچنے کے لیے کافی

حدیث :29

((وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ.)) [2]

''اور حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے رات کو سورۃ البقرہ کی آخری دو آیتیں

[1] سنن الترمذی، رقم: 3828، سنن أبی داؤد، رقم: 5082۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

[2] صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، رقم: 5009.

پڑھیں وہ اس کو (ہر قسم کی آفت ومصیبت سے بچانے کے لیے) کافی ہیں۔‘‘

مصیبت زدہ آدمی کو دیکھ کر یہ دعا پڑھو

حدیث: 30

((وَعَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ رَأَى مُبْتَلًى فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِی عَافَانِی مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ، وَفَضَّلَنِی عَلَى كَثِیرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیلًا، لَمْ یُصِبْهُ ذَلِكَ الْبَلَاءُ.)) [1]

’’اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی مصیبت زدہ آدمی کو دیکھ کر یہ پڑھا: (سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے اس مصیبت سے بچایا ہے جس میں تمہیں مبتلا کیا ہے اور جس نے مجھے بہت سی دیگر مخلوقات پر فضیلت عطا کی ہے) تو وہ (مذکورہ دعا پڑھنے والا) کبھی اس مصیبت میں مبتلا نہیں ہوگا۔‘‘

تمام مخلوق کے شر سے پناہ مانگنے کی دعا

حدیث: 31

((وَعَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ حِینَ یُمْسِی ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ یَضُرَّهُ حُمَةٌ تِلْكَ اللَّیْلَةَ.)) [2]

’’اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص

---

[1] سنن الترمذی، رقم: 3432، سلسلة الصحیحة، رقم: 2737.

[2] سنن الترمذی، باب فی الإستعاذة، رقم: 3604۔ محدث البانی نے اسے ’’صحیح‘‘ کہا ہے۔

نے شام کے وقت تین مرتبہ یہ کلمات پڑھے: ”اَعُوذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ“ (میں اللہ کے کامل کلمات کے ذریعہ تمام مخلوق کے شر سے پناہ مانگتا ہوں) تو اسے اس رات ڈنگ مارنے والے جانور کا زہر نقصان نہیں پہنچائے گا۔“

ناگہانی آفات سے بچنے کی دعا

حدیث: 32

((وَعَنْ عُثْمَانَ یَعْنِی ابْنَ عَفَّانَ یَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ یَقُولُ: مَنْ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِی لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَیْءٌ فِی الْأَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیعُ الْعَلِیمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ تُصِبْهُ فَجْأَةُ بَلَاءٍ حَتَّى یُصْبِحَ، وَمَنْ قَالَهَا حِینَ یُصْبِحُ ثَلَاثُ مَرَّاتٍ لَمْ تُصِبْهُ فَجْأَةُ بَلَاءٍ حَتَّى یُمْسِیَ.)) [1]

”اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے (شام کے وقت) تین مرتبہ یہ کلمات پڑھے: ”بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِی لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ“ (اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام (کی برکت) سے زمین وآسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی) تو اسے صبح تک کوئی بلائے ناگہانی نہیں پہنچے گی اور جس نے صبح کے وقت تین مرتبہ یہ کلمات کہے تو شام تک اس کو کوئی اچانک مصیبت نہیں پہنچے گی۔“

[1] سنن أبی داؤد، رقم: 5088، سنن ترمذی، رقم: 3397۔ محدث البانی نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

زوالِ نعمت سے پناہ کی دعا

حدیث: 33

((وَعَـنْ عَبْـدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَـآءِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: اَللّٰهُـمَّ اِنِّى اَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَآئَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيعِ سَخَطِكَ.)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دعا درج ذیل ہے: اے اللہ! میں تیری نعمت کے زوال، تیری عافیت سے محرومی، تیرے اچانک عذاب اور تیرے ہر قسم کے غصے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

دنیا اور آخرت میں اللہ سے عافیت کا سوال کرتے رہو

حدیث: 34

((وَعَـنْ جُبَيْـرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: لَمْ يَكُنْ رَسُـولُ اللّٰـهِ ﷺ يَـدَعُ هَـؤُلَاءِ الـدَّعَـوَاتِ حِينَ يُمْسِى وَحِينَ يُـصْبِـحُ: اَلـلّٰهُمَّ إِنِّى أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِى الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّـى أَسْـأَلُكَ الْـعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِى دِينِى وَدُنْيَاىَ وَأَهْلِى وَمَالِى، اَلـلّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِى. وَقَالَ عُثْمَانُ: عَوْرَاتِى، وَآمِنْ رَوْعَاتِى، اَلـلّٰهُـمَّ احْـفَظْنِى مِنْ بَيْنِ يَدَىَّ وَمِنْ خَلْفِى، وَعَنْ يَمِينِى وَعَـنْ شِـمَـالِى، وَمِنْ فَوْقِى، وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الرقاق، رقم: 6943.

مِنْ تَحْتِي .)) ❶

''اور حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ شام یا صبح کو یہ دُعائیہ کلمات کہنا کبھی ترک نہ کرتے تھے: اور اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ یا اللہ! میں تجھ سے اپنے دین، دنیا، گھر والوں اور اپنے مال میں معافی اور درگزر کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرے عیب ڈھانپ لے اور مجھے خوف سے محفوظ رکھ اور میرے سامنے اور پیچھے، دائیں اور بائیں اور میرے اوپر سے میری حفاظت فرما اور میں تیری عظمت کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ نیچے سے ہلاک کیا جاؤں۔''

دعا مصیبت کو ٹالتی ہے

حدیث: 35

((وَعَنْ جَابِرٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا مِنْ اَحَدٍ يَدْعُوْ بِدُعَاءٍ اِلَّا آتَاهُ اللّٰهُ مَا سَأَلَ ، أَوْ كَفَّ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهٗ ، مَا لَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ أَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ .)) ❷

''اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد یہ فرماتے ہوئے سنا: جب کوئی شخص دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو وہی چیز عطا کر دیتا ہے جو اس نے مانگی ہوتی ہے یا اس دعا کے برابر اس سے کوئی مصیبت ٹال

❶ سنن ابو داؤد، باب ما يقول إذا أصبح، رقم: 5074، سنن ابن ماجة، رقم: 5074۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ سنن الترمذی، ابواب الدعوات، رقم: 3381۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

دیتا ہے بشرطیکہ وہ گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ مانگے۔‘‘

جسم میں درد ہو تو یہ دعا پڑھیں

حدیث: 36

((وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ: اَنَّهٗ شَكَا اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَجَعًا، يَجِدُهٗ فِیْ جَسَدِهٖ مُنْذُ اَسْلَمَ، فَقَالَ لَهٗ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِی تَاَلَّمَ مِنْ جَسَدِكَ، وَقُلْ: بِاسْمِ اللّٰهِ، ثَلَاثًا، وَقُلْ: سَبْعَ مَرَّاتٍ اَعُوذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ.)) [1]

’’اور حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے جسم میں درد کی شکایت کی کہ وہ جب سے اسلام لائے تب سے اسے محسوس کر رہے تھے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنا ہاتھ جسم کے اس حصے پر رکھو جہاں تم درد محسوس کرتے ہو، پھر تین مرتبہ ”بسم اللّٰه“ (اللہ کے نام کی برکت سے) پڑھ اور پھر سات مرتبہ پڑھو: ”أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ“ میں اللہ تعالیٰ کی عزت اور قدرت کی پناہ پکڑتا ہوں اس چیز کے شر سے جو میں پاتا ہوں اور جس سے ڈرتا ہوں۔‘‘

دشمنوں سے بچنے کے لیے دعا

حدیث: 36

((وَعَنْ اَبِی بُرْدَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، أَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ

[1] صحيح مسلم، كتاب السلام، رقم: 5737.

إِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ: اَللّٰهُمَّ! اِنَّ نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ .)) ❶

''اور سیّدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی قوم سے کوئی اندیشہ ہوتا تو اس طرح دعا کرتے: ''اَللّٰهُمَّ! اِنَّ نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ'' ''اے اللہ! ہم تجھے ان کے مقابلے میں پیش کرتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔''

فقر و فاقہ سے بچنے کی دعا

حدیث: 38

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ـ رضی اللہ عنہ ـ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَأْمُرُنَا إِذَا أَخَذَ أَحَدُنَا مَضْجَعَهُ أَنْ يَقُولَ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ وَرَبَّ الْأَرَضِينَ وَرَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَفَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى وَمُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي شَرٍّ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ، أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَالظَّاهِرُ فَلَيس فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَالْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ، اقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَأَغْنِنِي مِنْ الْفَقْرِ .)) ❷

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم فرماتے کہ ہم میں سے کوئی بھی بستر پہ لیٹے تو یہ دعا پڑھے: اے آسمانوں اور زمین کے رب! اور ہر چیز کے رب! دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے! تورات، انجیل اور

❶ سنن أبي داؤد، باب في الإستعاذة، رقم: 1537۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔
❷ سنن الترمذي، ابواب الدعوات، رقم: 3400۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

قرآن کو نازل کرنے والے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں، ہر اس شریر کے شر سے جس کی پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، تو ہی اول ہے پس تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں اور تو ہی آخر ہے پس تیرے بعد کوئی چیز نہیں اور تو ہی ظاہر ہے پس تجھ سے اوپر کوئی چیز نہیں اور تو ہی باطن ہے تجھ سے نیچے کوئی چیز نہیں، مجھ سے قرض دور فرما اور فقر و فاقہ سے میری کفایت فرما۔''

دنیا اور آخرت کی بھلائی کی دُعا

حدیث: 39

((وَعَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ: اَللَّهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.)) [1]

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! ہمیں دنیا میں نیکی اور آخرت میں بھی نیکی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا لے۔''

مصیبت زدہ کو تسلی دینے کا ثواب

حدیث: 40

((وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يُعَزِّيْ اَخَاهُ بِمُصِيْبَةٍ إِلَّا كَسَاهُ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ مِنْ حُلَلِ الْكَرَامَةِ

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، رقم: 6389، صحیح مسلم، رقم: 2696.

يَوْمَ الْقِيَامَةِ .)) ❶

''اور حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مؤمن اپنے بھائی کو کسی مصیبت پر تسلی دیتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن عزت افزائی کا خلعت عطا فرمائے گا۔''



❶ سنن ابن ماجه، كتاب الجنائز، رقم: 1601، سلسلة الصحيحة، رقم: 195.

اربعین حفاظت زبان

(آفاتِ لسان اور ان کا علاج)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کثرتِ کلام سے پرہیز اور خاموشی اختیار کرنے کا بیان

حدیث :1

((عَنْ تَمِيْمِ بْنِ يَزِيْدَ، مَوْلٰى بَنِىْ زَمْعَةَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، ذَاتَ يَوْمٍ، ثُمَّ قَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ، ثِنْتَانِ مَنْ وَقَاهُ اللّٰهُ شَرَّهُمَا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! لَا تُخْبِرْنَا مَاهُمَا؟ ثُمَّ قَالَ: اِثْنَانِ مَنْ وَقَاهُ اللّٰهُ شَرَّهُمَا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ الثَّالِثَةُ، اَجْلَسَهُ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا: تَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُرِيْدُ يُبَشِّرُنَا فَتَمْنَعُهُ، فَقَالَ: اِنِّىْ اَخَافُ اَنْ يَتَّكِلَ النَّاسُ، فَقَالَ: ثِنْتَانِ مَنْ وَقَاهُ اللّٰهُ شَرَّهُمَا دَخَلَ الْجَنَّةَ، مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَابَيْنَ رِجْلَيْهِ.)) [1]

''ایک صحابی سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ہم سے خطاب کیا اور پھر ارشاد فرمایا: لوگو! دو چیزیں ہیں، اللہ تعالیٰ نے جس کو ان کے شر سے محفوظ کر لیا، وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ یہ سن کر ایک انصاری آدمی کھڑا ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ہمیں یہ نہ بتلایئے کہ وہ کون سی چیزیں ہیں، آپ ﷺ نے پھر ارشاد فرمایا: دو چیزیں ہیں، اللہ تعالیٰ نے جس کو ان کے شرّ سے بچا لیا، وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ پھر اسی آدمی نے وہی بات کہی، جب آپ ﷺ نے تیسری بار ارشاد فرمایا تو صحابہ نے اس آدمی کو بٹھایا

[1] مسند احمد، رقم: 23453۔ شیخ حمزہ زین نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

اور اس سے کہا: تجھے نظر نہیں آ رہا کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں خوشخبری دینا چاہتے ہیں، لیکن تو آپ ﷺ کو روک رہا ہے، اس نے کہا: میں ڈرتا ہوں کہ لوگ توکل کر کے مزید عمل ترک کر دیں گے۔ بالآخر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو چیزیں ہیں، اللہ تعالیٰ نے جس شخص کو ان کے شر سے بچا لیا، وہ جنت میں داخل ہو جائے گا، ایک دو جبڑوں کے درمیان والی چیز (زبان) اور دوسری دو ٹانگوں کے درمیان والی چیز (شرم گاہ)۔"

حدیث:2

((وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ ، لَا اَعْـلَـمُهُ اِلَّا رَفَعَهُ قَالَ: اِذَا اَصْبَـحَ ابْـنُ آدَمَ فَاِنَّ اَعْضَائَهُ تُكَفِّرُ اللِّسَانَ تَقُوْلُ: اتَّقِ اللّٰهَ فِیْنَا ، فَاِنَّكَ اِنِ اسْتَقَمْتَ اِسْتَقَمْنَا ، وَاِنِ اعْوَجَجْتَ اِعْوَجَجْنَا .)) [1]

"اور سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب ابن آدم صبح کرتا ہے تو اس کے سارے اعضاء، زبان کے سامنے عاجزی کرتے ہیں اور کہتے ہیں: تو ہمارے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈر جا، پس اگر تو سیدھی رہی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہو گئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔"

لغو باتوں سے پرہیز کا بیان

حدیث:3

((وَعَـنْ عَـلِـیِّ بْنِ حُسَیْنٍ ، عَنْ اَبِیْهِ رضی اللہ عنہ ، قَـالَ: قَالَ رَسُوْلُ

[1] مسند احمد، رقم: 11930، سنن ترمذی، رقم: 2407۔ شیخ البانی نے اسے "حسن" کہا ہے۔

اللّٰهِ ﷺ: مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيْهِ .))[1]

''اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندے کے اسلام کا حسن یہ ہے کہ وہ لایعنی چیزوں کو چھوڑ دے۔''

حدیث:4

((وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! حَدِّثْنِي بِاَمْرٍ اَعْتَصِمُ بِهٖ (وَفِيْ لَفْظٍ: مُرْنِيْ فِي الْاِسْلَامِ بِاَمْرٍ لَا اَسْاَلُ عَنْهُ اَحَدًا بَعْدَكَ) قَالَ: قُلْ رَبِّيَ اللّٰهُ (وَفِيْ لَفْظٍ: آمَنْتُ بِااللّٰهِ) ثُمَّ اسْتَقِمْ۔ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا اَخْوَفُ (وَفِيْ لَفْظٍ: مَااَكْبَرُ) مَاتَخَافُ عَلَيَّ (وَفِيْ لَفْظٍ: فَاَيُّ شَيْءٍ اَتَّقِيْ) قَالَ: فَاَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهٖ ثُمَّ قَالَ: هٰذَا .))[2]

''اور سیدنا سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے اسلام سے متعلقہ ایسے عمل کے بارے میں بتلائیں کہ میں اس کو تھام لوں اور اس کے بارے میں آپ کے بعد کسی سے سوال نہ کروں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو کہہ کہ میرا ربّ اللہ ہے اور پھر اس پر ڈٹ جا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ کو میرے بارے میں سب سے زیادہ ڈر کس چیز پر ہے، ایک روایت میں ہے: پس میں کس چیز سے بچ کر رہوں؟ آپ ﷺ نے جواباً! اپنی زبان مبارک کو پکڑا اور فرمایا: یہ ہے۔''

---

[1] مسند احمد، رقم: 1737، سنن ترمذی، رقم: 2317۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] مسند احمد، رقم: 15497، سنن ترمذی، رقم: 2410۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

حدیث:5

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ: یارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَیُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِن لِّسَانِهٖ وَیِدِهٖ .))❶

''اور سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! کون سا اسلام افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔''

حدیث:6

((وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ ، اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم اَمَرَ اَعْرَابِیًا بِخِصَالٍ مِنْ اَنْوَاعِ الْبِرِّ (فِیْهَا) وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ ، وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ ، فَاِنْ لَمْ تُطِقْ ذٰلِكَ فَكُفَّ لِسَانَكَ اِلَّا مِنَ الْخَیْرِ .))❷

''اور سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بدّو صحابی کو نیکی کی مختلف انواع کے بارے میں بتلایا، ان میں یہ چیزیں بھی تھیں: اور تو نیکی کا حکم کر اور برائی سے منع کر، پس اگر تجھ میں ایسا کرنے کی طاقت نہ ہو تو اپنی زبان کو بند کر لے، ماسوائے خیر والی باتوں کے۔''

حدیث:7

((وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَهٗ: اَلَا اُخْبِرُكَ بِرَاْسِ الْاَمْرِ وَعَمُوْدِهٖ، وَذِرْوَةِ سَنَامِهٖ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: رَاْسُ الْاَمْرِ وَعَمُوْدُهُ الصَّلَاةُ، وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ۔ ثُمَّ قَالَ: اَلَا اُخْبِرُكَ، بِمِلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهٖ؟ فَقُلْتُ: بَلٰی یَا

❶ صحیح بخاری، رقم: 11، مسند احمد، رقم: 6753۔
❷ مسند احمد، رقم: 18850۔ شیخ حمزہ زین نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

نَبِيَّ اللّٰهِ! فَاَخَذَ بِلِسَانِهِ فَقَالَ: كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا۔ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَاِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ؟ فَقَالَ: ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا مُعَاذُ! وَهَلَ يَكُبُّ النَّاسَ عَلٰى وُجُوْهِمْ فِي النَّارِ۔ اَوْ قَالَ: عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ .)) [1]

''اور سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں بتلاؤں کہ دین کی اصل، اس کا ستون اور اس کی کوہان کی چوٹی کیا ہے؟ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیوں نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین کی اصل اور اس کا ستون نماز ہے اور اس کی کوہان کی چوٹی نماز ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس چیز کے بارے میں بھی بتلا دوں جو ان سب کو کنٹرول کرنے والی ہے؟ میں نے کہا: جی کیوں نہیں، اے اللہ کے نبی! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جوابا اپنی زبان مبارک کو پکڑا اور ارشاد فرمایا: اس کو اپنے اوپر روک کر رکھنا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہماری باتوں کی وجہ سے بھی ہمارا مؤاخذہ کیا جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! تمہیں ماں تمہاری گم پائے، لوگوں کو آگ میں ان کے نتھنوں کے بل گرانے والی ان کی زبانوں کی کٹی ہوئی باتیں ہی ہوں گی۔''

صرف ایک بات اللہ کی رضا مندی یا ناراضی کا باعث ہوسکتی ہے

حدیث: 8

((وَعَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

[1] مسند احمد، رقم: 22366، سنن ترمذی، رقم: 2616۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

اِنَّ الـرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، مَا يَظُنُّ اَنْ تَبْـلُغَ مَا بَلَغَتْ، يَكْتُبُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ اِلٰى يَوْمِ الْـقِيَامَةِ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مَايَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَابَلَغَتْ، يَكْتُبُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهَا عَلَيْهِ سَخَطَهُ اِلٰـى يَـوْمِ الْـقِيَـامَةِ - قَالَ: فَكَانَ عَلْقَمَةُ يَقُوْلُ: كَمْ مِنْ كَلَامٍ قَدْ مَنَعَنِيْهِ حَدِيْثُ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ.)) [1]

''اور سیدنا بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک آدمی اللہ تعالیٰ کی رضامندی سے متعلقہ ایسی بات کرتا ہے، جبکہ خود اس کو بھی یہ گمان نہیں ہوتا کہ وہ کس بڑے مرتبے تک پہنچ جائے گی، اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اس آدمی کے لیے قیامت کے دن تک اپنی رضامندی لکھ دیتا ہے، اور بے شک ایک آدمی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی والی ایسی بات کرتا ہے، جبکہ خود اس کو بھی اندازہ نہیں ہوتا ہے کہ یہ بات کہاں تک پہنچ جائے گی، اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس آدمی کے لیے قیامت کے دن تک اپنی ناراضی لکھ دیتا ہے۔ علقمہ نے کہا: کتنی ہی باتیں ہیں کہ سیدنا بلال بن حارث رضی اللہ عنہ کی اس حدیث نے مجھے ان سے روک دیا ہے۔''

خاموشی اختیار کرنے کی فضیلت

حدیث: 9

((وَعَـنْ عَبْـدِ الـلّٰــهِ بْـنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ، اَنَّ رَسُوْلَ

[1] مسند احمد، رقم: 15946، سنن ابن ماجه، رقم: 3969۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ صَمَتَ نَجَا .))[1]

''اور سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو خاموش رہا، وہ نجات پا گیا۔''

حدیث: 10

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَسْكُتْ .))[2]

''اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، وہ اپنی مہمان کی قدر کرے، جس کا اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان ہو، پس اس کو چاہیے کہ وہ اپنے ہمسائے کو تکلیف نہ دے اور جو اللہ تعالیٰ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہو، وہ خیر و بھلائی والی بات کرے یا پھر خاموش رہے۔''

غیبت اور بہتان کی مذمت

حدیث: 11

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْغِيَابَةُ ـ قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ ، قَالَ: ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا

[1] مسند احمد، رقم: 6654، سنن ترمذی، رقم: 2501۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔
[2] مسند احمد، رقم: 9971، صحیح بخاری، رقم: 6018.

لَيْسَ فِيْهِ ، قَالَ: اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فِيْ اَخِيْ مَا اَقُوْلُ لَهُ؟ قَالَ: اِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ: فَقَدِ اغْتَبْتَهُ ، وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهِ فَقَدْ بَهَتَّهُ .)) ❶

''اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے؟ صحابہ نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیرا اپنے بھائی کے وہ عیوب بیان کرنا، جو اس میں ہیں۔ ایک آدمی نے کہا: میں اپنے بھائی کے بارے میں جو کچھ کہوں، اگر وہ عیوب اس کے اندر پائے جاتے ہوں تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کچھ تو کہہ رہا ہے، اگر وہ چیزیں اس میں پائی جاتی ہیں تو تو نے اس کی غیبت کی ہے اور اگر وہ نقائص اس میں نہیں ہیں تو تو نے اس پر بہتان لگایا ہے۔''

حدیث: 12

((وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَارْتَفَعَتْ رِيْحُ جِيْفَةٍ مُنْتِنَةٍ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذِهِ الرِّيْحُ؟ هٰذِهِ رِيْحُ الَّذِيْنَ يَغْتَابُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ .)) ❷

''اور سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ بد بو دار مرداروں کی بو اٹھنے لگی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ بد بو کیسی ہے؟ یہ ان لوگوں کی بد بو ہے، جو مؤمنوں کی غیبت کرتے ہیں۔''

---

❶ مسند احمد ، رقم : 7146 ، صحیح مسلم ، رقم : 2589 .
❷ مسند احمد: 14844۔ احمد شاکر نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

بے مقصد گفتگو اور بخل کی مذمت

حدیث :13

((وَعَـنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِىَّ ﷺ فَقَدَ كَعْباً فَسَأَلَ عَنْهُ؟ فَقَالُوْا: مَرِيْضٌ ، فَخَرَجَ يَمْشِىْ حَتّٰى أَتَاهُ فَلَمَّا دَخَلَ عَـلَيْهِ ، قَالَ: أَبْشِرْيَا كَعْبُ! فَقَالَتْ أُمُّهُ: هَنِيْئاً لَكَ الْجَنَّةُ يَاكَعْبُ! فَـقَالَ: مَنْ هٰذِهِ الْمُتَأَلِّيَةُ عَلَى اللّٰهِ؟ قَالَ: هِىَ أُمِّى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَـقَالَ: مَا يُدْرِيْكِ يَا أَمَّ كَعْبٍ! لَعَلَّ كَعْباً قَالَ مَالَا يَعْنِيْهِ ، أَوْ مَنَعَ مَالَا يُغْنِيْهِ .)) [1]

''اور حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب کو گم پایا، تو ان کے بارے میں پوچھا (کہ وہ کہاں ہے)۔صحابہ نے کہا: وہ بیمار ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیدل نکل پڑے حتی کہ اُس کے پاس پہنچ گئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس پر داخل ہوئے ،تو فرمایا: اے کعب! خوش ہو جاؤ۔ (یہ سن کر) اُس کی ماں نے کہا: اے کعب! تجھے جنت مبارک ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ پر قسم اٹھانے والی یہ عورت کون ہے؟ کعب نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ میری ماں ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے ام کعب! ممکن ہے کہ کعب نے کوئی بے مقصد بات کہی ہو یا ایسی چیز (کو خرچ کرنے سے) رک گیا ہو جو اسے غنی نہ کرتی ہو۔''

[1] سلسلة الصحيحة ، رقم : 2357 .

چغل خوری سے ترہیب کا بیان

حدیث: 14

((وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ .)) ❶

''اور سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔''

حدیث: 15

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ ، اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: اَلَا أُنَبِّئُكُمْ مَاالْعَضْهُ؟ قَالَ: هِيَ النَّمِيْمَةُ الْقَالَةُ بَيْنَ النَّاسِ۔ وَاِنَّ مُحَمَّدًا صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: اِنَّ الرَّجُلَ يَصْدُقُ، حَتّٰى يُكْتَبَ صِدِّيْقًا، وَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ كَذَّابًا)) ❷

''اور سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو یہ بتلا نہ دوں کہ ''عَضْه'' کیا ہے؟ یہ لوگوں کی آپس میں چغل خوری والی باتیں ہیں۔ نیز محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک آدمی سچ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اس کو سچا لکھ لیا جاتا ہے اور اس طرح بھی ہوتا ہے کہ وہ جھوٹ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اس کو جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔''

حدیث: 16

((وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ الْاَنْصَارِيَّةِ، اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: اَلَا

---

❶ مسند احمد، رقم: 23636، صحیح بخاری، رقم: 6056.

❷ مسند احمد، رقم: 4160، صحیح مسلم، رقم: 2606.

أُخْبِرُكُمْ بِخِيَارِكُمْ؟ قَالُوْا: بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ، قَالَ: الَّذِيْنَ اِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ تَعَالٰى ـ ثُمَّ قَالَ: اَلَا أُخْبِرُكُمْ بِشِرَارِكُمْ؟ اَلْمَشَّاؤُوْنَ بِالنَّمِيْمَةِ، الْمُفْسِدُوْنَ بَيْنَ الْاَحِبَّةِ، الْبَاغُوْنَ الْبُرَآءَ الْعَنَتَ .))[1]

''اور سیدہ اسماء بنت یزید انصاری رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمھیں تمہارے پسندیدہ لوگوں کے بارے میں بتاؤں؟ انھوں نے کہا: جی کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں، جن کو دیکھنے سے اللہ یاد آ جاتا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمھیں تمہارے شریر لوگوں کے بارے میں بتلا دوں؟ یہ وہ لوگ ہیں جو چغل خور ہیں، ایک دوسرے سے محبت کرنے والوں کے درمیان فساد برپا کرتے ہیں اور (عیوب سے) بری لوگوں کے لیے غلطیاں تلاش کرتے ہیں۔''

حدیث: 17

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِقَبَرَيْنِ ، فَقَالَ: اِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ ، اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَنْزِهُ مِنَ الْبَوْلِ ـ قَالَ وَكِيْعٌ: مِنْ بَوْلِهِ ، وَاَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ .))[2]

''اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے اور ارشاد فرمایا: بے شک ان کو عذاب دیا جا رہا ہے لیکن کسی بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں، ان میں سے ایک پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغل خوری کرتا تھا۔''

---

[1] مسند احمد، رقم: 28151۔ حمزہ زین نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] مسند احمد، رقم: 1980، صحیح بخاری، رقم: 218.

جھوٹ کی مذمت

حدیث:18

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِیَّاكُمْ وَالْكَذِبَ ، فَاِنَّ الْكَذِبَ یَهْدِیْ اِلَی الْفُجُوْرِ ، وَاِنَّ الْفُجُوْرَ یَهْدِیْ اِلَی النَّارِ ، وَمَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَكْذِبُ وَیَتَحَرَّی الْكَذِبَ حَتّٰی یُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ كَذَّابًا .))[1]

''اور سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جھوٹ سے بچو، پس بیشک جھوٹ برائیوں کی طرف لے جاتا ہے اور برائیاں جہنم کی طرف لے جاتی ہیں اور آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ کو تلاش کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کذاب (بہت جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے۔''

حدیث:19

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا ، قَالَتْ: مَاكَانَ خُلُقٌ اَبْغَضَ اِلَی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْكَذِبِ ، وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ یَكْذِبُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْكَذِبَةَ فَمَا یَزَالُ فِیْ نَفْسِهِ عَلَیْهِ حَتّٰی یَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَحْدَثَ مِنْهَا تَوْبَةً .))[2]

''اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں سب سے ناپسندیدہ وصف جھوٹ بولنا تھا، جب کوئی آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جھوٹ

---

[1] مسند احمد، رقم: 3638، صحیح مسلم، رقم: 2607.

[2] مسند احمد، رقم: 25698، سنن ترمذی، رقم: 1973۔ محدث البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔

بول دیتا، تو آپ ﷺ کے دل میں اس وقت تک اس چیز کا احساس رہتا، جب تک آپ ﷺ کو یہ علم نہ ہو جاتا کہ اس شخص نے اس گناہ سے توبہ کر لی ہے۔''

حدیث :20

((وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ حَدَّثَ بِحَدِيْثٍ وَهُوَ يَرٰى اَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ اَحَدُ الْكَاذِبِيْنِ۔ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: فَهُوَ اَحَدُ الْكَذَّابِيْنِ .)) [1]

''اور سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کوئی بات بیان کی، جبکہ اس کا خیال یہ ہو کہ وہ جھوٹ ہے تو وہ دو جھوٹوں میں سے ایک ہوگا۔''

حدیث :21

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ثَلَاثٌ اِذَا كُنَّ فِی الرِّجَالِ ، فَهُوَ الْمُنَافِقُ الْخَالِصُ ، اِنْ حَدَّثَ كَذَبَ ، وَاِنْ وَعَدَ اَخْلَفَ ، وَاِنِ ائْتُمِنَ خَانَ ، وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ لَمْ يَزَلْ يَعْنِی فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰی يَدَعَهَا .)) [2]

''اور سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین خصلتیں ہیں، جب وہ کسی آدمی میں پائی جائیں گی تو وہ خالص منافق ہوگا، جب وہ بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو اس کی مخالفت کرے اور جب اس کو امین بنایا جائے تو وہ خیانت کرے، اور جس فرد میں ان میں ایک

---

[1] مسند احمد، رقم : 18429، سنن ابن ماجه، رقم : 38۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] مسند احمد، رقم : 6879، صحيح بخاری، رقم : 34 .

خصلت ہوگی تو اس میں وہ دراصل نفاق کی خصلت ہوگی، یہاں تک کہ وہ اس کو ترک کر دے۔''

شیخی مارنے کی نیت سے جھوٹ بولنا جائز نہیں

حدیث :22

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا ، اَنَّ اِمْرَاَةً جَاءَ تِ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَنَّ لِیْ زَوْجًا وَلِیْ ضَرَّةٌ، وَاِنِّیْ اَتَشَبَّعُ مِنْ زَوْجِیْ اَقُوْلُ: اَعْطَانِیْ كَذَا، وَكَسَانِیْ كَذَا، وَهُوَ كَذِبٌ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَیْ زُوْرٍ .)) [1]

''اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک خاتون نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرا خاوند ہے اور میری ایک سوکن بھی ہے، میں اپنے خاوند کے بارے میں یوں اظہار کرتی ہوں کہ اس نے مجھے فلاں چیز دی ہے، اس نے مجھے اس طرح کا کپڑا لا کر دیا ہے، تو کیا یہ جھوٹ ہوگا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کو جو چیز نہ دی گئی ہو، لیکن پھر بھی وہ اس کے دیئے جانے کا اظہار کرے تو وہ اس شخص کی طرح ہوگا، جس نے جھوٹ کے دو کپڑے پہن رکھے ہوں۔''

وہ امور جن میں جھوٹ بولنا جائز ہے

حدیث :23

((وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ

[1] مسند احمد : 25854۔ شیخ حمزہ زین نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

يَقُوْلُ: يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا، مَا يَحْمِلُكُمْ عَلٰى اَنْ تَتَابَعُوْا فِيْ الْكَذِبِ كَمَا يَتَتَابَعُ الْفَرَاشُ فِيْ النَّارِ، كُلُّ الْكَذِبِ يُكْتَبُ عَلَى ابْنِ آدَمَ اِلَّا ثَلَاثَ خِصَالٍ، رَجُلٌ كَذَبَ عَلٰى امْرَاَتِهِ لِيُرْضِيَهَا، اَوْ رَجُلٌ كَذَبَ فِيْ خَدِيْعَةِ حَرْبٍ، اَوْ رَجُلٌ كَذَبَ بَيْنَ امْرَاَيْنِ مُسْلِمَيْنِ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمَا.)) [1]

''اور سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے ایمان والو! تم لوگوں کو کون سی چیز اس طرح لگاتار جھوٹ بولنے پر آمادہ کرتی ہے، جیسے پتنگے لگاتار آگ میں گرنا شروع ہو جاتے ہیں، ابن آدم پر اس کے ہر جھوٹ کو لکھ لیا جاتا ہے، ما سوائے تین امور کے، (1) وہ خاوند جو اپنی بیوی سے جھوٹ بولتا ہے، تاکہ اس کو راضی رکھے، (2) وہ آدمی جو جنگ میں دشمن کو دھوکہ دینے کے لیے جھوٹ بولتا ہے اور (3) وہ آدمی جو دو مسلمانوں کے درمیان صلح کرانے کے لیے جھوٹ بولتا ہے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولنے کے بارے میں وعید

حدیث: 24

((وَعَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَهُوَ فِيْ النَّارِ.)) [2]

''اور سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھ پر جھوٹ بولا، پس وہ آگ میں ہوگا۔''

---

[1] مسند احمد، رقم: 28122۔ شیخ حمزہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] مسند احمد، رقم: 326۔ احمد شاکر نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

حدیث :25

((وَعَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ الْانْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ كِذْبَةً مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَضْجَعًا مِنَ النَّارِ ، اَوْ بَيْتًا فِي جَهَنَّمَ .))[1]

''اورسیدنا قیس بن سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے جان بوجھ کر مجھ پر ایک دفعہ جھوٹ بولا، پس وہ اپنا ٹھکانہ آگ سے یا گھر جہنم میں تیار کر لے۔''

اپنی اولاد سے مذاق میں جھوٹ بولنا جائز نہیں

حدیث :26

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ ، اَنَّهُ قَالَ: اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي بَيْتِنَا ، وَاَنَا صَبِيٌّ ، قَالَ: فَذَهَبْتُ اَخْرُجُ لِاَلْعَبَ فَقَالَتْ اُمِّيْ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ! تَعَالَ اُعْطِكَ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَمَا اَرَدْتِ اَنْ تُعْطِيَهُ؟ قَالَتْ: اُعْطِيْهِ تَمْرًا ، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَمَا اِنَّكِ لَوْ لَمْ تَفْعَلِي كُتِبَتْ عَلَيْكِ كِذْبَةً .))[2]

''اور سیدنا عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس ہمارے گھر میں تشریف لائے، میں اس وقت بچہ تھا، جب میں کھیلنے کے لیے جانے لگا تو میری ماں نے کہا: اے عبد اللہ! ادھر آ، میں

---

[1] مسند احمد، رقم : 15561۔ شیخ حمزہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔
[2] مسند احمد، رقم : 15793۔ شیخ حمزہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

تجھے کچھ دینا چاہتی ہوں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو نے اس کو کیا دینے کا ارادہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا: میں اس کو کھجور دوں گی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تو نے اس کو کچھ نہ دیا تو یہ تیرا ایک جھوٹ لکھ لیا جائے گا۔‘‘

ہنسی مذاق کے لیے جھوٹ بولنا بھی ممنوع ہے

حدیث: 27

((عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: وَيْلٌ لِلَّذِيْ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ ثُمَّ يَكْذِبُ لِيُضْحِكَهُمْ ، وَيْلٌ لَهُ وَوَيْلٌ لَهُ .)) [1]

’’اور سیدنا معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کے لیے ہلاکت ہے، جو لوگوں سے بات کرتا ہے اور ان کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولتا ہے، اس کے لیے ہلاکت ہے، اس کے لیے ہلاکت ہے۔‘‘

سخت جھگڑالو طبیعت آدمی ناپسندیدہ ہے

حدیث 28

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ ابغَضَ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ .)) [2]

---

[1] مسند احمد، رقم 20270۔ شیخ حمزہ نے اسے ’’صحیح‘‘ کہا ہے۔

[2] مسند احمد، رقم : 26223، صحیح بخاری، رقم : 9188.

''اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ وہ آدمی ہے جو سخت جھگڑالو ہو۔''

گفتگو میں تکلف بھری بلاغت ناپسندیدہ ہے

حدیث: 29

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهُ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُبْغِضُ الْبَلِيْغَ مِنَ الرِّجَالِ ، الَّذِىْ يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهِ كَمَا تَخَلَّلَ الْبَاقِرَةُ بِلِسَانِهَا .)) [1]

''اور حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ آدمیوں میں سے اس بلاغت جھاڑنے والے شخص کو سخت ناپسند کرتا ہے جو (منہ پھاڑ پھاڑ کر تکلف و تصنّع سے گفتگو کرتے ہوئے) اپنی زبان کو گائے کے جگالی کرنے کی طرح بار بار پھیرتا ہے۔''

حدیث: 30

((وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : اَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِشِرَارِكُمْ؟ فَقَالَ: هُمُ الثَّرْثَارُوْنَ ، الْمُتَشَدِّقُوْنَ ، اَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ؟ اَحَاسِنُكُمْ اَخْلَاقًا .)) [2]

''اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا

---

[1] مسند احمد، رقم: 6543، سنن ابی داوٴد، رقم: 5005۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔
[2] مسند احمد، رقم: 8808۔ احمد شاکر نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

میں تمہیں تمہارے بدترین لوگوں کے بارے میں بتاؤں؟ وہ ہیں جو فضول بولنے والے اور گفتگو کے لیے باچھوں کو موڑنے والے ہوں۔ نیز کیا تمہیں تمہارے بہترین افراد کے بارے میں بتاؤں؟ وہ ہیں جو تم میں اخلاق کے لحاظ سے سب سے اچھے ہوں۔''

حدیث: 31

((وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ قَوْمٌ يَاْكُلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ ، كَمَا تَاْكُلُ الْبَقَرُ بِاَلْسِنَتِهَا .))[1]

''اور سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک بپا نہیں ہوگی، جب تک ایسے لوگ نہ نکل آئیں، جو اپنی زبانوں سے اس طرح کھائیں گے، جیسے گائے اپنی زبان سے کھاتی ہے۔''

شرعی مصلحت کی خاطر شعر کہنے کا جواز

حدیث: 32

((وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ ، عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اهْجُوْا الْمُشْرِكِيْنَ بِالشِّعْرِ ، اِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ ، وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ كَاَنَّمَا يَنْضَحُوْهُمْ بِالنَّبْلِ .))[2]

[1] مسند احمد، رقم: 1597۔ احمد شاکر نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] مسند احمد، رقم: 15889۔ احمد شاکر نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

''اورسیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: شعروں کے ذریعے مشرکوں کی ہجو کرو، بے شک مؤمن اپنے نفس اور مال سے جہاد کرتا ہے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے! گویا کہ یہ شاعران پر تیروں کی بارش کررہے ہیں۔''

حدیث: 33

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَضَعَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ ، مِنْبَرًا فِی الْمَسْجِدِ، يُنَافِحُ عَنْهُ بِالشِّعْرِ ، ثُمَّ يَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَيُؤَيِّدُ حَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ يُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم .))[1]

''اورسیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لیے مسجد میں منبر رکھوایا، وہ اس پر بیٹھ کر شعری کلام کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کرتے تھے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ روح القدس کے ذریعے حسان کی تائید کرتا ہے، کیونکہ وہ اس کے رسول کا دفاع کرتا ہے۔''

نوحہ کی آواز ممنوع ہے

حدیث: 34

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : ثِنْتَانِ هُمَا

[1] مسند احمد، رقم: 24941۔ حمزہ زین نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

بِالنَّاسِ كُفْرٌ، نِيَاحَةٌ عَلَى الْمَيِّتِ، وَطَعْنٌ فِي النَّسَبِ .)) [1]

''اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو چیزیں لوگوں میں پائی جاتی ہیں، جبکہ وہ کفر ہیں، میت پر نوحہ کرنا اور نسب میں طعن کرنا۔''

بغیر علم کے فتویٰ یا مشورہ حرام ہے

حدیث :35

((وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : مَنْ تَقَوَّلَ عَلَيَّ مَالَمْ اَقُلْ، فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ، وَمَنِ اسْتَشَارَهُ اَخُوْهُ الْمُسْلِمُ فَاَشَارَ عَلَيْهِ بِغَيْرِ رُشْدٍ فَقَدْ خَانَهُ، وَمَنْ اَفْتٰى بِفُتْيَا غَيْرِ ثَبْتٍ، فَاِنَّمَا اِثْمُهُ عَلٰى مَنْ اَفْتَاهُ .)) [2]

''اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری طرف وہ بات منسوب کی، جو میں نے نہیں کہی، وہ آگ سے اپنا ٹھکانہ تیار کرلے، جس سے اس کے مسلمان بھائی نے مشورہ طلب کیا، لیکن اس نے عقل اور راست روی کے بغیر اس کو مشورہ دے دیا، پس اس نے اس سے خیانت کی اور جس نے تحقیق کے بغیر فتوی دیا، پس اس کا گناہ فتوی دینے والے پر ہوگا۔''

---

[1] مسند احمد، رقم : 9688۔ احمد شاکر نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] مسند احمد، رقم : 8249۔ احمد شاکر نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

ان تین لوگوں کی دعائیں مقبول ہیں

حدیث: 36

((وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ، اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ : ثَلَاثُ دَعْوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيْهِنَّ ، دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ ، وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلٰى وَلِدِهِ .)) [1]

''اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین دعائیں قبول کی جاتی ہیں، ان کی قبولیت میں کوئی شک نہیں ہے، مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور والدین کی اپنی اولاد کے حق میں دعا۔''

فضول گفتگو اور فضول سوال ناپسندیدہ ہیں

حدیث: 37

((وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا ، قِيْلَ وَقَالَ ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ ، وَاِضَاعَةَ الْمَالِ ، وَحَرَّمَ عَلَيْكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاْدَ الْبَنَاتِ ، وَعُقُوْقَ الْاُمَّهَاتِ ، وَمَنْعَ وَهَاتِ .)) [2]

''اور سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے تین امور کو ناپسند کیا ہے، قیل وقال (سنی سنائی باتوں)، کثرت سے سوال کرنا اور مال ضائع کرنا اور اس کے رسول نے تم پر

---

[1] مسند احمد، رقم: 8564، سنن ترمذی، رقم: 3448۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] مسند احمد، رقم: 18328، صحیح مسلم، رقم: 593.

تین چیزوں کو حرام قرار دیا ہے، بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا، ماؤں کی نافرمانی کرنا اور روک لینا اور مانگنا۔''

حدیث :38

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يُوَقِّرِ الْكَبِيْرَ، وَيَرْحَمِ الصَّغِيْرَ، وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ، وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ.)) [1]

''اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں ہے، جو بڑے کی عزت نہ کرے، چھوٹے پر شفقت نہ کرے، نیکی کا حکم نہ دے اور برائی سے منع نہ کرے۔''

ذکر الٰہی کی فضیلت کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ۭ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۝۲۸ۭ ﴾ (الرعد : 28)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''جو لوگ ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کے ذکر سے اطمینان پاتے ہیں، آگاہ رہو! اللہ کے ذکر ہی سے دل اطمینان پاتے ہیں۔''

حدیث :39

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ، فَأَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ أَتَشَبَّثُ بِهِ،

---

[1] مسند احمد، رقم: 2329۔ احمد شاکر نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

قَالَ: لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ .))[1]

''اور حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا: اللہ کے رسول! اسلام کے احکام وقوانین تو میرے لیے بہت ہیں، کچھ تھوڑی سی چیزیں مجھے بتادیجیے جن پر میں (مضبوطی) سے جما رہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری زبان ہر وقت اللہ کی یاد اور ذکر سے تر رہے۔''

حدیث :40

((وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ أَحْيَانِهِ))[2]

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تمام اوقات میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے۔''



---

[1] سنن الترمذی، کتاب الدعوات، رقم: 3375۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] صحیح مسلم، کتاب الحیض، رقم: 826.

اربعین صلہ رحمی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سو حصے ہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ﴾ (الاعراف : 156)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور میری رحمت نے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا ﴾ (المؤمن : 7)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے ہمارے رب! تو نے ہر چیز کو رحمت اور علم سے گھیر رکھا ہے۔''

حدیث: 1

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: جَعَلَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ جُزْءًا، وَأَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْءًا، وَاحِدًا، فَمِنْ ذٰلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَاحَمُ الْخَلْقُ، حَتّٰى تَرْفَعَ الْفَرَسُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشْيَةَ أَنْ تُصِيبَهُ.)) [1]

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے سو حصے بنائے ہیں۔ ان میں سے ننانوے حصے اپنے پاس رکھے ہیں۔ صرف ایک حصہ زمین پر اتارا ہے۔ اس ایک حصے کے باعث مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے، یہاں تک کہ گھوڑی بھی اپنے بچے کو پاؤں نہیں لگنے دیتی بلکہ وہ اپنے کھر اوپر اٹھا لیتی ہے مبادا اسے تکلیف پہنچے۔''

[1] صحيح بخاری، رقم : 6000.

برا سلوک کرنے والوں کے ساتھ حسن سلوک

حدیث:2

((وَعَنْهُ: أَنَّ رَجُلاً قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ لِيْ قِرَابَةً، اَصِلُهُم وَيَقْطَعُوْنَ، وَأُحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيُسِيْئُوْنَ، وأَحْلُمُ وَيَجْهَلُوْنَ، قَالَ: إِنْ كَانَ كَمَا تَقُوْلُ فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ، وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيْرٌ مَا دُمْتَ عَلٰى ذٰلِكَ.)) [1]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے کچھ رشتہ دار ہیں، (صورتحال یہ ہے کہ) میں اُن سے صلہ رحمی کرتا ہوں، لیکن وہ قطع رحمی کرتے ہیں، میں اُن کے ساتھ حسنِ سلوک کرتا ہوں جبکہ وہ میرے ساتھ بدسلوکی کرتے ہیں اور میں (ان کے بارے میں) حکمت و دانائی سے کام لیتا ہوں جبکہ وہ جہالت سے پیش آتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر بات ایسے ہی ہے جیسا کہ تو کہہ رہا ہے تو تو اُن کے منہ میں گرم راکھ ڈال رہا ہے۔ جب تک تیری یہ کیفیت رہے گی، اللہ کی طرف سے ہمیشہ تیرے ساتھ ایک مددگار رہے گا۔''

حدیث:3

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ رَفَعَهُ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ، وَلٰكِنِ الْوَاصِلُ الَّذِى إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ

[1] مسند احمد: 300/2، سلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم: 2373.

وَصَلَهَا .))[1]

''اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی کام کا بدلہ دینا صلہ رحمی نہیں بلکہ صلہ رحمی کرنے والا وہ شخص ہے کہ جب اس کے ساتھ صلہ رحمی والا معاملہ ختم کر دیا جائے، وہ پھر بھی صلہ رحمی کرے۔''

اللہ تعالیٰ صلہ رحمی کرنے والوں سے اپنا تعلق قائم کرتا ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ۝٢٢﴾ (محمد : 22)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پھر یقیناً تم قریب ہو اگر تم حاکم بن جاؤ کہ زمین میں فساد کرو اور اپنے رشتوں کو بالکل ہی قطع کر دو۔''

حدیث: 4

((وَعَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتَّى إِذَا فَرَغَ مِنْ خَلْقِهِ، قَالَتِ الرَّحِمُ: هَذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ، وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ؟ قَالَتْ: بَلَى يَا رَبِّ، قَالَ: فَهُوَ لَكِ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: فَاقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ﴾ .))[2]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ

---

[1] صحیح بخاری، رقم : 5991.

[2] صحیح بخاری، رقم : 5987.

آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا فرمائی۔ جب ان کو پیدا کرنے سے فارغ ہوا تو رحم (رشتہ داری) نے عرض کی: یہ قطع رحمی سے تیری پناہ لینے کا مقام ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں ایسا ہی ہے۔ کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ میں اس سے تعلقات قائم کروں گا جو تیرے ساتھ تعلق قائم کرے گا اور میں اس سے اپنے تعلقات ختم کرلوں گا جو تیرے ساتھ تعلق ختم کرے گا؟ رحم نے کہا: کیوں نہیں، اے میرے رب! اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ (اعزاز) میں نے تجھے دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے (اس کے بعد) ارشاد فرمایا: اگر تمہارا دل چاہے تو یہ آیت پڑھ لو۔ قریب ہے کہ اگر تمہیں اختیار ملے تو تم زمین میں فساد کرو اور رشتے ناتے توڑ ڈالو۔''

حدیث :5

((وَعَنْ أَبِیْ ذَرٍّ، قَالَ: أَمَرَنِیْ خَلِیْلِیْ ﷺ بِسَبْعٍ: أَمَرَنِیْ بِحُبِّ الْمَسَاکِیْنَ، وَالدُّنُوِّمِنْهُمْ، وَأَمَرَنِیْ أَنْ أَنْظُرَ، إِلٰی مَنْ هُوَ دُوْنِیْ وَلَا أَنْظُرَ إِلٰی مَنْ هُوَ فَوْقِیْ، وَأَمَرَنِیْ أَنْ أَصِلَ الرَّحِمَ وَإِنْ أَدْبَرَتْ، وَأَمَرَنِیْ أَنْ لَاأَسْأَلَ أَحَداً شَیْئًا، وَأَمَرَنِیْ أَنْ أَقُوْلَ بِالْحَقِّ وَإِنْ کَانَ مُرًّا، وَأَمَرَنِیْ أَنْ لَاأَخَافَ فِی اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ، وَأَمَرَنِیْ أَنْ أُکْثِرَ مِنْ قَوْلِ "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ" فَإِنَّهُنَّ مِنْ کَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ۔ وَفِیْ رِوَایَةٍ: فَإِنَّهَا کَنْزٌ مِنْ کُنُوْزِ الْجَنَّةِ.)) [1]

''اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرے خلیل ﷺ نے مجھے سات امور کا حکم دیا: [1] مسکینوں سے محبت کرنے اور اُن کے قریب رہنے کا حکم دیا [2] اپنے سے کم تر شخص کو دیکھنے اور اپنے سے برتر شخص کی طرف توجہ نہ کرنے کا حکم دیا

[1] مسند أحمد : 159/5 ، سلسلة الاحادیث الصحیحة ، رقم : 2369 .

[3] مجھے صلہ رحمی کرنے کا حکم دیا اگر چہ وہ رخ پھیرنے لگے [4] مجھے حکم دیا کہ میں کسی سے کوئی سوال نہ کروں [5] مجھے حکم دیا کہ میں حق بات کہوں اگر چہ وہ کڑوی ہو [6] مجھے حکم دیا کہ میں اللہ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈروں اور [7] مجھے حکم دیا میں کثرت سے "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ" پڑھوں۔ کیوں کہ یہ کلمات عرش سے نیچے والے خزانوں میں سے ہیں۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''یہ کلمات جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔''

رشتہ قریبی ہو یا بعیدی، صلہ رحمی اسے قریب کر دیتی ہے

حدیث :6

((وَعَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: فَمَتَّ لَهُ بِرَحِمٍ بَعِيْدَةٍ، فَأَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ، فَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِعْرِفُوْا أَنْسَابَكُمْ تَصِلُوْا أَرْحَامَكُمْ، فَإِنَّهُ لَا قُرْبَ بِالرَّحِمِ إِذَا قُطِعَتْ وَإِنْ كَانَتْ قَرِيْبَةً، وَلَا بُعْدَ بِهَا إِذَا وُصِلَتْ وَإِنْ كَانَتْ بَعِيْدَةً.)) [1]

''اور اسحاق بن سعید سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: مجھ کو میرے باپ نے بیان کیا کہ وہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھا، اُن کے پاس ایک آدمی آیا، انھوں نے اُس سے پوچھا: تو کون ہے؟ اُس نے دور کی رشتے داری کا تعلق بیان کیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اُس سے نرمی سے بات کی اور کہا کہ رسول

---

[1] سلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم: 2368.

اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے نسب کی معرفت حاصل کرو، تاکہ صلہ رحمی کرسکو۔ کیونکہ رشتوں کے قریبی ہونے کا (کوئی مقصد نہیں) جب سرے سے قطع رحمی کر دی جائے اگرچہ وہ رشتے بہت ہی قریبی ہوں۔ اور رشتوں کے بعید ہونے (کا کوئی معنی نہیں) جب صلہ رحمی کی جائے، اگرچہ وہ بہت دور کی قرابتیں ہوں۔''

حدیث: 7

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَفَعَهُ: اِتَّقُوا اللّٰهَ وَصِلُوْا أَرْحَامَكُمْ)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور صلہ رحمی کرو۔''

الفت کرنے کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ وَ اَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّاۤ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ ﴾

(الانفال: 63)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اس نے ان (مومنوں) کے دلوں میں الفت ڈال دی اگر آپ دنیا بھر کے سب خزانے خرچ کر دیتے تو بھی ان کے دلوں میں الفت پیدا نہ کر سکتے لیکن اللہ ہی نے ان میں الفت ڈالی۔ بے شک وہ زبردست (اور) خوب حکمت والا ہے۔''

حدیث: 8

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: اَلْمُؤْمِنُ مألَفٌ

[1] تاریخ ابن عساکر: 2/74/16، سلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم: 2366.

وَلا خَيْرَ فِيْمَنْ لا يَأْلَفُ وَلا يُؤْلَفُ .)) [1]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن الفت کا مسکن (سراسر الفت) ہے اور اس شخص میں کوئی خیر نہیں جو کسی سے الفت نہیں کرتا اور نہ اس سے کوئی الفت کرتا ہے۔''

بدنصیب انسان وہ ہے جو رحمت سے محروم ہو

حدیث: 9

((وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ ، قَالَ : سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ : لا تُنْزَعَ الرَّحْمَةُ اِلَّا مِنْ شَقِيٍّ)) [2]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے ابوالقاسم صادق ومصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: کسی بدنصیب شخص ہی سے رحمت سلب کی جاتی ہے۔''

مخلوق خدا پر شفقت ورحمت کرو

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ﴾

(الانعام : 54)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''کہہ دیجیے: تم پر سلام ہو، تمھارے رب نے مہربانی کو اپنے اوپر لازم کرلیا ہے۔''

---

[1] مسند احمد : 2/ 400، رقم : 9187، مستدرك حاكم 1/ 23، مشكوٰة المصابيح، رقم : 4995۔ حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] مسند احمد : 2/ 442، رقم : 9700، سنن ترمذی، رقم : 1923، مشكوٰة المصابيح، رقم : 4968۔ احمد شاکر نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

حدیث: 10

((وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ .)) [1]

''اور حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ اس شخص پر رحم نہیں فرماتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔''

صلہ رحمی مال میں اضافہ کا سبب

حدیث: 11

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: تَعَلَّمُوْا مِنْ اَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُوْنَ بِهِ اَرْحَامَكُمْ ، فَاِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِی الْاَهْلِ ، مَثْرَاةٌ فِی الْمَالِ ، مَنْسَاةٌ فِی الْاَثْرِ .)) [2]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے نسب کو اس قدر ضرور سیکھو جس کے مطابق تم صلہ رحمی کرتے ہو، کیونکہ صلہ رحمی اہل رحم میں محبت، مال میں اضافے اور درازئ عمر کا باعث ہے۔''

قطع رحمی کرنے والوں کو دنیا میں سزا ملنے کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۠ وَ يَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ ﴾

(البقرة : 27)

---

[1] صحیح بخاری، رقم: 7376، صحیح مسلم : 44/ 3219، مشکوٰہ المصابیح، رقم : 4947.

[2] سنن ترمذی : 1979، مشکوٰۃ المصابیح، رقم : 4934۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''وہ لوگ جو اللہ کے عہد کو، اسے پختہ کرنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور اس چیز کو قطع کرتے ہیں جس کے متعلق اللہ نے حکم دیا کہ اسے ملایا جائے اور زمین میں فساد کرتے ہیں، یہی لوگ خسارہ اٹھانے والے ہیں۔''

حدیث: 12

((وَعَنْ اَبِی بَکْرَۃَ رضی اللہ عنہ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مِنْ ذَنْبٍ اَحْرٰی اَنْ یُعَجِّلَ اللّٰهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوْبَةَ فِی الدُّنْیَا ، مَعَ مَا یَدَّخِرُ لَهُ فِی الْآخِرَةِ ، مِنَ الْبَغْیِ وَقَطِیْعَةِ الرَّحِمِ .))[1]

''اور حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ظلم و سرکشی اور قطع رحمی ایسے گناہ ہیں کہ ان کے مرتکب کو اللہ دنیا میں جلد سزا دیتے ہیں اور ساتھ ساتھ اسے آخرت میں بھی ذخیرہ کر لیتے ہیں۔''

قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا

حدیث: 13

((وَعَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ .))[2]

''اور حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔''

---

[1] سنن ترمذی ، رقم : 2511، سنن ابو داؤد، رقم : 4902، مشکوٰۃ المصابیح ، رقم : 4932۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] صحیح بخاری، رقم : 5984، صحیح مسلم : 19/ 2555، المشکاۃ، رقم : 4922.

صلہ رحمی عرش کے ساتھ معلق ہے اور صلہ رحمی کرنے والوں کو دعائیں دیتی ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۝ ﴾ (طٰهٰ : 5)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''وہ رحمٰن ہے، عرش پر مستوی ہے۔''

حدیث: 14

((وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ : مَنْ وَصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ ، وَمَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ .))[1]

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رحم عرش کے ساتھ معلق ہے، وہ عرض کرتا ہے، جس نے مجھے جوڑا اللہ اسے جوڑے اور جس نے مجھے توڑا اللہ اسے توڑے۔''

والدین کے دوستوں کے ساتھ صلہ رحمی کرنے کا بیان

حدیث: 15

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ مِنْ اَبَرِّ الْبِرِّ صِلَةَ الرَّجُلِ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ بَعْدَ اَنْ يُوَلِّيَ .))[2]

''اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک

---

[1] صحیح بخاری، رقم : 5989، مشکوٰۃ المصابیح، رقم : 4921.

[2] صحیح مسلم : 13/ 2552، مشکوۃ المصابیح، رقم : 4917.

آدمی کا اپنے والد کے فوت ہو جانے کے بعد اس کے دوستوں سے صلہ رحمی کرنا سب سے بڑی نیکی ہے۔''

رشتہ داری کو صلہ رحمی کے ذریعے برقرار رکھنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ وَ اِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّ ذِی الْقُرْبٰی وَ الْیَتٰمٰی وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ ثُمَّ تَوَلَّیْتُمْ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْكُمْ وَ اَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴾

(البقرة : 83)

''اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے پختہ عہد لیا کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو گے اور ماں باپ اور قرابت والے اور یتیموں اور مسکینوں سے احسان کرو گے اور لوگوں سے اچھی بات کہو اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو، پھر تم پھر گئے مگر تم میں سے تھوڑے اور تم منہ پھیرنے والے تھے۔''

حدیث :16

((وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ آلَ اَبِیْ فُلَانٍ لَيْسُوْا لِیْ بِاَوْلِيَاءَ ، اِنَّمَا وَلِیِّيَ اللّٰهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ، وَلٰكِنْ لَهُمْ رَحِمٌ اَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا .)) [1]

''اور حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: آل ابوفلاں میرے دوست وحمایتی نہیں، میرا حمایتی تو اللہ اور صالح مومن ہیں، لیکن ان کے ساتھ رشتہ داری ہے جسے میں صلہ رحمی کے

[1] صحیح بخاری، رقم : 5990، صحیح مسلم : 366/ 215، مشکوٰۃ المصابیح، رقم : 4914.

ذریعے برقرار رکھوں گا۔''

آپس میں اتفاق سے کام کرنے کا بیان

حدیث: 17

((وَعَنْ أَبِی مُوْسٰی قَالَ بَعَثَهُ النَّبِیُّ ﷺ وَمُعَاذَ ابْنَ جَبَلٍ قَالَ لَهُمَا: یَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا، وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا. وَقَالَ أَبُو مُوسَی: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّا بِأَرْضٍ یُصْنَعُ فِیْهَا شَرَابٌ مِنَ الْعَسَلِ یُقَالُ لَهُ الْبِتَعُ، وَشَرَابٌ مِنَ الشَّعِیرِ یُقَالُ لَهُ: الْمِزْرُ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ.)) [1]

''اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو (یمن) بھیجا تو ان سے فرمایا: لوگوں کے لیے آسانیاں پیدا کرنا، انہیں تنگی میں نہ ڈالنا، انہیں خوشخبری سنانا اور نفرت نہ دلانا اور آپس میں اتفاق سے کام کرنا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم ایسی سرزمین میں جا رہے ہیں جہاں شہد سے شراب تیار کی جاتی ہے جسے ''تبع'' کہا جاتا ہے اور جو سے بھی شراب کشید کی جاتی ہے جسے مزر کہا جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نشہ لانے والی ہر چیز حرام ہے۔''

آپس میں محبت اور شفقت سے پیش آنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ إِخْوَةٌ﴾ (الحجرات: 10)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اہل ایمان آپس میں بھائی ہیں۔''

---

[1] صحیح بخاری، رقم: 6124.

حدیث:18

((وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: تَرَى الْمُؤْمِنِينَ فِي تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى عُضْوًا تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ جَسَدِهِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى .)) [1]

''اور حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اہل ایمان کو ایک دوسرے پر رحم کرنے، آپس میں محبت کرنے اور ایک دوسرے سے شفقت کے ساتھ پیش آنے میں ایک جسم کی مانند دیکھو گے جس کے ایک عضو کو اگر تکلیف پہنچے تو سارا جسم بے قرار ہو جاتا ہے، اس کی نیند اڑ جاتی ہے اور سارا جسم بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔''

اللہ تعالیٰ سے اپنے بچوں کے لیے رحم کی دعا کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿رَبِّ اجْعَلْنِىْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِىْ وَلِوَالِدَىَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝﴾

(ابراهيم : 40، 41)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے میرے رب! مجھے اور میری اولاد کو بھی نماز قائم کرنے والا بنا۔ اے ہمارے رب! ااور تو میری دعا قبول فرما۔ اے ہمارے رب! جس دن حساب قائم ہوگا اس دن مجھے، میرے والدین کو اور تمام مومنوں کو معاف فرمانا۔''

حدیث:19

((وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہما: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَأْخُذُنِي

[1] صحيح بخاری، رقم : 6011.

فَيُقْعِدُنِى عَلَى فَخِذِهِ، وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ ابْنَ عَلِيٍّ عَلَى فَخِذِهِ الْآخَرِ، ثُمَّ يَضُمُّهُمَا، ثُمَّ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُمَا فَإِنِّى أَرْحَمُهُمَا.)) [1]

''اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پکڑتے اور اپنی ران پر بٹھاتے، پھر حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو اپنی دوسری ران پر بٹھاتے تھے، پھر دونوں کو ساتھ چمٹا لیتے اور فرماتے: اے اللہ! تو ان دونوں پر رحم فرما، میں بھی ان پر رحم کرتا ہوں۔''

رحم نہ کرنے کی سزا

حدیث: 20

((وَعَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَبَّلَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ، وَعِنْدَهُ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيمِيُّ جَالِسًا، فَقَالَ الْأَقْرَعُ: إِنَّ لِى عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا، فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ قَالَ: مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ.)) [2]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کا بوسہ لیا جبکہ آپ کے پاس حضرت اقرع بن حابس تمیمی رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت اقرع رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے دس بیٹے ہیں، میں نے ان میں سے کبھی کسی کا بوسہ نہیں لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی

---

[1] صحيح بخاری، رقم: 6003.

[2] صحيح بخاری، رقم: 5997.

طرف دیکھا، پھر فرمایا: جو کسی پر رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔"

حالت شرک میں صلہ رحمی کرنا اسلام لانے کا باعث

حدیث: 21

((وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ أُمُورًا كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صِلَةٍ وَعَتَاقَةٍ وَصَدَقَةٍ، هَلْ لِي فِيهَا مِنْ أَجْرٍ؟ قَالَ حَكِيمٌ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَسْلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ مِنْ خَيْرٍ.)) [1]

"اور حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے ان امور کے متعلق آگاہ کریں جو میں دور جاہلیت میں صلہ رحمی، غلام آزاد کرنے اور صدقہ وغیرہ کرنے کی صورت میں کرتا تھا، کیا مجھے ان کا ثواب ملے گا؟ حضرت حکیم کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ان تمام اعمال خیر سمیت مسلمان ہوئے ہو، جو قبل ازیں کر چکے ہو۔"

صلہ رحمی رحمٰن سے ملی ہوئی شاخ

حدیث: 22

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ الرَّحِمَ شَجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمَنِ، فَقَالَ اللَّهُ: مَنْ وَصَلَكِ وَصَلْتُهُ، وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهُ.)) [2]

[1] صحيح بخاری، رقم: 5992.
[2] صحيح بخاری، رقم: 5988.

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رحم، رحمٰن سے ملی ہوئی ایک شاخ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو کوئی تجھے ملائے گا میں اس کو ملاؤں گا اور جو کوئی تجھے قطع کرے گا میں اس سے اپنا تعلق توڑ لوں گا۔''

صلہ رحمی کی وجہ سے عمر بڑھتی ہے

حدیث: 23

((وَعَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِى رِزْقِهِ، وَأَنْ يُنْسَأَ لَهُ فِى أَثَرِهِ، فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ.)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جسے پسند ہے کہ اس کے رزق میں وسعت ہو اور اس کی عمر دراز ہو وہ صلہ رحمی کرے۔''

صلہ رحمی کا حکم

حدیث: 24

((وَعَنْ أَبِى أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَخْبِرْنِى بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِى الْجَنَّةَ؟ فَقَالَ الْقَوْمُ: مَا لَهُ، مَا لَهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: أَرَبٌ مَا لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِى الزَّكَاةَ، وَتَصِلُ

[1] صحیح بخاری، رقم: 5985.

الرَّحِمَ . ذَرْهَا ، قَالَ: كَأَنَّهُ كَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ .))[1]

''اور حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی، اللہ کے رسول! کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے؟ لوگوں نے کہا: اسے کیا ہو گیا ہے، اسے کیا ہو گیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ضرورت مند ہے اور اسے کیا ہوا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (اسے) فرمایا: اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، نماز قائم کرو، زکاۃ دو اور صلہ رحمی کرتے رہو، اب اسے (میری اونٹنی کو) چھوڑ دو۔ گویا آپ اس وقت اپنی سواری پر تھے۔''

حدیث :25

((وَعَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ ، فَقَالَ: فَمَا يَأْمُرُكُمْ؟ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ ، فَقَالَ: يَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ ، وَالصَّدَقَةِ ، وَالْعَفَافِ ، وَالصِّلَةِ .))[2]

''اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہیں حضرت سفیان رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ہرقل نے انہیں بلا بھیجا اور ان سے کہا کہ وہ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں کس چیز کا حکم دیتے ہیں؟ ابو سفیان رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ ہمیں نماز پڑھنے، صدقہ دینے، پاک دامنی اختیار کرنے اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں۔''

[1] صحیح بخاری، رقم : 5983.

[2] صحیح بخاری، رقم : 980.

مشرک بھائی کے ساتھ حسن سلوک کرنا

حدیث :26

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُولُ: رَأَى عُمَرُ حُلَّةَ سِيَرَاءَ تُبَاعُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ابْتَعْ هَذِهِ وَالْبَسْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَإِذَا جَائَكَ الْوُفُودُ، قَالَ: إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ، فَأُتِيَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْهَا بِحُلَلٍ، فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ بِحُلَّةٍ، فَقَالَ: كَيْفَ أَلْبَسُهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ؟ قَالَ: إِنِّي لَمْ أُعْطِكَهَا لِتَلْبَسَهَا، وَلَكِنْ تَبِيعُهَا أَوْ تَكْسُوهَا، فَأَرْسَلَ بِهَا عُمَرُ إِلَى أَخٍ لَهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ، قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ.)) [1]

”اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ریشمی دھاری دار جوڑا فروخت ہوتے دیکھا تو کہا: اللہ کے رسول! آپ اسے خرید لیں تا کہ جمعہ کے دن اور وفود کی آمد پر اسے زیب تن کیا کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے تو صرف وہ پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس طرح کے کئی ریشمی جوڑے آئے تو آپ نے ایک جوڑا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھیج دیا۔ انہوں نے کہا: میں اسے کیونکر پہن سکتا ہوں جبکہ آپ نے قبل ازیں اس کے متعلق فرمایا تھا وہ جو فرمایا تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے یہ تمہیں پہننے کے لیے نہیں بھیجا بلکہ اس لیے دیا ہے کہ تم اسے بازار میں فروخت کر دو یا کسی دوسرے کو پہنا دو۔ چنانچہ سیدنا

---

[1] صحیح بخاری، رقم: 5981.

عمر رضی اللہ عنہ نے وہ جوڑا اپنے ایک بھائی کو بھیج دیا جو مکہ مکرمہ میں رہتا تھا اور ابھی تک وہ مسلمان نہیں ہوا تھا۔‘‘

مشرکہ ماں سے صلہ رحمی کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ وَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰی وَهْنٍ وَّ فِصٰلُهٗ فِیْ عَامَیْنِ اَنِ اشْكُرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیْكَ ؕ اِلَیَّ الْمَصِیْرُ ۝ وَ اِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰۤی اَنْ تُشْرِكَ بِیْ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۙ فَلَا تُطِعْهُمَا وَ صَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا ؗ وَّ اتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ ۚ ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝﴾ (لقمان: 14، 15)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید کی ہے، اس کی ماں نے کمزوری پر کمزوری کی حالت میں اسے اٹھائے رکھا اور اس کا دودھ چھڑانا دو سال میں ہے کہ میرا شکر کر اور اپنے ماں باپ کا۔ میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔ اور اگر وہ دونوں تجھ پر زور دیں کہ تو میرے ساتھ اس چیز کو شریک کرے جس کا تجھے کوئی علم نہیں تو ان کا کہنا مت مان اور دنیا میں اچھے طریقے سے ان کے ساتھ رہ اور اس شخص کے راستے پر چل جو میری طرف رجوع کرتا ہے، پھر میری ہی طرف تمھیں لوٹ کر آنا ہے، تو میں تمھیں بتاؤں گا جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔‘‘

حدیث: 27

((وَعَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ: قَدِمَتْ أُمِّی وَهِیَ مُشْرِكَةٌ فِی عَهْدِ قُرَیْشٍ وَمُدَّتِهِمْ إِذْ عَاهَدُوا النَّبِیَّ ﷺ مَعَ أَبِیهَا، فَاسْتَفْتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ

فَقُلْتُ: إِنَّ أُمِّي قَدِمَتْ وَهِيَ رَاغِبَةٌ؟ أَفَأَصِلُهَا قَالَ: نَعَمْ، صِلِي أُمَّكِ.)) ❶

''اور حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میری والدہ مشرکہ تھی۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریش کے ساتھ معاہدۂ صلح کے وقت اپنے والد کے ہمراہ مدینہ طیبہ آئی۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ طلب کیا اور عرض کی کہ میری والدہ مجھ سے صلہ رحمی کی امید لے کر آئی ہے، کیا میں اس سے صلہ رحمی کر سکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں، اپنی ماں کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔''

جذبہ رحمت کا بیان

حدیث: 28

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: تُقَبِّلُونَ الصِّبْيَانَ؟ فَمَا نُقَبِّلُهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَوَأَمْلِكُ لَكَ أَنْ نَزَعَ اللَّهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ.)) ❷

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ ایک دیہاتی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: تم لوگ بچوں کا بوسہ لیتے ہو؟ ہم تو ان کا بوسہ نہیں لیتے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تیرے دل سے اللہ تعالیٰ نے جذبۂ رحمت نکال دیا ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔''

---

❶ صحيح بخاری، رقم: 5979.

❷ صحيح بخاری، رقم: 5998.

قطع تعلقی کی سزا

حدیث :29

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَوْ أَنَّ رَجُلَيْنِ دَخَلَا فِي الإِسْلَامِ فَاهْتَجَرَا لَكَانَ أَحَدُهُمَا خَارِجًا مِنَ الإِسْلَامِ حَتّٰى يَرْجِعَ ، يَعْنِيْ: الظَّالِمَ .))[1]

''اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر دو آدمی اسلام میں داخل ہوں اور ایک دوسرے سے قطع تعلقی کر لیں تو ان میں سے ایک (یعنی ظلم کرنے والا) اسلام سے خارج ہو جاتا ہے، یہاں تک کہ قطع تعلقی سے باز آ جائے۔''

معاف کرنے کی جزا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۚ﴾ (آل عمران : 134)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''وہ لوگ جو خوشی اور سختی کے موقع پر (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں اور غصہ پی جانے والے اور لوگوں کو معاف کر دینے والے ہیں۔ اور اللہ نیکو کاروں کو پسند کرتا ہے۔''

حدیث :30

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ مَرْفُوْعًا: اِرْحَمُوْا

---

[1] مستدرك حاكم : 21/1، سلسلة الاحاديث الصحيحة ، رقم : 2383 .

تُرْحَمُوْا ، وَاغْفِرُوْا يَغْفِرِ اللّٰهُ لَكُمْ ، وَوَيْلٌ لأَقْمَاعِ الْقَوْلِ ، وَوَيْلٌ لِلْمُصِرِّيْنَ الَّذِيْنَ يُصِرُّوْنَ عَلٰى مَافَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ .)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم رحم کرو، تم پر رحم کیا جائے گا اور تم معاف کرو، (بدلے میں) اللہ تعالیٰ تم کو معاف کرے گا۔ اُن لوگوں کے لیے ہلاکت ہے جو بات سنتے ہوں لیکن اسے سمجھتے نہ ہوں (یعنی ان سنی کر دیتے ہوں) اور اصرار کرنے والوں کے لیے بھی ہلاکت ہے جو جاننے بوجھنے کے باوجود اپنے کیے پر اصرار کرتے ہیں۔''

اہل وعیال پر رحم کرنے کا بیان

حدیث: 31

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: كَانَ أَرْحَمَ النَّاسِ بِالْعِيَالِ وَالصِّبْيَانِ .)) [2]

''اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اہل وعیال اور بچوں پر لوگوں میں سے سب سے زیادہ رحم کرنے والے تھے۔''

صلہ رحمی گھروں کی آبادکاری کا باعث ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا﴾ (البقرة : 83)

---

[1] مسند أحمد : 165/2 ، 219 ، الأدب المفرد ، رقم : 380 ، سلسلة الاحاديث الصحيحة ، رقم : 2383 .

[2] أخلاق النبی لأبی الشيخ ، ص : 665 ، سلسلة الاحاديث الصحيحة ، رقم : 2442 .

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور لوگوں سے اچھی بات کہو۔''

حدیث:32

((وَعَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا: إِنَّهُ مَنْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ ، فَقَدْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ ، وَصِلَةُ الرَّحِمِ ، وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَحُسْنُ الْجِوَارِ يَعْمُرَانِ الدِّيَارَ وَيَزِيْدَانِ فِي الأَعْمَارِ .)) [1]

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو ارشاد فرمایا: جس کو نرمی عطا کی گئی، اُس کو دنیا و آخرت کی خیر و بھلائی سے نواز دیا گیا اور صلہ رحمی، حسنِ اخلاق اور پڑوسی سے اچھا سلوک (جیسے امورِ خیر) گھروں (اور قبیلوں) کو آباد کرتے ہیں اور عمروں میں اضافہ کرتے ہیں۔''

حیوانات کے ساتھ بھی نرمی کا برتاؤ کرو

حدیث:33

((وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ الْبَدَاوَةِ؟ فَقَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَبْدُوْ إِلٰى هٰذِهِ التِّلَاعِ ، وَإِنَّهُ أَرَادَ الْبَدَاوَةَ مَرَّةً ، فَأَرْسَلَ إِلَيَّ نَاقَةً مُحَرَّمَةً مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ ، فَقَالَ لِي: يَاعَائِشَةُ! أُرْفُقِي ، فَإِنَّ الرِّفْقَ لَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا زَانَهُ ، وَلَا نُزِعَ مِنْ شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا شَانَهُ .)) [2]

---

[1] مسند أحمد : 159/6 ، سلسلة الاحاديث الصحيحة ، رقم : 2383 .

[2] سنن أبوداؤد، رقم : 2478، مسند أحمد : 58/6، 222، سلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم : 2434 .

''اور حضرت مقدام بن شریح رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے صحرائی زندگی کے بارے میں سوال کیا۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ٹیلوں پر جایا کرتے تھے، ایک دفعہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحرائی زندگی کا ارادہ کیا تو میری طرف صدقہ کے اونٹوں میں سے ایک اونٹنی، جس پر ابھی تک سواری نہیں کی گئی تھی، بھیجی اور ارشاد فرمایا: عائشہ! نرمی کرنا، کیونکہ جس چیز میں بھی نرمی ہوتی ہے، وہ اُس کو مزین کر دیتی ہے اور جس چیز سے نرمی چھین لی جائے، وہ اُس کو عیب دار بنا دیتی ہے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی میان میں صلہ رحمی کرنے کا رقعہ

حدیث: 34

((وَعَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ: لَمَّا ضَمَمْتُ إِلَيَّ سِلَاحَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، وَجَدتُّ فِي قَائِمِ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رُقْعَةً فِيْهَا؛ صِلْ مَنْ قَطَعَكَ ، وَأَحْسِنْ إِلٰى مَنْ أَسَاءَ إِلَيْكَ ، وَقُلِ الْحَقَّ وَلَوْ عَلٰى نَفْسِكَ .))[1]

''اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہتھیار اپنے قبضہ میں لیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی میان میں نے ایک رقعہ پایا اُس میں یہ تھا: جو تیرے ساتھ قطع رحمی کرے تو اُس کے ساتھ صلح رحمی کر، جو تیرے ساتھ برا معاملہ کرے تو اُس کے ساتھ اچھا سلوک کر اور حق بات کہہ اگرچہ وہ تیری ذات کے خلاف ہی ہو۔''

---

[1] سلسلة الاحاديث الصحيحة ، رقم : 2377 .

صلہ رحمی کا جلدی ثواب

حدیث :35

((وَعَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَيْسَ شَیْءٌ أُطِيْعَ اللّٰهُ فِيْهِ أَعْجَلَ ثَوَابًا مِنْ صِلَةِ الرَحِمِ، وَلَيْسَ شَیْءٌ أَعْجَلَ عِقَابًا مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيْعَةِ الرَّحِمِ، وَالْيَمِيْنُ الْفَاجِرُ تَدَعُ الدِّيَارَ بَلَاقِعَ.)) [1]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے (جن احکام کی) پیروی کی جاتی ہے اُن میں صلہ رحمی سے جلدی کسی چیز کا ثواب نہیں ملتا اور ظلم اور قطع رحمی کہ بہ نسبت کوئی (جرم ایسا نہیں کہ) جس کی سزا جلدی دی جاتی ہو اور جھوٹی قسم تو علاقوں کو ویران کر دیتی ہے۔''

نرمی اور آسانی پیدا کرنا صلہ رحمی ہے

حدیث :36

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَّحْرُمُ عَلَى النَّارِ أَوْ بِمَنْ تَحْرُمُ عَلَيْهِ النَّارُ؟ عَلَى كُلِّ قَرِيْبٍ هَيِّنٍ سَهْلٍ.)) [2]

''اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

---

[1] سنن الکبری للبیہقی: 35/10، سلسلة الاحادیث الصحیحة، رقم: 2379.

[2] سلسلة الاحادیث الصحیحة، رقم: 2432.

فرمایا: کیا میں تم کو ایسے شخص کے بارے میں نہ بتلاؤں، جو آگ پر حرام ہو یا آگ جس پر حرام ہو؟ جو ہر دلعزیز، نرمی کرنے والا اور آسانی کرنے والا ہو۔''

زیادہ دیر قطع رحمی کرنے کی سزا

حدیث: 37

((وَعَنْ أَبِی خِرَاشِ السُّلَمِیِّ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: مَنْ هَجَرَ أَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ كَسَفْكِ دَمِهِ.)) [1]

''اور حضرت ابوخراش سلمی سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس نے ایک سال تک اپنے بھائی (سے تعلق منقطع رکھا اور اس) کو چھوڑے رکھا، تو یہ سزا کسی مسلمان کا خون بہانے کے مترادف ہے۔''

سلام کے ذریعہ صلہ رحمی کو تروتازہ رکھو

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ اِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّةٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَاۤ اَوْ رُدُّوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ حَسِیْبًا ﴾ (النساء: 86)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جب تمھیں سلام کیا جائے تو تم اس سے اچھا جواب دو یا وہی الفاظ لوٹا دو، بے شک اللہ ہر چیز کا خوب حساب لینے والا ہے۔''

حدیث: 38

((وَعَنْ سُوَیْدِ بْنِ عَامِرِ الأَنْصَارِیِّ مَرْفُوْعًا: بُلُّوْا أَرْحَامَكُمْ وَلَوْ بِالسَّلَامِ.)) [2]

---

[1] الأدب المفرد، رقم: 404، 405، سلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم: 2384.

[2] الزهد لوكيع: 2/72/2، سلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم: 2375.

''اور حضرت سوید بن عامر انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صلہ رحمی کو تر و تازہ رکھو، اگر چہ سلام کے ذریعہ ہی ہو۔''

رشتہ داری کا خیال صلہ رحمی کے ذریعے

حدیث :39

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ قَالَ: احْفَظُوْا أَنْسَابَكُمْ ، تَصِلُوْا أَرْحَامَكُمْ ، فَإِنَّهُ لا بُعْدَ بِالرَّحِمِ إِذَا قَرُبَتْ ، وَإِنْ كَانَتْ بَعِيْدَةً ، وَلا قُرْبَ بِهَا إِذَا بَعُدَتْ ، وَإِنْ كَانَتْ قَرِيْبَةً ، وَكُلُّ رَحِمٍ آتِيَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمَامَ صَاحِبِهَا ، تَشْهَدُ لَهُ بِصِلَةٍ إِنْ كَانَ وَصَلَهَا ، وَعَلَيْهِ بِقَطِيْعَةٍ إِنْ كَانَ قَطَعَهَا .))[1]

''اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: اپنے نسبوں کی حفاظت کرو تا کہ تم صلہ رحمی کرسکو کیونکہ کوئی بھی رشتہ داری خواہ دور ہی کی ہو صلہ رحمی سے دور کی نہیں رہتی اور کوئی بھی تعلق داری خواہ کتنی قریب کی ہو اگر اسے جوڑا نہ جائے تو وہ دور ہو جاتی ہے اور ہر رحم قیامت کے دن آگے آئے گا اور صلہ رحمی کرنے والے کی صلہ رحمی کی گواہی دے گا اور جس نے قطع رحمی کی ہوگی اس کے خلاف قطع رحمی کی گواہی دے گا۔''

مسلمانوں کے مصائب دور کرنا

حدیث :40

((وَعَنْ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:

[1] مسند الطيالسی، رقم: 2757، مستدرك الحاكم: 178/4، السلسلة الصحيحة، رقم: 277.

الْـمُسْـلِـمُ أَخُو الْمُسْلِمِ ، لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ ، وَمَنْ كَانَ فِي حَـاجَةِ أَخِيهِ ، كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهِ ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَـرَّجَ الـلّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، لہٰذا نہ وہ اس پر ظلم کرے اور نہ اسے ظلم کے حوالے ہی کرے اور جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت کو پورا کرنے میں مصروف ہوتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پوری فرمائے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی مصیبت کو دور کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی مصیبت کو دور کرے گا، نیز جو شخص کسی مسلمان کا عیب چھپائے گا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرے گا۔''



[1] صحيح بخاری، رقم : 2442.

اربعین

حقوق و فرائض

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ کا بندوں پر حق

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ قَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ﴾ (الاسراء : 23)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور آپ کے رب نے فیصلہ کر دیا کہ تم اس کے سوا کسی عبادت نہ کرو، اور والدین سے اچھا سلوک کرو، اگر ان دونوں میں سے ایک یا دونوں تمہارے ہاں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو تم ان سے ''اف'' تک نہ کہو اور انھیں مت جھڑکو، اور ان سے نرم (لہجے میں ادب واحترام سے) بات کرو۔''

حدیث: 1

((عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ آخَى النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ، فَزَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ، فَرَأَى أُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً، فَقَالَ لَهَا: مَا شَأْنُكِ؟ قَالَتْ: أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا، فَجَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا، فَقَالَ: كُلْ، قَالَ: فَإِنِّي صَائِمٌ، قَالَ: مَا أَنَا بِآكِلٍ حَتَّى تَأْكُلَ، قَالَ: فَأَكَلَ، فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ، ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُومُ، قَالَ: نَمْ، فَنَامَ، ثُمَّ ذَهَبَ يَقُومُ، فَقَالَ: نَمْ، فَلَمَّا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ، قَالَ سَلْمَانُ: قُمِ الْآنَ، فَصَلَّيَا، فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ: إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ:

صَدَقَ سَلْمَانُ .))❶

''سیّدنا ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا سلمان اور ابو الدرداء رضی اللہ عنہما میں (ہجرت کے بعد) بھائی چارہ کرایا تھا۔ ایک مرتبہ سلمان رضی اللہ عنہ، ابو درداء رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے لیے گئے تو (ان کی عورت) ام درداء رضی اللہ عنہا کو بہت پھٹے پرانے حال میں دیکھا۔ ان سے پوچھا کہ یہ حالت کیوں بنا رکھی ہے؟ ام درداء رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ تمہارے بھائی ابو الدرداء رضی اللہ عنہ ہیں جن کو دنیا کی کوئی حاجت ہی نہیں ہے۔ پھر سیّدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بھی آ گئے اور ان کے سامنے کھانا حاضر کیا اور کہا کہ کھانا کھاؤ، انہوں نے کہا کہ میں تو روزے سے ہوں، اس پر سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں بھی اس وقت تک کھانا نہیں کھاؤں گا جب تک تم خود بھی شریک نہ ہوگے۔ راوی نے بیان کیا کہ پھر وہ کھانے میں شریک ہو گئے۔ (اور روزہ توڑ دیا) رات ہوئی تو ابو درداء رضی اللہ عنہ عبادت کے لیے اٹھے۔ سیّدنا سلمان نے کہا ابھی سو جاؤ، کچھ دیر بعد وہ پھر اٹھنے لگے اور اس مرتبہ بھی سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابھی سو جاؤ۔ پھر جب رات کا آخری حصہ ہوا تو سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اچھا اب اٹھ جاؤ۔ چنانچہ دونوں نے نماز پڑھی۔ اس کے بعد سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارے رب کا بھی تم پر حق ہے۔ جان کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ اس لیے ہر حق والے کے حق کو ادا کرنا چاہیے۔ پھر آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلمان رضی اللہ عنہ نے سچ کہا۔''

حدیث:2

((وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، قَالَ: بَيْنَا أَنَا رَدِيفُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ،

❶ صحیح بخاری، کتاب الصوم، رقم: 1968 .

لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا أَخِرَةُ الرَّحْلِ ، فَقَالَ: يَا مُعَاذُ! قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ ، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاذُ! قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ ، قَالَ: هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهِ؟ قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ ، قَالَ: حَقُّ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاذَ ابْنَ جَبَلٍ! قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ ، قَالَ: هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ إِذَا فَعَلُوهُ؟ قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ ، قَالَ: حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ .))[1]

((وَ فِي رِوَايَةٍ أُخْرٰى: عَنْ مُعَاذٍ ، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَفَلَا أُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ؟ قَالَ: لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَّكِلُوْا .))

''اور سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ سوا کجاوہ کے آخری حصہ کے میرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کیا لبیک وسعدیک، یا رسول اللہ! پھر تھوڑی دیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چلتے رہے پھر ارشاد فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کیا لبیک وسعدیک یا رسول اللہ! پھر تھوڑی دیر مزید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چلتے رہے۔ پھر ارشاد فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کیا لبیک وسعدیک رسول اللہ! فرمایا: تمہیں معلوم ہے کہ اللہ کا اپنے بندوں پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ ارشاد فرمایا، اللہ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ اللہ ہی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر چلتے رہے اور

[1] صحيح بخارى، رقم : 5967.

فرمایا اے معاذ بن جبل! میں نے عرض کیا، لبیک وسعدیک، یا رسول اللہ! فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ جب بندے یہ کرلیں تو ان کا اللہ پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ فرمایا کہ بندوں کا اللہ پر یہ حق ہے کہ وہ انہیں عذاب نہ دے۔''

''اور دوسری روایت میں آیا ہے، سیّدنا معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا میں لوگوں کو خوشخبری نہ سنا دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کو خوشخبری نہ سنانا، ورنہ وہ بس اسی پر توکل کرلیں گے۔''

حدیث:3

((وَعَنْ اَبِی ذَرٍّ، عَنْ النَّبِیِّ ﷺ، فِیمَا رَوٰی عَنِ اللّٰہِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی: اَنَّہٗ قَالَ: یَا عِبَادِی! اِنِّی حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰی نَفْسِی، وَجَعَلْتُہٗ بَیْنَکُمْ مُحَرَّمًا، فَلَا تَظَالَمُوا، یَا عِبَادِی! کُلُّکُمْ ضَآلٌّ اِلَّا مَنْ هَدَیْتُہٗ، فَاسْتَهْدُونِی اَهْدِکُمْ، یَا عِبَادِی! کُلُّکُمْ جَآئِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُہٗ، فَاسْتَطْعِمُونِی اُطْعِمْکُمْ، یَا عِبَادِی! کُلُّکُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ کَسَوْتُہٗ، فَاسْتَکْسُونِی اَکْسُکُمْ، یَا عِبَادِی! اِنَّکُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّیْلِ وَالنَّهَارِ، وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِیعًا، فَاسْتَغْفِرُونِی اَغْفِرْ لَکُمْ، یَا عِبَادِی! اِنَّکُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضَرِّی فَتَضُرُّونِی، وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِی فَتَنْفَعُونِی، یَا عِبَادِی! لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَآخِرَکُمْ، وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ، کَانُوا عَلٰی اَتْقٰی قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْکُمْ، مَا زَادَ ذٰلِكَ فِیْ مُلْکِی شَیْئًا، یَاعِبَادِی! لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَآخِرَکُمْ، وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ، کَانُوا عَلٰی اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ، مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْکِی شَیْئًا، یَا عِبَادِی! لَوْ اَنَّ

اَوَّلَـكُمْ وَآخِرَكُمْ ، وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ ، قَامُوا فِيْ صَعِيدٍ وَاحِدٍ ، فَسَـاَلُـونِـي ، فَـاَعْطَيْتُ كُلَّ اِنْسَانٍ مَسْاَلَتَهٗ ، مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِـنْـدِي ، اِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ ، يَا عِبَادِي! اِنَّمَا هِيَ اَعْمَالُكُمْ اُحْصِيهَا لَكُمْ ، ثُمَّ اُوَفِّيكُمْ اِيَّاهَا ، فَمَنْ وَجَدَ خَيْـرًا ، فَـلْيَـحْمَدْ اللّٰهَ ، وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ ، فَـلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ . قَالَ سَعِيْدٌ: كَانَ أَبُوْ إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيُّ ، إِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثَ ، جَثَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ .))[1]

''اور سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اے میرے بندو! میں نے اپنے آپ پر ظلم کو حرام قرار دیا ہے اور تم پر بھی حرام کر دیا ہے پس تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو البتہ وہ گمراہ نہیں جس کو میں ہدایت عطا کروں پس تم مجھ سے ہدایت طلب کرو، میں تمہیں ہدایت عطا کروں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو البتہ جس کو میں کھانا کھلاؤں پس تم مجھ سے کھانا طلب کرو، میں تمہیں کھانا کھلاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو البتہ جس کو میں لباس پہناؤں پس تم مجھ سے لباس طلب کرو، میں تمہیں لباس پہناؤں گا، اے میرے بندو! تم رات دن خطائیں کرتے ہو اور میں تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہوں تم مجھ سے معافی طلب کرو، میں تمہیں معاف کر دوں گا۔ اے میرے بندو! تم مجھے تکلیف پہنچانے کی طاقت نہیں رکھتے اور تم مجھے فائدہ پہنچانے کی بھی طاقت نہیں رکھتے۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے پچھلے، جن اور انسان کسی سب سے زیادہ پرہیز گار انسان کی صورت اختیار کر

[1] صحيح مسلم، كتاب البر و الصلة، رقم: 2577 . .

لیں تو اس سے میری بادشاہت میں کچھ اضافہ نہیں ہوتا۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے پچھلے انسان اور جن تم میں سے کسی سب سے زیادہ فاسق و فاجر انسان کی شکل اختیار کرلیں تو اس سے میری بادشاہت میں کچھ کمی نہیں آ سکتی۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے پچھلے انسان اور جن ایک مقام میں جمع ہو جائیں اور مجھ سے سوال کریں اور میں ہر انسان کا سوال پورا کر دوں تو اس سے میری بادشاہت میں صرف اس قدر کمی آ سکتی ہے جس طرح کہ سوئی کو جب سمندر میں ڈبویا جائے تو سمندر میں جس قدر کمی آتی ہے۔ اے میرے بندو! تمہارے ہی اعمال ہیں، میں انہیں شمار کر رہا ہوں پھر تمہیں ان کو پورا پورا بدلہ دوں گا پس جس شخص کو اچھا بدلہ ملے وہ اس پر اللہ کی تعریف کرے اور جسے سزا ملے تو وہ خود کو ہی ملامت کرے۔'' حدیث کے راوی سعید کا کہنا ہے: ''جب ابوادریس الخولانی رحمہ اللہ یہ حدیث بیان کرتے تو احتراماً اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتے۔''

اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ۙ﴾ (الفرقان: 68)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور وہ لوگ اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی ایسے شخص کو جسے قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہو وہ بجز حق کے قتل نہیں کرتے، نہ وہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں اور جو کوئی یہ کام کرے وہ اپنے اوپر سخت وبال لائے گا۔''

حدیث:4

((وَعَـنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ ، قَـالَ: قُـلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَيُّ الذَّنْبِ أَعْـظَـمُ؟ قَـالَ: أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا، وَهُوَ خَلَقَكَ ، قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَـالَ: أَنْ تَـقْتُـلَ وَلَدَكَ مِنْ اَجْلِ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ ، قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ .))[1]

''اور سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا اے اللہ کے رسول! کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ فرمایا یہ کہ تم اللہ کا کسی کو شریک بناؤ حالانکہ اس نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ میں نے پوچھا: اس کے بعد؟ فرمایا: یہ کہ تم اپنی اولاد کو اس خطرے سے مار ڈالو کہ وہ تمہارے کھانے میں تمہارے ساتھ شریک ہوگی۔ میں نے پوچھا اس کے بعد؟ فرمایا یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو۔''

حدیث:5

((وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَلَا أُنَبِّـئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْـكَبَائِرِ؟ ثَلَاثًا ، قَالُوا: بَلَى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ ، وَعُـقُـوقُ الْـوَالِـدَيْـنِ ، وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِئًا ، فَقَالَ: أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ ، وَ شَهَادَةُ الـزُّوْرِ ، فَـمَـا زَالَ يُكَرِّرُهَا ، حَتَّى قُلْنَا: لَيْتَهُ سَكَتَ .))[2]

---

[1] صحيح بخاری، كتاب الشهادات، رقم: 6811، صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: 86.

[2] صـحيح بخاری، كتاب الشهادات، رقم: 2654، صـحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: 87.

''اور سیّدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا میں تم لوگوں کو سب سے بڑے گناہ نہ بتاؤں؟ تین بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح ارشاد فرمایا۔ صحابہ نے عرض کیا، ہاں یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کا کسی کو شریک ٹھہرانا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا، آپ اس وقت تک ٹیک لگائے ہوئے تھے لیکن اب آپ سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا، ہاں اور جھوٹی گواہی بھی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جملے کو اتنی مرتبہ دہرایا کہ ہم کہنے لگے کاش! آپ خاموش ہو جاتے۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر درود وسلام بھیجیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿٥٦﴾﴾ (الأحزاب: 56)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے اس نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھی بھیجتے رہا کرو۔''

حدیث: 6

((وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِی لَيْلَی، قَالَ لَقِيَنِی كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ، فَقَالَ: أَلَا أُهْدِی لَكَ هَدِيَّةً؟ إِنَّ النَّبِیَّ ﷺ خَرَجَ عَلَيْنَا، فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ، فَكَيْفَ نُصَلِّی عَلَيْكَ؟ قَالَ: فَقُولُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی آلِ

إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ .)) ❶

''اور عبدالرحمٰن بن ابویلیٰ سے روایت ہے کہ سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ مجھ سے ملے اور کہا کہ میں تمہیں ایک تحفہ نہ دوں؟ (یعنی ایک عمدہ حدیث نہ سناؤں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں میں تشریف لائے تو ہم نے کہا یا رسول اللہ! یہ تو ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ ہم آپ کو سلام کس طرح کریں، لیکن آپ پر درود ہم کس طرح بھیجیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس طرح کہو: ''اے اللہ! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اپنی رحمت نازل کر اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر، جیسا کہ تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر رحمت نازل کی، بلاشبہ تو تعریف کیا ہوا اور صاحب فضل و کرم ہے۔ اے اللہ! محمد پر اور آل محمد پر برکت نازل کر جیسا کہ تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر برکت نازل کی، بلاشبہ تو تعریف کیا ہوا اور صاحب فضل و کرم ہے۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہر چیز سے زیادہ کریں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِيْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ ٰ اِقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۭ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝۲۴﴾ (التوبة: 24)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''آپ کہہ دیجیے کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے کنبے قبیلے اور تمہارے کمائے ہوئے مال اور وہ تجارت جس کی کمی سے تم ڈرتے ہو اور وہ حویلیاں جنہیں تم

❶ صحیح بخاری، کتاب الدعوات، رقم: 6357، صحیح مسلم، کتاب الصلاة، رقم: 406.

پسند کرتے ہو اگر یہ تمہیں اللہ سے اور اس کے رسول سے اور اس کی راہ میں جہاد سے بھی زیادہ عزیز ہیں، تو تم انتظار کرو کہ اللہ تعالیٰ اپنا عذاب لے آئے۔ اللہ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا۔''

حدیث: 7

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ هِشَامٍ ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ، وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا مِنْ نَفْسِي ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: فَإِنَّهُ الْآنَ وَاللّٰهِ! لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: الْآنَ يَا عُمَرُ .)) [1]

''اور سیّدنا عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ مجھے ہر چیز سے زیادہ عزیز ہیں، سوا میری اپنی جان کے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ (ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوسکتا) جب میں تمہیں تمہاری اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز نہ ہو جاؤں۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا پھر اللہ کی قسم! اب آپ مجھے میری اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں، عمر! اب تیرا ایمان پورا ہوا۔''

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الأیمان و النذور، رقم: 6632.

والدین کے ساتھ حسن سلوک

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهُ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ۭ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ﴿١٤﴾﴾

(لقمان: 14)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے متعلق نصیحت کی ہے، اس کی ماں نے دکھ پر دکھ اٹھا کر اسے حمل میں رکھا اور اس کی دودھ چھڑائی دو برس میں ہے کہ تو میری اور اپنے ماں باپ کی شکر گزاری کر، (تم سب کو) میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔''

حدیث: 8

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِي؟ قَالَ: أُمُّكَ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ أُمُّكَ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ أُمُّكَ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ أَبُوكَ.)) [1]

''اور سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرے اچھے سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ فرمایا کہ تمہاری ماں ہے۔ عرض کیا: اس کے بعد کون ہے؟ فرمایا کہ تمہاری ماں ہے۔ پوچھا اس کے بعد کون ہے؟ فرمایا کہ تمہاری ماں ہے۔ انہوں نے پوچھا اس کے بعد کون ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

[1] صحيح بخاری، كتاب الأدب، رقم: 5971، صحيح مسلم، كتاب البر و الصلة و الأدب، رقم: 2548.

فرمایا پھر تمہارا باپ ہے۔‘‘

حدیث:9

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْجِهَادِ، فَقَالَ: أَحَيٌّ وَالِدَاكَ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ.)) ❶

’’اور سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک صحابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے جہاد میں شرکت کی اجازت چاہی۔ آپ نے ان سے دریافت فرمایا کیا تمہارے ماں باپ زندہ ہیں؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر انہی میں جہاد کرو۔ (یعنی ان کو خوش رکھنے کی کوشش کرو)۔‘‘

حدیث:10

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا، قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ، قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي بِهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي.)) ❷

’’اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کون سا عمل زیادہ محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الجهاد و السیر، رقم: 3004، صحیح مسلم، کتاب البر و الصلة و الأدب، رقم: 2549.

❷ صحیح بخاری، کتاب مواقیت الصلاة، رقم: 527، صحیح مسلم، کتاب الإیمان، رقم: 85.

کہ اپنے وقت پر نماز پڑھنا، پھر پوچھا، اس کے بعد، ارشاد فرمایا والدین کے ساتھ نیک معاملہ رکھنا۔ عرض کیا اس کے بعد، آپ نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ تفصیل بتائی اور اگر میں اور سوالات کرتا تو آپ اور زیادہ بھی بتلاتے (لیکن میں نے بطور ادب خاموشی اختیار کی)۔''

حدیث: 11

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ، قِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَكَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ: يَسُبُّ الرَّجُلُ أَبَا الرَّجُلِ، فَيَسُبُّ أَبَاهُ، وَيَسُبُّ أُمَّهُ، فَيَسُبُّ أُمَّهُ.))[1]

''اور سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً سب سے بڑے گناہوں میں سے یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے والدین پر لعنت بھیجے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! کوئی شخص اپنے ہی والدین پر کیسے لعنت بھیجے گا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص دوسرے کے باپ کو برا بھلا کہے گا تو دوسرا بھی اس کے باپ کو برا بھلا کہے گا، اور اگر وہ اس کی ماں کو برا کہے گا تو وہ اس کی ماں کو برا بھلا کہے گا۔''

قریبی رشتہ داروں کے حقوق

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَ تُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ۝۲۲﴾ (محمد: 22)

[1] صحيح بخارى، كتاب الأدب، رقم: 5973، صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: 90.

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور تم سے یہ بھی بعید نہیں کہ اگر تم کو حکومت مل جائے تو تم زمین میں فساد برپا کر دو اور رشتے ناتے توڑ ڈالو۔''

حدیث: 12

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتَّى إِذَا فَرَغَ مِنْ خَلْقِهِ، قَالَتِ الرَّحِمُ: هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ، وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ؟ قَالَتْ: بَلَى يَا رَبِّ! قَالَ: فَهُوَ لَكِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: فَاقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ ۝٢٢﴾ [محمد: 22] .)) [1]

''اور سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کی اور جب اس سے فراغت ہوئی تو رحم نے عرض کیا کہ یہ اس شخص کی جگہ ہے جو قطعی رحمی سے تیری پناہ مانگے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہاں کیا تم اس پر راضی نہیں کہ میں اس سے جوڑوں گا جو تم سے اپنے آپ کو جوڑے اور اس سے توڑ لوں گا جو تم سے اپنے آپ کو توڑ لے؟ رحم نے کہا کیوں نہیں، اے رب! اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پس یہ تجھ کو دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد فرمایا کہ اگر تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو: ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ ۝﴾ [محمد: 22] ''کچھ عجیب نہیں کہ اگر تم کو حکومت مل جائے تو تم ملک میں فساد برپا کرو اور رشتے ناطے توڑ ڈالو۔''

---

[1] صحيح بخاری، كتاب الأدب، رقم: 5987، صحيح مسلم، كتاب البر و الصلة و الأدب، رقم: 2554.

حدیث: 13

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ الرَّحِمَ شِجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ ، فَقَالَ اللّٰهُ: مَنْ وَصَلَكِ وَصَلْتُهُ، وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهُ .)) [1]

''اور سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رحم کا تعلق رحمٰن سے جڑا ہوا ہے پس جو کوئی اس سے اپنے آپ کو جوڑتا ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں بھی اس کو اپنے سے جوڑ لیتا ہوں اور جو کوئی اسے توڑتا ہے میں بھی اپنے آپ کو اس سے توڑ لیتا ہوں۔''

حدیث: 14

((وَعَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: الرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُولُ: مَنْ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللّٰهُ ، وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللّٰهُ .)) [2]

''اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رحم (رشتہ داری رحمٰن سے ملی ہوئی) شاخ ہے جو شخص اس سے ملے میں اس سے ملتا ہوں اور جو اس سے قطع تعلق کرے میں اس سے قطع تعلق کرتا ہوں۔''

حدیث: 15

((وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: لَا يَدْخُلُ

[1] صحیح بخاری، کتاب الأدب، رقم: 5988.

[2] صحیح مسلم، کتاب البر و الصلة و الأدب، رقم: 2555، صحیح بخاری، کتاب الأدب، رقم: 5989.

الْجَنَّةَ قَاطِعٌ .))❶

''اور جناب جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قطع رحمی کرنے والا (رشتہ داری توڑنے والا) جنت میں نہیں جائے گا۔''

میاں بیوی کے حقوق

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ﴾

(البقرة: 229)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پس یا تو اچھائی سے روکنا یا عمدگی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔''

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَ اَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ﴾ (البقرة: 187)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''وہ عورتیں تمہارا لباس ہیں اور تم اُن کا لباس ہو۔''

حدیث: 16

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ ، وَإِنَّ أَعْوَجَ شَیْءٍ فِی الضِّلَعِ أَعْلاهُ فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ ، وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا .))❷

''اور سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں عورتوں کے بارے میں بھلائی کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ پسلی سے پیدا

❶ صحيح بخاری، كتاب الأدب، رقم: 5984، صحيح مسلم، كتاب البر و الصلة و الأدب، رقم: 2556.

❷ صحيح بخاری، كتاب النكاح، رقم: 5186، صحيح مسلم، كتاب النكاح، رقم: 1468.

کی گئی ہیں اور پسلی میں بھی سب سے زیادہ ٹیڑھا اس کے اوپر کا حصہ ہے۔ اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو اسے توڑ ڈالو گے اور اگر اسے چھوڑ دو گے تو وہ ٹیڑھی ہی باقی رہ جائے گی۔ اس لیے میں تمہیں عورتوں کے بارے میں اچھے سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔''

حدیث: 17

((وَعَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا، لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ.)) [1]

''اور سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر کسی مرد نے اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلایا، لیکن اس نے آنے سے انکار کر دیا اور مرد اس پر غصہ ہو کر سو گیا، تو صبح تک فرشتے اس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔''

حدیث: 18

((وَعَنْ أَبِيْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا تَصُوْمُ الْمَرْأَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ.)) [2]

''اور سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

[1] صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، رقم: 3237، صحیح مسلم، کتاب النکاح، رقم: 1436.

[2] صحیح بخاری، کتاب النکاح، رقم: 5192، صحیح مسلم، کتاب الزکاة، رقم: 1026.

اگر شوہر گھر پر موجود ہو تو کوئی عورت اس کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ نہ رکھے۔''

مسلمان حکمرانوں کے حقوق

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ جَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً یَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْهِمْ فِعْلَ الْخَیْرٰتِ وَ اِقَامَ الصَّلٰوةِ وَ اِیْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَ كَانُوْا لَنَا عٰبِدِیْنَ ۝۷۳﴾ (الانبیاء: 73)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور ہم نے انہیں پیشوا بنا دیا کہ ہمارے حکم سے لوگوں کی رہبری کریں اور ہم نے ان کی طرف نیک کام کرنے اور نماز قائم رکھنے اور زکاۃ دینے کی وحی (تلقین) کی، اور وہ سب کے سب ہمارے عبادت گزار بندے تھے۔''

حدیث: 19

((وَعَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْخَيْرِ، وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ، مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ، فَجَائَنَا اللّٰهُ بِهٰذَا الْخَيْرِ، فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: وَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَفِيهِ دَخَنٌ، قُلْتُ: وَمَا دَخَنُهُ؟ قَالَ: قَوْمٌ يَهْدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِي، تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ، قُلْتُ: فَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: نَعَمْ، دُعَاةٌ إِلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ، مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا،

قَـذَفُـوهُ فِيهَـا ، قُـلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صِفْهُمْ لَنَا ، فَقَالَ: هُمْ مِنْ جِـلْـدَتِـنَا ، وَيَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا ، قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذَلِكَ؟ قَـالَ: تَـلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ ، فَقُلْتُ: فَإِنْ لَمْ يَـكُـنْ لَهُـمْ جَـمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ؟ قَالَ: فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا ، وَلَـوْ أَنْ تَـعَضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلٰى ذَلِكَ .)) [1]

''اور جناب ابوادریس خولانی فرماتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے بارے میں پوچھا کرتے تھے لیکن میں شر کے بارے میں پوچھتا تھا۔ اس خوف سے کہ کہیں میری زندگی میں ہی شر نہ پیدا ہو جائے۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! ہم جاہلیت اور شر کے دور میں تھے پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس خیر سے نوازا تو کیا اس خیر کے بعد پھر شر کا زمانہ ہو گا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں۔ میں نے پوچھا کیا اس شر کے بعد پھر خیر کا زمانہ آئے گا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں لیکن اس خیر میں کمزوری ہو گی۔ میں نے پوچھا کہ کمزوری کیا ہو گی؟ فرمایا کہ کچھ لوگ ہوں گے جو میرے طریقے کے خلاف چلیں گے، ان کی بعض باتیں اچھی ہوں گی لیکن بعض میں تم برائی دیکھو گے۔ میں نے پوچھا کیا پھر دور خیر کے بعد دور شر آئے گا؟ فرمایا کہ ہاں جہنم کی طرف بلانے والے دوزخ کے دروازوں پر کھڑے ہوں گے، جو ان کی بات مان لے گا وہ اس میں انہیں جھٹک دیں گے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! ان کی کچھ صفت بیان کیجیے۔

---

[1] صحيح بخاري، كتاب الفتن، رقم: 7084، صحيح مسلم، كتاب الإمارة، رقم: 1847.

فرمایا کہ وہ ہمارے ہی جیسے ہوں گے اور ہماری ہی زبان عربی بولیں گے۔ میں نے پوچھا پھر اگر میں نے وہ زمانہ پایا تو آپ مجھے ان کے بارے میں کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا کہ مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کے ساتھ رہنا۔ میں نے کہا کہ اگر مسلمانوں کی جماعت نہ ہو اور نہ ان کا کوئی امام ہو؟ فرمایا کہ پھر ان تمام لوگوں سے الگ ہو کر خواہ تمہیں جنگل میں جا کر درختوں کی جڑیں چبانی پڑیں یہاں تک کہ اسی حالت میں تمہاری موت آ جائے۔''

حدیث:20

((وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ: مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ، وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ، فَمَاتَ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً، وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ، يَغْضَبُ لِعَصَبَةٍ، اَوْ يَدْعُو اِلَى عَصَبَةٍ، اَوْ يَنْصُرُ عَصَبَةً، فَقُتِلَ، فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ، وَمَنْ خَرَجَ عَلٰى اُمَّتِی، يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا، وَلَا يَتَحَاشٰی مِنْ مُؤْمِنِهَا، وَلَا يَفِیْ لِذِی عَهْدٍ عَهْدَهٗ، فَلَيْسَ مِنِّی وَلَسْتُ مِنْهُ.)) [1]

''اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، جو شخص (امیر کی) اطاعت سے الگ ہوا اور جماعت (کے نظم) سے علیحدہ ہوا، وہ اسی حالت میں فوت ہوا تو وہ جاہلیت کی موت مرا اور جو شخص اندھا دھند یعنی نامعلوم جھنڈے کے نیچے لڑتا رہا، عصبیت کے پیش نظر غصے میں آیا، عصبیت کی بنیاد پر دعوت دیتا رہا یا عصبیت کی وجہ سے مدد کرتا رہا اور قتل ہو گیا تو اس کا قتل ہونا جاہلیت کے انداز کا ہے اور جو شخص میری امت کے خلاف تلوار

[1] صحيح مسلم، كتاب الإمارة، رقم: 1848.

لے کر نکلا، نیک و بد سب کو تہ وتیغ کرتا ہے اور کسی مومن انسان کی اسے کچھ پروا نہیں اور نہ ہی اسے کسی عہد والے کے عہد کا کچھ پاس ہے تو وہ مجھ سے نہیں اور نہ ہی میرا اس سے کچھ تعلق ہے۔‘‘

حدیث: 21

((وَعَنْ وَآئِلِ بْنِ حُجْرٍ ، قَالَ: سَأَلَ سَلَمَةُ بْنُ يَزِيدَ الْجُعْفِيُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! اَرَاَيْتَ اِنْ قَامَتْ عَلَيْنَا اُمَرَآءُ يَسْاَلُونَا حَقَّهُمْ ، وَيَمْنَعُونَا حَقَّنَا ، فَمَا تَاْمُرُنَا؟ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ، ثُمَّ سَاَلَهُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ، ثُمَّ سَاَلَهُ فِي الثَّانِيَةِ اَوْ فِي الثَّالِثَةِ فَجَذَبَهُ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ ، وَقَالَ: اسْمَعُوا وَاَطِيعُوا ، فَاِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ .))[1]

’’اور سیّدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیّدنا سلمہ بن یزید رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتے ہوئے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ بتائیں! اگر امراء ہم پر مقرر ہوں جو ہم سے اپنے حقوق کا مطالبہ کریں (لیکن) ہمیں ہمارے حقوق نہ دیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے منہ پھیرلیا، انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دوبارہ پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اعراض کیا، انہوں نے دوسری یا تیسری بار پوچھا تو سیّدنا اشعث رضی اللہ عنہ نے انہیں کھینچ لیا اور فرمایا، سنو اور اطاعت کرو اس لیے کہ ان پر وہ ذمہ داریاں ہیں جو ان پر ڈال دی گئی ہیں اور تم پر وہ ذمہ داریاں ہیں جو تم پر ڈال دی گئی ہیں۔‘‘

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الإمارة، رقم: 1846 .

حکمرانوں اور رعایا کے حقوق

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ ج﴾ (النساء: 59)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے ایمان والو! فرمانبرداری کرو اللہ تعالیٰ کی اور فرمانبرداری کرو رسول (ﷺ) کی اور تم میں سے اختیار والوں کی ......۔''

حدیث: 22

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَالْإِمَامُ الَّذِی عَلَى النَّاسِ رَاعٍ، وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى أَهْلِ بَيْتِهِ، وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى أَهْلِ بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهِ، وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ، وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهِ، وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ، أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ.))[1]

''اور سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آگاہ ہو جاؤ، تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا۔ عوام کا حکمران ان پر نگہبان ہے اس سے اپنی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا۔ مرد اپنے گھر والوں کا نگہبان ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا اور عورت اپنے شوہر کے گھر والوں اور اس کے بچوں کی نگہبان ہے اور اس سے ان کے بارے میں سوال ہوگا اور کسی شخص کا

[1] صحیح بخاری، کتاب الأحکام، رقم: 7138، صحیح مسلم، کتاب الإمارة، رقم: 1829.

غلام اپنے سردار کے مال کا نگہبان ہے اور اس سے اس کے بارے میں سوال ہو گا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے بارے میں پرسش ہوگی۔''

اپنے نفس اور بیوی بچوں کے حقوق

حدیث :23

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ، وَتَصُومُ النَّهَارَ؟ قُلْتُ: إِنِّی أَفْعَلُ ذٰلِكَ، قَالَ: فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ، هَجَمَتْ عَيْنُكَ وَنَفِهَتْ نَفْسُكَ، وَإِنَّ لِنَفْسِكَ حَقًّا، وَلِأَهْلِكَ حَقًّا، فَصُمْ وَأَفْطِرْ، وَقُمْ وَنَمْ .)) [1]

''اور سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا یہ خبر صحیح ہے کہ تم رات بھر عبادت کرتے ہو اور پھر دن میں روزے رکھتے ہو؟ میں نے کہا کہ ہاں حضور میں ایسا ہی کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لیکن اگر تم ایسا کرو گے تو تمہاری آنکھیں (بیداری کی وجہ سے) بیٹھ جائیں گی اور تیری جان ناتواں ہو جائے گی۔ یہ جان لو کہ تم پر تمہارے نفس کا بھی حق ہے اور بیوی بچوں کا بھی۔ اس لیے کبھی روزہ بھی رکھو اور کبھی بلا روزے کے بھی رہو، عبادت بھی کرو اور سوؤ بھی۔''

پڑوسی کے حقوق

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ لَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَیْـًٔا وَّ بِالْوَالِدَیْنِ

[1] صحیح بخاری، کتاب التهجد، رقم: 1154، صحیح مسلم، کتاب الصیام، رقم: 1159.

إِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ﴾ (النساء: 36)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ اور والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور رشتہ دار پڑوسی اور اجنبی پڑوسی اور پہلو سے لگے ہوئے دوست، اور مسافر (کے ساتھ بھی اچھا برتاؤ کرو)۔''

حدیث: 24

((وَعَنْ أَبِي شُرَيْحٍ وَ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ، وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ، وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ، قِيلَ: وَمَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: الَّذِي لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَايِقَهُ.))[1]

''اور سیّدنا ابوشریح اور سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے بیان کیا: اللہ کی قسم! وہ ایمان والا نہیں، اللہ کی قسم! وہ ایمان والا نہیں، اللہ کی قسم! وہ ایمان والا نہیں۔ عرض کیا گیا کون یا رسول اللہ؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ شخص جس کے شر سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔''

حدیث: 25

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا يَمْنَعْ جَارٌ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَهُ فِي جِدَارِهِ، ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: مَا لِي أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ؟ وَاللّٰهِ! لَأَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ.))[2]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الأب، رقم: 6016، صحیح مسلم، کتاب الإیمان، رقم: 46.

[2] صحیح بخاری، کتاب المظالم، رقم: 2463، صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، رقم: 1609.

''اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں کھونٹی گاڑنے سے نہ روکے۔ پھر سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے: یہ کیا بات ہے کہ میں تمہیں اس سے منہ پھیرنے والا پاتا ہوں۔ اللہ کی قسم! میں تو اس حدیث کا تمہارے سامنے برابر اعلان کرتا ہی رہوں گا۔''

پڑوسیوں میں سے قریبی کا حق

حدیث: 26

((وَعَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ لِي جَارَيْنِ فَإِلَى أَيِّهِمَا أُهْدِي؟ قَالَ: إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا.)) [1]

''اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری دو پڑوسنیں ہیں (اگر ہدیہ ایک ہو تو) میں ان میں سے کس کے پاس ہدیہ بھیجوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا دروازہ تم سے (یعنی تمہارے دروازے سے) زیادہ قریب ہو۔''

مسلمان کے مسلمان پر حقوق

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ اِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا ۝﴾ (النساء: 86)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جب تمہیں سلام کیا جائے تو اس سے اچھا جواب دو، یا اسی کو لوٹا دو، بے شک اللہ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے۔''

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الأدب، رقم: 6020.

حدیث: 27

((وَعَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُولُ: حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: رَدُّ السَّلَامِ، وَعِیَادَةُ الْمَرِیضِ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ، وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ، وَتَشْمِیتُ الْعَاطِسِ.))❶

''اور سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں: سلام کا جواب دینا، مریض کا مزاج معلوم کرنا، جنازے کے ساتھ چلنا، دعوت قبول کرنا، اور چھینک پر (اس کے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کے جواب میں) یَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہنا۔''

چھینکنے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے تو اس کا جواب دینے کا حق

حدیث: 28

((وَعَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ یُحِبُّ الْعُطَاسَ وَیَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ، فَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ وَحَمِدَ اللَّهَ كَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ یَقُولَ لَهُ: یَرْحَمُكَ اللّٰهُ، وَأَمَّا التَّثَاؤُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّیْطَانِ، فَإِذَا تَثَائَبَ أَحَدُكُمْ فَلْیَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَثَائَبَ ضَحِكَ مِنْهُ الشَّیْطَانُ.))❷

❶ صحیح بخاری، کتاب الجنائز، رقم: 1240، صحیح مسلم، کتاب السلام، رقم: 2162.

❷ صحیح بخاری، کتاب الأدب، رقم: 6226، صحیح مسلم، کتاب الزهد، رقم: 2994.

''اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے کیونکہ وہ بعض دفعہ صحت کی علامت ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے، اس لیے جب تم میں سے کوئی شخص چھینکے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے تو سننے والے کے لیے واجب ہے کہ وہ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ (اللہ تجھ پر رحم کرے) کہے۔ لیکن جمائی لینا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ اس لیے جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو وہ اپنی قوت وطاقت کے مطابق اسے روکے۔ اس لیے کہ جب تم میں سے کوئی جمائی لیتا ہے تو شیطان ہنستا ہے۔''

چھینک کا جواب دینے والے کو دعا کا حق

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿سَيَهْدِيهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ۝﴾ (محمد: 5)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''وہ عنقریب اپنی راہ دکھائے گا اور ان کے حالات کی اصلاح کر دے گا۔''

حدیث: 29

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوهُ -أَوْ صَاحِبُهُ- يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، فَإِذَا قَالَ لَهُ، يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، فَلْيَقُلْ: يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ.)) [1]

''اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی چھینکے تو الحمد للہ کہے اور اس کا بھائی یا اس کا ساتھی (راوی کو شبہ تھا) ''يَرْحَمُكَ اللّٰهُ'' کہے۔ جب ساتھی يَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہے تو اس کے جواب

[1] صحيح بخاري، كتاب الأدب، رقم: 6224.

میں چھینکنے والا یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَ یُصْلِحُ بَالَکُمْ" (اللہ آپ کو ہدایت دے اور آپ کے معاملات درست کردے) کہے۔"

کھانے میں خادموں کے حقوق

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿وَ اعْبُدُوا اللّٰہَ وَ لَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَّ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّ بِذِی الْقُرْبٰی وَ الْیَتٰمٰی وَ الْمَسٰکِیْنِ وَ الْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَ الْجَارِ الْجُنُبِ وَ الصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَ ابْنِ السَّبِیْلِ وَ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ﴾

(النساء: 36)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اور اللہ کی عبادت کرو، اور اس کے ساتھ کی چیز کو شریک نہ بناؤ اور والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو، اور رشتہ داروں، اور یتیموں، اور مسکینوں اور رشتہ دار پڑوسی اور اجنبی پڑوسی اور پہلو سے لگے ہوئے دوست اور مسافر اور غلاموں اور لونڈیوں کے ساتھ (بھی اچھا برتاؤ کرو)۔"

حدیث: 30

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا أَتَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ فَإِنْ لَمْ يُجْلِسْهُ مَعَهُ فَلْيُنَاوِلْهُ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ، أَوْ لُقْمَةً أَوْ لُقْمَتَيْنِ فَإِنَّهُ وَلِيَ حَرَّهُ عِلَاجَهُ.)) [1]

"اور سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کا خادم اس کا کھانا لائے تو اگر وہ اسے اپنے ساتھ نہیں بٹھا سکتا تو کم از کم ایک یا دو لقمہ اس کھانے میں سے اسے کھلا دے (کیونکہ) اس نے

[1] صحيح بخاری، كتاب الأطعمة، رقم: 5460، صحيح مسلم، كتاب الأيمان والنذور، رقم: 1663.

(پکاتے وقت) اس کی گرمی اور تیاری کی مشقت برداشت کی ہے۔"

آپس میں کینہ رکھنے والوں کے لیے حق صلح اور کینہ کی مذمت

حدیث: 31

((وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَۃَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ یَوْمَ الِاثْنَیْنِ، وَیَوْمَ الْخَمِیسِ، فَیُغْفَرُ لِکُلِّ عَبْدٍ لَا یُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَیْئًا، اِلَّا رَجُلًا کَانَتْ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ اَخِیهِ شَحْنَآءُ، فَیُقَالُ: اَنْظِرُوا هٰذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا، اَنْظِرُوا هٰذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا، اَنْظِرُوا هٰذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا.))[1]

"اور سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پیر اور جمعرات کے روز جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور ہر اس شخص کو معاف کر دیا جاتا ہے جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا البتہ وہ شخص جس کی اس کے بھائی کے ساتھ دشمنی ہے تو کہا جاتا ہے کہ ان دونوں کو رہنے دو یہاں تک کہ دونوں صلح کر لیں۔ یہ بات تین دفعہ کہی جاتی ہے۔"

حدیث: 32

((وَعَنْ أَبِی أَیُّوبَ الْأَنْصَارِیِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا یَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ یَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَیَالٍ، یَلْتَقِیَانِ فَیُعْرِضُ هٰذَا وَیُعْرِضُ هٰذَا، وَخَیْرُهُمَا الَّذِی یَبْدَأُ بِالسَّلَامِ.))[2]

---

[1] صحیح مسلم، کتاب البر و الصلة، رقم: 2565.

[2] صحیح بخاری، کتاب الأدب، رقم: 6077، صحیح مسلم، کتاب البر و الصلة، رقم: 2560.

''اور سیّدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ اپنے کسی بھائی سے تین دن سے زیادہ کے لیے ملاقات چھوڑے، اس طرح کہ جب دونوں کا سامنا ہو جائے تو یہ بھی منہ پھیر لے اور وہ بھی منہ پھیر لے اور ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔''

سلام کہنے میں مسلمان کا حق

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً﴾ (النور: 61)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پس جب تم گھروں میں داخل ہو تو اپنے لوگوں کو سلام کہو، جو اللہ کی جانب سے مبارک اور پاکیزہ سلام ہے۔''

حدیث: 33

((عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ، عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ.)) [1]

''اور سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اسلام کی کون سی حالت افضل ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ (اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو) کھانا کھلاؤ اور سلام کرو، اسے بھی جسے تم پہچانتے ہو اور اسے بھی جسے نہیں پہچانتے۔''

[1] صحیح بخاری، کتاب الإستئذان، رقم: 6236، صحیح مسلم، کتاب الإیمان، رقم: 39.

کمزور اور مظلوم کی مدد کرنے کا حق

حدیث: 34

((وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہما، قَالَ: أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِسَبْعٍ: بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ، وَنَصْرِ الضَّعِيفِ، وَعَوْنِ الْمَظْلُومِ، وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ، وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ، وَنَهَى عَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ، وَنَهَانَا عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ، وَعَنْ رُكُوبِ الْمَيَاثِرِ، وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالْقَسِّيِّ وَالْإِسْتَبْرَقِ.)) [1]

''اور سیّدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا تھا: بیمار کی مزاج پرسی کرنے کا، جنازے کے پیچھے چلنے کا، چھینکنے والے کے جواب دینے کا، کمزور کی مدد کرنے کا، مظلوم کی مدد کرنے کا، افشاء سلام (سلام کا جواب دینے اور بکثرت سلام کرنے) کا، قسم (حق) کھانے والے کی قسم پوری کرنے کا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کے برتن میں پینے سے منع فرمایا تھا اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے ہمیں منع فرمایا تھا۔ میثر (ریشم کی زین) پر سوار ہونے سے، ریشم اور دیباج پہننے، قسی (ریشمی کپڑا) اور استبرق پہننے سے (منع فرمایا تھا)۔''

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الإستئذان، رقم: 6235، صحیح مسلم، کتاب اللباس و الزینة، رقم: 2066.

مسلمان کا حق ہے کہ اس سے حسد اور بغض نہ رکھا جائے اور بدگمانی نہ کی جائے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ؗ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّ لَا تَجَسَّسُوْا وَ لَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ ﴾ (الحجرات: 12)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے ایمان والو! تم لوگ بہت ساری بدگمانی کی باتوں سے پرہیز کرو، بے شک بعض بدگمانی گناہ ہے اور دوسروں کی ٹوہ میں نہ لگے رہو، اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے، کیا تم میں سے کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا گوارا کرے گا، تم اسے بالکل گوارا نہیں کرو گے۔''

حدیث: 35

((وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيثِ، وَلَا تَحَسَّسُوا، وَلَا تَجَسَّسُوا، وَلَا تَنَافَسُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا .)) [1]

''اور سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بدگمانی سے بچتے رہو، بدگمانی اکثر تحقیق کے بعد جھوٹی بات ثابت ہوتی ہے اور کسی کے عیوب ڈھونڈنے کے پیچھے نہ پڑو، کسی کا عیب خواہ مخواہ مت ٹٹولو اور کسی

[1] صحیح بخاری، کتاب الأدب، رقم: 6066، صحیح مسلم، کتاب البر و الصلة، رقم: 2563.

کے بھاؤ پر بھاؤ نہ بڑھاؤ اور حسد نہ کرو، بغض نہ رکھو، کسی کی پیٹھ پیچھے برائی نہ کرو بلکہ سب اللہ کے بندے آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔"

مسلمان کے درمیان انصاف کرنے کا حق

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَ تُدْلُوْا بِهَاۤ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِیْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۠﴾ (البقرة: 188)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اور تم اپنے اموال آپس میں ناحق نہ کھاؤ اور نہ معاملہ حکام تک اس غرض سے پہنچاؤ تاکہ لوگوں کے مال کا ایک حصہ ناجائز طور پر، جانتے ہوئے، کھا جاؤ۔"

حدیث: 36

((وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: أَنَّهُ سَمِعَ خُصُومَةً بِبَابِ حُجْرَتِهِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ، فَقَالَ: إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، وَإِنَّهُ يَأْتِينِى الْخَصْمُ، فَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ، فَأَحْسِبُ أَنَّهُ صَادِقٌ، فَأَقْضِى لَهُ بِذَلِكَ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ، فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ، فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ لِيَتْرُكْهَا.)) [1]

"اور نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے حجرے کے دروازے پر جھگڑے کی آواز سنی تو باہر ان کی طرف نکلے۔

[1] صحيح بخارى، كتاب الأحكام، رقم: 7181، صحيح مسلم، كتاب الأقضية، رقم: 1713.

پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں بھی ایک انسان ہوں اور میرے پاس لوگ مقدمے لے کر آتے ہیں۔ ممکن ہے ان میں سے ایک فریق دوسرے فریق سے بولنے میں زیادہ عمدہ ہو اور میں یقین کرلوں کہ وہی سچا ہے اور اس طرح اس کے موافق فیصلہ کر دوں۔ پس جس شخص کے لیے بھی میں کسی مسلمان کا حق دلا دوں تو وہ جہنم کا ایک ٹکڑا ہے وہ چاہے اسے لے یا چھوڑ دے، میں اس کو درحقیقت دوزخ کا ایک ٹکڑا دلا رہا ہوں۔''

تمام مسلمان ایک جسم کی مانند ہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ إِخْوَةٌ ﴾ (الحجرات: 10)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک مومن آپس میں بھائی ہیں۔''

حدیث: 37

((وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكٰى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعٰى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى.)) [1]

''اور سیّدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم مومنوں کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ رحمت و محبت کا معاملہ کرنے اور ایک دوسرے کے ساتھ لطف و نرم خوئی میں ایک جسم جیسا پاؤ گے کہ جب اس کا کوئی ٹکڑا بھی تکلیف میں ہوتا ہے، تو سارا جسم تکلیف میں ہوتا ہے۔ ایسی کہ نیند اڑ جاتی ہے اور جسم بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔''

[1] صحيح بخاری، كتاب الأدب، رقم: 6011، صحيح مسلم، كتاب البر و الصلة، رقم: 2586.

جس کو نظر بد لگ جائے اس کا حق ہے کہ اسے وضو اور غسل کرایا جائے

حدیث: 38

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: الْعَيْنُ حَقٌّ، وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ، سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ، وَإِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوا.)) [1]

''اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نظر کا لگ جانا حق ہے اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب آ سکتی تو نظر غالب آ جاتی ہے۔ (نظر بد کے دفع کرنے کے بارے میں) اگر کوئی تم سے غسل کے پانی (دھوون) کا مطالبہ کرے تو تم اس کے لیے غسل کرو۔''

چوپایوں اور جانوروں کے حقوق

حدیث: 39

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ، فَأَعْطُوا الْإِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْأَرْضِ، وَ إِذَا سَافَرْتُمْ فِى السَّنَةِ، فَأَسْرِعُوْا عَلَيْهَا السَّيْرَ، وَ إِذَا عَرَّسْتُمْ بِاللَّيْلِ، فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيْقَ، فَإِنَّهَا مَأْوَى الْهَوَامِ بِاللَّيْلِ.)) [2]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الطب، رقم: 5740، صحیح مسلم، کتاب السلام، رقم: 2188.

[2] صحیح مسلم، کتاب الإمارة، رقم: 1926.

''اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم خوش حالی میں سفر کرو تو اونٹوں (سواریوں) کو زمین (کے چارہ) سے ان کا حق دو اور جب تم قحط سالی میں سفر کرو تو تیزی کے ساتھ سفر مکمل کرو اور جب تم رات کے وقت (آرام کے لیے) اترو تو راستے سے دور اترو اس لیے کہ راستہ چار پایوں کے چلنے کے لیے ہے اور رات کے وقت زہریلے جانور وہاں جاتے ہیں۔''

حدیث :40

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِى هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ، لَا هِىَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا سَقَتْهَا إِذْ حَبَسَتْهَا، وَلَا هِىَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ.)) [1]

''اور سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (بنی اسرائیل کی) ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا تھا جسے اس نے قید کر رکھا تھا جس سے وہ بلی مر گئی تھی اور اس کی سزا میں وہ عورت دوزخ میں گئی۔ جب وہ عورت بلی کو باندھے ہوئے تھی تو اس نے اسے کھانے کے لیے کوئی چیز نہ دی، نہ پینے کے لیے اور نہ اس نے بلی کو چھوڑا ہی کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے ہی کھا لیتی۔''



[1] صحيح بخاری، كتاب أحاديث الأنبياء، رقم: 3482، صحيح مسلم، كتاب السلام، رقم: 2242.

اربعین

حرمت لہو ولعب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شراب نوشی کی حرمت اور سزا

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْہُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَۃَ وَ الْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِ وَ یَصُدَّکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَعَنِ الصَّلٰوۃِ فَھَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَھُوْنَ ۝ ﴾ (المائدة : 90، 91)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! بے شک شراب اور جوا، آستانے اور فال نکالنے کے تیر، سب گندے کام ہیں اور شیطان کے عمل سے ہیں، پس تم ان سے بچو، تاکہ تم فلاح پاؤ۔ بے شک شیطان چاہتا ہے کہ تمھارے درمیان شراب اور جوئے کے ذریعے سے دشمنی اور بغض ڈال دے، اور تمھیں اللہ کے ذکر اور نماز سے روک دے، پھر کیا تم ان (شیطانی کاموں) سے باز آتے ہو؟''

حدیث: 1

((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَیْکُمُ الْخَمْرَ وَ الْمَیْسِرَ وَ الْکُوْبَۃَ وَ قَالَ: کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ .))[1]

''سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ یقیناً اللہ تعالیٰ نے تم پر شراب اور جوا اور طبلہ حرام کیا ہے اور فرمایا ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

[1] صحیح: مسند احمد: 274/1، 279، 350، کتاب الاشربة لاحمد، رقم: 193، 194، سنن ابی داود، رقم: 3696، سنن الکبری بیهقی: 221/10، معجم کبیر طبرانی: 101/12، 102، سنن دارقطنی: 7/3، سلسلة الصحیحة، رقم: 1806 ، 2425.

حدیث:2

((وَعَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ رَبِّيْ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى حَرَّمَ عَلَيَّ الْخَمْرَ وَ الْكُوْبَةَ وَ الْقِنِّيْنَ، وَ إِيَّاكُمْ وَ الْغُبَيْرَاءَ فَإِنَّهَا ثُلُثُ خَمْرِ الْعَالَمِ.)) [1]

''اور سیدنا قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک میرے رب نے میرے اوپر شراب، ڈھولک بجانا اور رومیوں والا جوا کھیلنا حرام کیا ہے اور غبیراء سے بچو، (غبیراء گندم اور جو سے تیار شدہ شراب ہے) یہ پوری دنیا کی شرابوں کا ایک تہائی حصہ ہے۔''

حدیث:3

((وَعَنْ اَبِىْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَيَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِى الْخَمْرَ يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا، يُعْزَفُ عَلٰى رُؤُوْسِهِمْ بِالْمَعَازِفِ وَ الْمُغَنِّيَاتِ، يَخْسِفُ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ وَ يَجْعَلُ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَ الْخَنَازِيْرَ.)) [2]

''اور سیدنا ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: البتہ تحقیق میری امت کے کچھ لوگ شراب پئیں گے اور اس کا نام بدل دیں گے (جیسے وہسکی وغیرہ) ان کے سروں پر گلوکارائیں اور آلات طرب

---

[1] مسند أحمد، رقم: 15560، مصنف ابن أبي شيبة: 197/8، سنن الكبرى البيهقى: 222/10، معجم كبير الطبراني: 897/18۔ شیخ شعیب نے اسے ''حسن لغیرہ'' قرار دیا ہے۔

[2] مصنف ابن ابی شیبة: 107/8، سنن ابن ماجه، رقم: 4020، تاريخ كبير للبخارى: 305/1، صحيح ابن حبان موارد الظمآن، رقم: 1384، سنن الكبرى بيهقى: 295/8، 221/10، مسند احمد: 342/5۔ ابن حبان نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

بجائے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں زمین میں دھنسا دے گا اور ان میں سے بعض افراد کو بندر اور سور بنا دے گا۔‘‘

آلاتِ موسیقی کی ممانعت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَّتَصْدِيَةً فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ﴾ (الانفال : 35)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’اور بیت اللہ کے پاس ان (مشرکین) کی نماز سیٹیاں اور تالیاں بجانے کے سوا کچھ نہیں تھی، چنانچہ تم عذاب چکھو اس کفر کی وجہ سے جو تم کرتے تھے۔‘‘

حدیث:4

((عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلٰى أُمَّتِي الْخَمْرَ وَ الْمَيْسِرَ ، وَ الْمِيْزَرَ وَ الْكُوْبَةَ وَ الْقِنِيْنَ وَ زَادَنِيْ صَلَاةَ الْوِتْرِ .)) [1]

’’سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے میری امت پر شراب، جوا، گیہوں کی نبیذ، طبلہ اور سارنگی حرام کر دیئے ہیں اور نماز وتر مجھے نفلی طور پر عطا کی ہے۔‘‘

حدیث:5

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ الْخَمْرَ وَالْمَيْسِرَ وَالْكُوْبَةَ قَالَ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ قَالَ سُفْيَانَ

[1] صحیح: مسند احمد: 165/2، 167، 171، 172، 158، سنن ابی داود، رقم: 3685، سنن الکبری بیہقی: 221/10، 222، سلسلة الصحيحة، رقم: 1708.

فَسَأَلْتُ عَلِيُّ ابْنَ بَذِيْمَةَ عَنِ الْكُوْبَةِ قَالَ الطَّبْلُ .)) [1]

''اور سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ نے شراب، جوا اور ڈھولک حرام فرمائے ہیں اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ سفیان نے کہا، میں نے (اپنے استاد) علی بن بذیمہ سے پوچھا کہ کوبہ کسے کہتے ہیں؟ فرمایا، طبل (ڈھولک) کو کہتے ہیں۔''

حدیث: 6

((وَعَنْ نَّافِعٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ سَمِعَ صَوْتَ زَمَّارَةِ رَاعٍ فَوَضَعَ أُصْبُعَيْهِ فِيْ أُذُنَيْهِ وَ عَدَلَ رَاحِلَتَهٗ عَنِ الطَّرِيْقِ وَ هُوَ يَقُوْلُ: يَا نَافِعُ! أَتَسْمَعُ؟ فَأَقُوْلُ: نَعَمْ، فَيَمْضِيْ حَتّٰى قُلْتُ لَا، فَوَضَعَ يَدَيْهِ وَ أَعَادَ رَاحِلَتَهٗ إِلَى الطَّرِيْقِ وَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ سَمِعَ صَوْتَ زَمَّارَةِ رَاعٍ فَصَنَعَ مِثْلَ هٰذَا .)) [2]

''اور جناب نافع بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک چرواہے کی بانسری کی آواز سنی تو اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال لیں اور اپنی سواری راستے سے ہٹا کر دُور لے گئے، (کچھ آگے جا کر) کہا: اے نافع! کیا تم آواز سن رہے ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، پس وہ چلتے رہے، یہاں تک کہ جب میں نے کہا کہ اب آواز نہیں آ رہی، تب انہوں نے انگلیاں کانوں سے نکالیں اور اپنی سواری کو راستے پر ڈالا اور کہا: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایک چرواہے کی بانسری کی آواز سنی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح کیا تھا۔''

---

[1] **صحیح**: مسند احمد : 274/1، رقم : 2476، سنن ابی داؤد، رقم : 3696، سلسلة الصحيحة، رقم : 1806، 2425.

[2] مسند أحمد، رقم: 4965، سنن ابی داود، کتاب الادب، رقم: 4924۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

فحش گوئی کی قباحت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ ﴾

(النور : 19)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک جو لوگ یہ پسند کرتے ہیں کہ ایمان لانے والوں میں بے حیائی پھیلے، ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔''

حدیث: 7

((وَعَنْ عَيَّاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمَجَاشِعِيِّ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ فِىْ خُطْبَتِهٖ: وَ اَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ؛ اَلضَّعِيْفُ الَّذِیْ لَا زَبْرَ لَهٗ ، اَلَّذِيْنَ هُمْ فِيْكُمْ تَبَعًا لَا يَتْبَعُوْنَ اَهْلًا وَ لَا مَالًا ، وَ الْخَائِنُ الَّذِیْ لَا يَخْفٰى لَهٗ طَمَعٌ وَ اِنْ دَقَّ اِلَّا خَانَهٗ ، وَ رَجُلٌ لَا يُصْبِحُ وَ لَا يُمْسِیْ اِلَّا وَ هُوَ يُخَادِعُكَ عَنْ اَهْلِكَ وَ مَالِكَ …… وَ ذَكَرَ الْبُخْلَ اَوِ الْكِذْبَ …… وَ الشِّنْظِيْرُ الْفَحَّاشُ .))[1]

''اور سیّدنا عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک روز اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا: ''آگ میں جانے والے پانچ قسم کے لوگ ہیں؛ پہلے وہ جاہل لوگ جنہیں (حلال وحرام میں) کوئی تمیز نہیں اور دوسرے ان کے پیچھے (آنکھیں بند کر کے) چلتے ہیں اور اہل وعیال اور مال ومنال تک سے بے پروا ہیں۔ دوسرا وہ خائن شخص جسے معمولی سی چیز کی ضرورت محسوس ہوتی ہے

[1] صحیح مسلم، کتاب الجنة و صفة نعیمها، رقم: 7207.

تو خیانت کرنے لگتا ہے۔ تیسرا وہ شخص جو تیرے اہل اور مال میں تجھے دھوکہ دینے والا ہے، پھر آپ ﷺ نے بخیل یا جھوٹے آدمی کا ذکر فرمایا اور پانچواں وہ شخص جو فحش گو اور گالیاں بکنے والا ہے۔''

حدیث: 8

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا ، وَ مَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا: اِذَا ائْتُمِنَ خَانَ ، وَ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ ، وَ اِذَا عَاهَدَ غَدَرَ ، وَ اِذَا خَاصَمَ فَجَرَ .)) [1]

''اور سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص میں چار علامتیں پائی جاتی ہیں وہ پکا منافق ہے اور جس میں ان علامتوں میں سے کوئی ایک پائی جاتی ہو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہوگی جب تک وہ اسے چھوڑ نہ دے: (1) جب امانت دی جائے تو اس میں خیانت کرے (2) جب بات کرے تو جھوٹ بولے (3) جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے اور (4) جب جھگڑا کرے تو فحش گوئی کرے۔''

نظر بازی بھی زنا کی قسم ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ۭ وَسَاۗءَ سَبِيْلًا ۝۳۲ ﴾

(بنی اسرائیل : 32)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور تم زنا کے قریب مت جاؤ، یقیناً وہ بے حیائی اور بری راہ ہے۔''

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الایمان، رقم: 34.

حدیث:9

((وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: كُتِبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَصِيبُهُ مِنَ الزِّنَا مُدْرِكُ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ، فَالْعَيْنَانُ زِنَاهُمَا النَّظْرُ، وَ الْاُذُنَانِ زِنَاهُمَا الْاِسْتِمَاعُ، وَ اللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ، وَ الْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ، وَ الرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطَا، وَ الْقَلْبُ يَهْوِیْ وَ يَتَمَنّٰى وَ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ الْفَرْجُ، وَ يُكَذِّبُهُ.)) ❶

''اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابن آدم کا زنا سے حصہ لکھ دیا گیا ہے جسے وہ بہرصورت کر کے رہے گا، آنکھوں کا زنا (غیر محرم کو) دیکھنا ہے، کانوں کا زنا سننا ہے، زبان کا زنا بات کرنا ہے، ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے، پاؤں کا زنا چل کر جانا ہے اور دل کا زنا خواہش کرنا ہے، شرم گاہ ان باتوں کو یا تو سچ کر دکھاتی ہے یا جھوٹ۔''

گانے گانا شیطانی فعل ہے

حدیث:10

((وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ أَتَعْرِفِيْنَ هٰذِهٖ؟ قَالَتْ: لَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! فَقَالَ: هٰذِهٖ قَيْنَةُ بَنِيْ فُلَانٍ تُحِبِّيْنَ أَنْ تُغَنِّيَكِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ فَأَعْطَاهَا طَبَقًا فَغَنَّتْهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: قَدْ نَفَخَ الشَّيْطَانُ فِيْ مَنْخِرَيْهَا.)) ❷

❶ صحیح مسلم، کتاب القدر، رقم: 1157.

❷ مسند أحمد، رقم: 15811، السنن الكبرى للنسائي، رقم: 8960، معجم كبير للطبراني، رقم: 6686۔ یہ حدیث شیخین کی شرط پر "صحیح" ہے۔

''اور سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! کیا تم اس کو پہچانتی ہو؟ انہوں نے کہا: اے اللہ کے نبی! نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ بنو فلاں کی گانے والی لونڈی ہے، کیا تم پسند کرو گی کہ یہ گانا گائے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک تھال سا دیا، اس پر اس نے گانا گایا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیطان نے اس کے نتھنوں میں پھونکا ہے۔''

حدیث: 11

((وَاَنَّ أُمَّ عَـلْـقَـمَةَ مَـوْلَاةَ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ إِنَّ بِنَاتَ أَخِيْ عَائِشَةَ خُتِـنَّ فَـقِيْـلَ لِـعَـائِشَةَ أَلا تَدْعُوْا لَهُنَّ مَنْ يَلْهِيْهِنَّ قَالَتْ: بَلٰى! فَـأَرْسَـلَـتْ إِلٰى عَدِّي فَاَتَاهُنَّ فَمَرَّتْ عَائِشَةُ فِى الْبَيْتِ فَرَأَتْهُ وَ يُـحَـرِّكُ رَأْسَـهٗ طَـرَبًـا وَ كَـانَ ذَا شَـعْـرٍ كَثِيْرٍ فَقَالَتْ أُفْ شَيْطَانٌ أَخْرِجُوْهُ أَخْرِجُوْهُ .)) [1]

''اور ام علقمہ رضی اللہ عنہا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی بیان کرتی ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی بھتیجیوں کے ختنے کیے گئے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا کیا ہم ان بچیوں کے لیے کسی ایسے شخص کو دعوت دیں جو انہیں کھیل میں مشغول کر دے۔ انہوں نے کہا: کیوں نہیں۔ عدی نامی آدمی کو پیغام دیا گیا، پس وہ آ گیا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا (اس کے پاس سے) گھر میں سے گزریں، اسے دیکھا تو وہ گا رہا تھا اور جھوم جھوم کر سر ہلا رہا تھا اور وہ گھنے بالوں والا تھا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: افسوس یہ تو شیطان ہے اس کو نکال دو، اس کو نکال دو (اور ایک روایت میں ہے:

[1] صحيح: الأدب المفرد، رقم، 1247، سنن الكبرى بيهقي: 223/10، 224، نزهة الاسماع، ص: 61، سلسلة الاحاديث الصحيحة: 358/2.

انہوں نے اس کو نکال دیا)۔''

ناچ گانا سننے اور دیکھنے کی قباحت وممانعت

حدیث: 12

((وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَعَدَ اِلٰى قَيْنَةٍ يَسْتَمِعُ مِنْهَا صَبَّ اللّٰهُ فِيْ اُذُنَيْهِ الْآنُكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .)) ❶

''اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص گانا بجانے والی کی مجلس میں بیٹھ کر اس کا گانا سنے گا، قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالے گا۔''

حدیث: 13

((وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَيَكُوْنَنَّ فِيْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ خَسْفٌ، وَقَذْفٌ، وَمَسْخٌ، وَذٰلِكَ إِذَا شَرِبُوا الْخُمُوْرَ، وَاتَّخَذُوا الْقَيْنَاتَ، وَضَرَبُوْا بِالْمَعَازِفِ .)) ❷

''اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس امت میں بھی دھنسنے، سنگ باری ہونے اور مسخ ہونے (جیسے عذاب نمودار ہوں گے) اور یہ اس وقت ہوگا جب لوگ شراب پئیں گے، گانا گانے والیوں کی مجالس کا اہتمام کریں گے اور آلات موسیقی استعمال کریں گے۔''

حدیث: 14

((وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ

❶ صحيح الجامع الصغير: 163/2 .

❷ صحيح: ذم الملاهي ابن أبي الدنيا، رقم: 153، سلسلة الصحيحة، رقم، 2203 .

الْـمُـغَـنِّيَـاتِ وَعَـنْ شَـرَائِهِـنَّ وَعَـنْ كَسْبِهِـنَّ وَعَـنْ أَكْـلِ اثْمَانِهِنَّ .)) [1]

''اور سیّدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغنیائیں بیچنے، ان کے خریدنے، ان کی کمائی اور ان کی فروخت کی رقم کھانے سے منع فرمایا۔''

حدیث :15

((وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: أَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْـنِ عَـوْفٍ ، فَـانْـطَلَقَ بِهِ إِلَى ابْنِهِ إِبْرَاهِيمَ فَوَجَدَهُ يَجُودُ بِنَفْسِهِ فَـأَخَذَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَـوَضَـعَـهُ فِـي حِـجْرِهِ فَبَكَى ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الـرَّحْـمَنِ: أَتَبْكِي أَوَلَمْ تَكُنْ نَهَيْتَ عَنِ الْبُكَاءِ؟ قَالَ: لَا ، وَلَكِنْ نَهَيْتُ عَنْ صَوْتَيْنِ أَحْمَقَيْنِ فَاجِرَيْنِ :صَوْتٍ عِنْدَ مُصِيبَةٍ خَمْشِ وُجُوهٍ وَشَقِّ جُيُوبٍ وَرَنَّةِ شَيْطَانٍ .)) [2]

''اور سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور انہیں اپنے بیٹے ابراہیم رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے، تو اس کو ایسی حالت میں پایا کہ اس کی روح جسم سے پرواز کر رہی تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اٹھایا اور اپنی گود میں لیا اور رو پڑے سیّدنا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: آپ رو رہے ہیں، کیا آپ نے رونے سے منع نہیں فرمایا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(میں نے مطلق رونے سے نہیں بلکہ) میں نے تو دو نادانی اور گناہ والی

---

[1] صحیح:سنن ابن ماجة ، رقم : 2168، سلسلة الصحيحة ، رقم : 2922 .

[2] سنن ترمذی ، رقم : 1005 ، مسند عبد بن حميد ، رقم :1006 ، مستدرك للحاكم 404/4، سنن الكبرى للبيهقى 96/4، شرح السنة للبغوى : 430/5، 1431 . محدث البانی نے اسے حسن کہا ہے۔

آوازوں سے منع کیا ہے، ایک یہ کہ مصیبت کے وقت آواز نکالی جائے اور چہروں کے نوچنے، گریبانوں کے پھاڑنے اور شیطان کے چیخنے چلانے سے" حدیث میں اور بھی کچھ باتیں ہیں۔"

حدیث: 16

((وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ: صَوْتَانِ فَاحِشَانِ فَاجِرَانِ۔ قَالَ حَسِبْتُهُ قَالَ: مَلْعُوْنَانِ صَوْتٌ عِنْدَ نَغْمَةٍ وَصَوْتٌ عِنْدَ مُصِيْبَةٍ، فَأَمَّا الصَّوْتُ عِنْدَ الْمُصِيْبَةِ فَخَمْشُ الْوُجُوْهِ وشَقُّ الْجُيُوْبِ وَنَتْفُ الْأَشْعَارِ وَرَنُّ شَيْطَانٍ وَأَمَّا الصَّوْتُ عِنْدَ النَّغْمَةِ فَلَهْوٌ بَاطِلٌ وَمِزْمَارُ شَيْطَانٍ))[1]

"اور سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ دو طرح کی آوازیں فاحشانہ اور فاجرانہ ہیں۔ میرا گمان ہے یہ بھی کہا کہ ان دونوں پر (اللہ کی) لعنت ہے۔ ایک راگ کی گھڑیوں کی آواز، دوسری مصیبت کے لمحات کی آواز۔ مصیبت کے لمحات کی آواز، چہرہ نوچنا، کپڑے پھاڑنا، اپنے بال نوچنا اور بین کرنا ہے اور راگ کی گھڑیوں کی آواز گانے الاپنا بے ہودہ بکواس کرنا اور شیطانی ساز باجے ہیں۔"

حدیث: 17

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنِ الْغِنَاءِ وَ الْاِسْتِمَاعِ اِلَى الْغِنَاءِ وَ نَهٰى عَنِ النَّمِيْمَةِ وَ الْاِسْتِمَاعِ اِلَى النَّمِيْمَةِ .))[2]

"اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] صحیح: المصنف عبد الرزاق : 19744، مطبوعه مجلس علمی طبعة الاولیٰ.

[2] صحیح الجامع الصغیر: 190/2.

(ہمیں) گانا گانے اور گانا سننے سے منع فرمایا۔ اور (اسی طرح) آپ ﷺ نے چغلی کھانے اور چغلی کی باتیں سننے سے بھی منع فرمایا۔"

کھیل تماشے کی آڑ میں کسی ذی روح کو تکلیف پہنچانا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ﴿٥٩﴾ وَ تَضْحَكُوْنَ وَ لَا تَبْكُوْنَ ﴿٦٠﴾ وَ اَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ﴿٦١﴾﴾ [النجم: 59- 61]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "کیا تم لوگ اس قرآن کو سن کر تعجب کرتے ہو اور ہنستے ہو، اور روتے نہیں ہو اور غفلت میں مبتلا ہنس کھیل رہے ہو۔"

حدیث :18

((وَعَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ مِنْ مَنْزِلِهٖ فَمَرَرْنَا بِفِتْيَانٍ مِنْ قُرَيْشٍ نَصَبُوْا طَيْرًا يَرْمُوْنَهٗ وَ قَدْ جَعَلُوْا لِصَاحِبِ الطَّيْرِ كُلَّ خَاطِئَةٍ مِنْ نَبْلِهِمْ قَالَ: فَلَمَّا رَاَوُا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوْا، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَنْ فَعَلَ هٰذَا؟ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ مَنِ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرْضًا.)) [1]

"اور سعید بن جبیر کہتے ہیں: میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ان کے گھر سے نکلا، ہم قریش کے کچھ نوجوانوں کے پاس سے گزرے جنہوں نے پرندہ گاڑ رکھا تھا اور اس پر نشانہ بازی کر رہے تھے، انہوں نے پرندے کے مالک کو نشانے پر نہ لگنے والا ہر تیر دینے کا تقرر کر رکھا تھا، جب انہوں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو وہ بھاگ گئے، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: یہ کس نے کیا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے جس نے یہ کیا ہے، بے شک نبی کریم ﷺ نے اس شخص پر

[1] سنن ابن ماجه، كتاب الذبائح، رقم: 3187، سنن الترمذي، ابواب الصيد، رقم: 1475، مسند أحمد، رقم: 2474۔ محدث البانی نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

لعنت کی ہے جو ذی روح اور جان دار چیز پر نشانہ بازی کرتا ہے۔''

حدیث:19

((وَعَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ: مَرَّ ابْنُ عَبَّاسٍ عَلٰى أُنَاسٍ قَدْ وَضَعُوْا حَمَامَةً يَرْمُوْنَهَا، فَقَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُتَّخَذَ ذُوْ الرُّوْحِ غَرْضًا.)) [1]

''اور جناب عکرمہ کہتے ہیں: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے، وہ ایک کبوتری کو سامنے باندھ کر اس کو تیر مار رہے تھے، سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی روح اور جاندار چیز کو نشانہ بنانے سے منع فرمایا ہے۔''

حدیث:20

((وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَبْرِ الدَّابَّةِ، قَالَ أَبُو أَيُّوبَ: لَوْ كَانَتْ لِي دَجَاجَةٌ مَا صَبَرْتُهَا.)) [2]

''اور سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زندہ جانور کو باندھ کر اس پر نشانہ بازی کرنے سے منع فرمایا ہے، سیدنا ابوایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اگر میرے پاس مرغی ہوتی تو میں اسے نہ باندھتا۔''

جوا کھیلنا یا جوا لگانا گناہ ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ

[1] مسند احمد، رقم: 6259۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] سنن الدارمي، رقم: 1974، معجم کبیر الطبراني، رقم: 4001، صحیح ابن حبان، رقم، 5609، مسند أحمد، رقم: 23987۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح لغیرہ'' قرار دیا ہے۔

فِي الْخَمْرِ وَ الْمَيْسِرِ وَ يَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ عَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴿۹۱﴾ (المائدة : 91)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک شیطان چاہتا ہے کہ تمھارے درمیان شراب اور جوئے کے ذریعے سے دشمنی اور بغض ڈال دے، اور تمھیں اللہ کے ذکر اور نماز سے روک دے، پھر کیا تم ان (شیطانی کاموں) سے باز آتے ہو؟''

حدیث :21

((وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِىْ حَلْفِهٖ: وَ اللَّاتِ، فَلْيَقُلْ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَ مَنْ قَالَ لِصَاحِبِهٖ: تَعَالَ اُقَامِرْكَ، فَلْيَتَصَدَّقْ بِشَىْءٍ.)) [1]

''اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قسم اٹھائے اور اپنی قسم میں کہے: مجھے لات کی قسم! تو وہ (اس غلطی کے ازالے کے لیے) کہے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اور جس نے اپنے ساتھی سے کہا کہ آؤ ہم جوا کھیلیں وہ کچھ نہ کچھ صدقہ ضرور کرے۔''

فضول کھیل گناہ ہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ﴿۳﴾﴾ (المؤمنون : 3)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور وہ جو لغو باتوں سے اعراض کرنے والے ہیں۔''

حدیث :22

((وَعَنْ اَبِىْ مُوْسٰى، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ

[1] مسند احمد، رقم: 8073، صحیح بخاری، کتاب الادب، رقم: 6107.

(وَ فِیْ رِوَایَةٍ: بِالْكِعَابِ) فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ .))[1]

''اور سیدنا ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو نردشیر کے ساتھ کھیلا، ایک روایت میں ہے جو نرد کھیل کے نگینوں کے ساتھ کھیلا، اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے۔''

حدیث :23

((وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ شِيرِ فَكَأَنَّمَا غَمَسَ يَدَهٗ فِي لَحْمِ خِنْزِيْرٍ وَ دَمِهٖ .))[2]

''اور سیدنا بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص نردشیر (شطرنج) کے ساتھ کھیلتا ہے، وہ گویا اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت اور خون میں ڈالتا ہے۔''

کبوتر بازی شیطانی عمل ہے

حدیث :24

((وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَاٰی رَجُلًا يَتْبَعُ حَمَامَةً، فَقَالَ: شَيْطَانٌ يَتْبَعُ شَيْطَانَةً .))[3]

''اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا،

---

[1] مسند احمد، رقم: 19750، مستدرك حاكم: 50/1، مصنف ابن ابی شیبة: 737/7۔ حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] صحيح مسلم، رقم: 2260، مسند أحمد، رقم: 23444.

[3] مسند أحمد، رقم: 8524، سنن أبوداود، كتاب الادب، رقم: 4940، سنن ابن ماجه، رقم: 3764، 3765۔ محدث البانی نے اسے ''حسن صحیح'' کہا ہے۔

وہ کبوتری کے پیچھے دوڑ رہا تھا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ایک شیطان دوسرے شیطان کے پیچھے بھاگ رہا ہے۔''

کس طرح کے کھیل جائز ہیں؟

حدیث :25

((وَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ لَعِبَتِ الْحَبْشَةُ لِقُدُوْمِهٖ فَرْحًا بِذٰلِكَ لَعِبُوْا بِحِرَابِهِمْ .)) [1]

''اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ میں تشریف لائے تو آپ کی آمد کی خوشی میں حبشہ کے لوگوں نے اپنے جنگی ہتھیاروں کے ساتھ کھیل پیش کیا۔''

چرب زبانی برا فعل ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ ۙ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ۝﴾ (البقرة : 204)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور (اے نبی!) لوگوں میں کوئی تو ایسا ہے کہ آپ کو اس کی بات دنیا کی زندگی میں بہت بھلی لگتی ہے اور جو کچھ اس کے دل میں ہے اس پر وہ اللہ کو گواہ ٹھہراتا ہے، حالانکہ وہ سخت جھگڑالو ہے۔''

حدیث :26

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ

[1] مسند أحمد، رقم: 12677، سنن أبی داؤد، رقم: 4923۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح الاسناد'' قرار دیا ہے۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ يُبْغِضُ الْبَلِيْغَ مِنَ الرِّجَالِ: الَّذِیْ يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهٖ كما تَخَلَّلُ الْبَاقِرَةُ بِلِسَانِهَا .))❶

''اور سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ عزوجل چرب زبان اور مبالغہ سے کام لینے والے اس شخص کو ناپسند کرتا ہے جو زبان کی کمائی کھاتا ہے جیسا کہ گائے زبان سے چارہ کھاتی ہے۔''

حدیث: 27

((وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ ، عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم ، قَالَ: الْحَيَاءُ وَ الْعَيُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْإِيْمَانِ وَ الْبَذَاءُ وَ الْبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ .))❷

''اور سیّدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیا اور کم گوئی ایمان کا شاخیں ہیں، جبکہ فحش گوئی اور بیان (میں مبالغہ آرائی) نفاق کی دوشاخیں ہیں۔''

لہو ولعب میں مشغولیت کی سزا

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ ۖۗ وَّ یَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ۝ وَ اِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِ اٰیٰتُنَا وَلّٰی مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ یَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِیْۤ اُذُنَیْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝﴾ [لقمان: 6-7]

---

❶ سنن ابوداود، کتاب الادب، رقم: 5005، سنن ترمذی، رقم: 2853۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

❷ سنن ترمذی، کتاب البر و الصلة، رقم: 2027، الایمان ابن ابی شیبة، رقم: 118، المشکاة، رقم: 4796۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور بعض لوگ ایسے ہیں جو غافل کرنے والی چیزیں خریدتے ہیں تاکہ بے علمی کے ساتھ لوگوں کو گمراہ کریں اور اسے ہنسی و مذاق بنائیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے رسوا کرنے والا عذاب ہے اور اس کے سامنے ہماری آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو تکبر کرتے ہوئے اس طرح منہ پھیر لیتا ہے گویا اس نے سنا ہی نہیں۔ گویا کہ اس کے دونوں کانوں میں بوجھ ہے۔ آپ اسے دردناک عذاب کی خبر سنا دیں۔''

حدیث :28

((وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: الْغِنَاءُ وَ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ يُرَدِّدُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.)) [1]

''اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اس آیت میں لہو الحدیث سے مراد گانا بجانا ہے۔ یہ بات آپ نے تین مرتبہ دہرائی۔''

حدیث :29

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَيَبِيْتَنَّ قَوْمٌ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ عَلٰى طَعَامٍ وَ شَرَابٍ وَ لَهْوٍ، فَيُصْبِحُوْا قَدْ مُسِخُوْا قِرَدَةً وَ خَنَازِيْرَ.)) [2]

''اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

---

[1] مصنف ابن أبي شيبة: 309/6، تفسير ابن كثير: 486/3، تفسير ابن جرير طبري: 62/21، سنن الكبرى بيهقى: 223/10، مستدرك حاكم: 411/2۔ حاکم نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

[2] صحيح: مسند أبوداود طيالسي، رقم: 1137، سلسلة الصحيحة، رقم: 1604.

فرمایا: ''اس امت کے بعض افراد کھانے پینے اور لہو ولعب میں رات گزار دیں گے، جب صبح ہوگی تو وہ بندر اور خنزیر بن چکے ہوں گے۔''

حدیث :30

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: فِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ فِي الْقُرْآنِ ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَيْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴾[المائدة: 90] قَالَ: هِيَ فِي التَّوْرَاةِ إِنَّ اللّٰهَ أَنْزَلَ الْحَقَّ لِيُذْهِبَ بِهِ الْبَاطِلَ وَ يُبْطِلَ بِهِ اللَّعْبَ وَ الزَّفِنَ وَ الزَّمَّارَاتِ وَ الْمَزَاهِرَ وَ الْكَنَّانَاتِ وَ التَّصَاوِيْرَ وَ الشِّعْرَ وَ الْخَمْرَ لِمَنْ طَعِمَهَا، اقْسَمَ بِيَمِيْنِهٖ وَ عِزَّتِهٖ لِمَنْ شَرِبَهَا بَعْدَ مَا حَرَّمْتُهَا لَاعْطِشَنَّهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ مَنْ تَرَكَهَا بَعْدَ مَا حَرَّمْتُهَا سَقَيْنَهٗ إِيَّاهَا مِنْ حَظِيْرَةِ الْقُدُسِ .)) [1]

''اور سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کے فرمان: ''اے ایمان والو! شراب، جوا، آستانے اور فالنامے کے تیر پلید ہیں شیطانی کام سے ہیں ان سے اجتناب کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ'' کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں: یہ بات تورات میں ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے حق اتارا تاکہ اس کے ذریعے باطل ختم کر دے اور اس کے ذریعے کھیل و تماشے، ناچ، بانسریاں، سارنگیاں، ڈھولکیں، تصویریں، برے شعر اور شراب کو باطل قرار دے، اللہ تعالیٰ نے اپنی عظمت وعزت کی قسم کھائی ہے کہ جس نے اس کو میرے حرام کرنے کے بعد پیا، میں اسے قیامت کے روز ضرور

[1] سنن الکبری بیهقي: 222/10، تفسیر ابن أبي حاتم: 1196/4، غریب الحدیث لأبي عبید: 276/4، غریب الحدیث لابن قتیبة: 388/2۔ اسناده صحیح .

پیاسا رکھوں گا اور جس نے اسے میرے حرام کرنے کے بعد ترک کر دیا، میں اس کو جنت سے یہ پلاؤں گا۔''

کیسے گیت اور آلات گیت جائز ہیں؟

حدیث :31

((وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِحَيِّ بَنِي النَّجَّارِ، وَ إِذَا جَوَارٍ يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ يَقُلْنَ: نَحْنُ جَوَارٍ مِنْ بَنِى النَّجَّارِ، يَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِنْ جَارٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اللّٰهُ يَعْلَمُ أَنَّ قَلْبِي يُحِبُّكُنَّ .)) [1]

''اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بنونجار کے قبیلہ کے پاس سے گزرے اور بچیاں دف بجا کر یہ گا رہی تھیں: ہم بنونجار کی کڑیاں ہیں: ''واہ! واہ! محمد ﷺ کیسے اچھے پڑوسی ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میرا دل تم سے محبت کرتا ہے۔''

حدیث :32

((وَعَنْ الرُّبَيِّعُ بِنْتُ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ رضی اللہ عنہا جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَدَخَلَ حِيْنَ بُنِيَ عَلَيَّ، فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِيْ كَمَجْلِسِكَ مِنِّيْ، فَجَعَلَتْ جُوَيْرِيَاتٌ لَنَا يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِيْ يَوْمَ بَدْرٍ، إِذْ قَالَتْ إِحْدَاهُنَّ: وَفِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ . فَقَالَ: دَعِيْ هَذِهِ، وَقُوْلِيْ بِالَّذِيْ كُنْتِ تَقُوْلِيْنَ .)) [2]

---

[1] صحيح :مسند أبو يعلى: 134/6، رقم: 3409، سلسلة الصحيحة، رقم: 3154 .

[2] صحيح بخارى، كتاب النكاح، رقم : 5147 .

''اور سیّدہ ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور جب میں دلہن بنا کر بٹھائی گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے اور میرے بستر پر بیٹھے، اسی طرح جیسے تم اس وقت میرے پاس بیٹھے ہوئے ہو۔ پھر ہمارے یہاں کی کچھ لڑکیاں دف بجانے لگیں اور میرے باپ اور چچا جو جنگ بدر میں شہید ہوئے تھے، ان کا مرثیہ پڑھنے لگیں۔ اتنے میں ان میں سے ایک لڑکی نے پڑھا اور ہم میں ایک نبی ہے جو ان باتوں کی خبر رکھتا ہے جو کچھ کل ہونے والی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: یہ چھوڑ دو۔ اس کے سوا جو کچھ تم پڑھ رہی تھیں وہ پڑھو۔''

شریعت میں کس طرح کی آوازیں ممنوع ہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ اسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَ اَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَ رَجِلِكَ وَ شَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ؕ وَ مَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝﴾ [بنی اسرائیل: 64]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور ان میں سے تو جسے آواز لگا کر بہکا سکے بہکا لے اور ان پر اپنے سوار و پیادہ لشکر کے ذریعہ چڑھائی کر اور ان کے اموال و اولاد میں ان کا شریک بن جا اور ان سے اچھے اچھے وعدے کر دے اور شیطان ان سے صرف جھوٹے وعدے کرتا ہے۔''

حدیث: 33

((وَ عَنْهُ مَرْفُوْعًا ، قَالَ ﷺ: صَوْتَانِ مَلْعُوْنَانِ ، صَوْتُ مِزْمَارٍ عِنْدَ نَعْمَةٍ ، وَ صَوْتُ وَيْلٍ عِنْدَ مُصِيْبَةٍ .)) [1]

[1] صحیح: مسند بزار: 377/1، رقم: 795، سلسلة الصحيحة، رقم: 427.

''اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو آوازیں ملعون ہیں: خوشی کے وقت بانسری کی آواز اور مصیبت کے وقت آہ و بکا کی آواز۔''

بدکاری اور اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال سمجھنے کی سزا

حدیث: 34

((وَعَنْ أَبِيْ عَامِرٍ، أَوْ أَبِيْ مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ، وَاللّٰهِ مَا كَذَبَنِيْ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَيَكُوْنَنَّ مِنْ أُمَّتِيْ أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّوْنَ الْحِرَ، وَالْحَرِيْرَ، وَالْخَمْرَ، وَالْمَعَازِفَ، وَلَيَنْزِلَنَّ أَقْوَامٌ إِلٰى جَنْبِ عَلَمٍ، يَرُوْحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ، يَأْتِيْهِمْ لِحَاجَةٍ، فَيَقُوْلُوْنَ: إِرْجِعْ إِلَيْنَا غَدًا، فَيُبَيِّتُهُمُ اللّٰهُ، وَيَضَعُ الْعَلَمَ، وَيَمْسَخُ آخَرِيْنَ قِرَدَةً وَخَنَازِيْرَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.)) [1]

''اور سیدنا ابو عامر یا سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: میری امت میں ایسے لوگ بھی پیدا ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور آلاتِ موسیقی کو جائز و حلال سمجھیں گے، کچھ قومیں بلند پہاڑ کے دامن میں پڑاؤ ڈالیں گی، شام کو چرواہا اپنے مویشی لے کر ان کے پاس کسی حاجت کے لیے آئے گا، لیکن وہ کہیں گے: (آج لوٹ جاؤ) کل آنا۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہلاک کر دے گا اور پہاڑ کو ان پر دے مارے گا اور دوسروں کو روزِ قیامت تک بندروں اور خنزیروں کی صورتوں میں مسخ کر دے گا۔''

---

[1] صحيح بخارى، كتاب الأشربة، رقم: 5590، السنن الكبرى للبيهقي: 221/10، سنن أبوداود، رقم: 4039، سلسلة الصحيحة، رقم: 90.

حدیث :35

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: اَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيْدٍ: اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ .)) [1]

''اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ درست بات جو کسی شاعر نے کہی وہ لبید شاعر کی یہ بات ہے: سن لو! اللہ کے سوا ہر چیز فانی ہے۔''

شکلوں کے بگڑنے اور زمین میں دھنسنے کے وقوع کی علامات کا بیان

حدیث :36

((وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: فِيْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ خَسْفٌ وَ مَسْخٌ وَ قَذْفٌ ، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَ مَتٰى ذَاكَ؟ قَالَ إِذَا ظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَ الْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ .)) [2]

''اور سیّدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس امت میں زمین کے اندر دھنسنا، صورتیں بدلنا اور بہتان بازی پیدا ہو گی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! وہ کب؟

[1] صحیح بخاری، کتاب الادب، رقم: 6147.

[2] صحیح: سنن ترمذي، ابواب الفتن، رقم: 2212، سلسلة الصحيحة، رقم: 1604.

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب گلوکارائیں اور طبلے سارنگیاں عام ہوں گے اور شرابیں پی جائیں گی۔"

کتا لڑانا اور اس کی کمائی کھانا ممنوع ہے

حدیث: 37

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَ كَسْبِ الزَّمَّارَةِ.)) [1]

"اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کتے کی قیمت اور گلوکارہ کی کمائی سے منع کیا ہے۔"

فضول شاعری شیطانی عمل ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّ قُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ۝ۙ ﴾ [يٰسٓ: 69]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اور ہم نے اپنے نبی کو شعر نہیں سکھایا ہے اور نہ شاعری ان کے لیے مناسب ہے، یہ (کتاب) صرف نصیحت ہے اور روشن قرآن ہے۔"

حدیث: 38

((وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ، قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ نَسِيرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

[1] شرح السنة: 23/8، رقم: 2038، سنن الكبرى بيهقي: 126/6، تفسير بغوي على هامش الخازن: 214/5، غريب الحديث لأبي عبيد: 8341/1۔ یہ حدیث "حسن" ہے۔

بِالْعَرْجِ إِذْ عَرَضَ شَاعِرٌ يُنْشِدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: خُذُوا الشَّيْطَانَ أَوْ أَمْسِكُوا الشَّيْطَانَ لَأَنْ يَّمْتَلِيءَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ أَنْ يَمْتَلِيءَ شِعْرًا .)) ❶

''اور سیّدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرج مقام پر جارہے تھے کہ اچانک سامنے سے ایک شعر گانے والا شعر گاتا ہوا نکلا، چنانچہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس شیطان کو پکڑ لو، یا فرمایا کہ اس شیطان کو (اس کام سے) روکو، اگر کسی کا پیٹ پیپ سے بھرا ہو تو یہ بات اس سے بدرجہا بہتر ہے کہ اس کا پیٹ (دماغ) شعروں سے بھرا ہو۔''

اچھے مقاصد کے لیے شاعری درست ہے

حدیث: 39

((وَعَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَوْمَ قُرَيْظَةَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ: اُهْجُ الْمُشْرِكِيْنَ ، فَإِنَّ جِبْرِيْلَ مَعَكَ ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لِحَسَّانَ: "اَجِبْ عَنِّيْ ، اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ .)) ❷

''اور سیدنا براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوقریظہ (کے محاصرے) کے دن سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا: مشرکوں کی ہجو بیان کرو، اللہ (کی نصرت) تمھارے ساتھ ہے'' اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا حسان رضی اللہ عنہ سے فرما رہے تھے: ''میری طرف سے جواب دو، اے اللہ! جبریل علیہ السلام کے ذریعے اس

---

❶ صحيح مسلم ، كتاب الشعر ، باب فى إنشاء الشعر ، رقم: 5895 .

❷ صحيح بخارى ، كتاب بدء الخلق ، رقم: 3212 ، صحيح مسلم ، رقم: 2481 .

کی مدد فرما۔‘‘

ذکرِ الٰہی سے غفلت، موسیقی کی محبت پیدا کرتی ہے

حدیث :40

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِذَا رَکِبَ الرَّجُلُ الدَّابَّةَ وَ لَمْ یُسَمِّ، رَدِفَهُ الشَّیْطَانُ، فَقَالَ: تَغَنَّ، فَإِنْ کَانَ لَا یُحْسِنُ قَالَ لَهُ: تَمَنَّ.)) [1]

’’اور سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص گھوڑے پر سوار ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتا تو اس کے ساتھ شیطان بھی اس کے پیچھے سوار ہو جاتا ہے اور اسے کہتا ہے کہ گانا گا، اگر اسے گانا نہیں آتا تو دنیوی منصوبے بنانے کو کہتا ہے۔‘‘



[1] شعب الإیمان للبیهقي: 1809/4، رقم: 5101، مصنف عبدالرزاق: 1481/10، معجم کبیر للطبراني: 8781/9، ابن ابي الدنیا ذم الملاهي، رقم: 14، مجمع الزوائد: 131/10۔ علامہ ہیثمی نے کہا: اسے طبرانی نے معجم کبیر میں روایت کیا ہے اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔